بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناظر اہل بدعت

مولوی سعید اسد

مناظر اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ



مولوی سعید اسد۔

الحمد للہ و کفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ. امابعد.

ہم نے اپنے دعوئی میں یہ لکھا ہے کہ ہم حضور ﷺ کو حقیقت کے اعتبار سے نور ما... ہیں اور ظاہر کے اعتبار سے بشر۔ اور جو حضور ﷺ کی بشریت کا مطلقاً انکار کرتا ہے اسے کافر ما... ہیں۔ اور جو حضور ﷺ کی نورانیت کا مطلقاً انکار کرتا ہے اسے بھی کافر مانتے ہیں۔

میں نے جو آیت تلاوت کی، اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں زمین ... اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔ اب اللہ کو خلیفہ بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟۔ خلیفہ اور نا... وجہ سے بنایا جاتا ہے۔

نمبر ا۔

اسکو اپنی موت کا خطرہ ہو۔

نمبر ۲۔

غائب ہونے کا خطرہ ہو، جیسے ملکی حکمران اپنا نائب بناتے ہیں۔ جب باہر جاتا ...

نمبر ۳۔

خود کام نہیں کرسکتا اپنی معاونت کے لئے نائب بناتا ہے۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ کو موت نہیں آنی، وہ حی القیوم ہے۔ لہذا پہلی وجہ نہیں ...

اللہ غائب بھی نہیں ہو سکتا، لہذا دوسری وجہ بھی نہیں ہو سکتی۔ اللہ صمد ہے لہذا تیسری وجہ بھی نہیں ہو سکتی۔

تو مفسرین فرماتے ہیں کہ نائب اس لئے بنایا کہ اللہ ہے غایت تقدس میں، بندے ہیں غایت ظلمانیت میں۔ تو دونوں کے درمیان ایسی ذات کا ہونا ضروری تھا جس کا تعلق رب سے بھی ہوتا اور بندوں سے بھی ہوتا۔

ذو جہتین شخصیت آتی جو اللہ سے فیض لیتی اور بندوں کو فیض دیتی۔ اس لئے اللہ نے اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ خلیفہ وہ ہوتا ہے جو دو جہتیں رکھتا ہو۔ ایک جہت سے تعلق اللہ کی طرف ہو اور دوسری جہت سے تعلق بندوں کے ساتھ ہو۔ جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بھیجا فیض دینے کے لئے، **فتمثل لها بشراً سويا** تو جبرائیلؑ بشر کی صورت میں آئے۔

پھر چونکہ حضور ﷺ نے فرمایا **انما انا بشر مثلكم** اس لئے ہم کہتے ہیں کہ جو حضور ﷺ کی بشریت کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ وَكِتَـٰبٌ مُّبِينٌ

تفاسیر والے لکھتے ہیں کہ نور سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات ہے۔ قرطبی والے لکھتے ہیں کہ نور سے مراد مصطفےٰ ﷺ کی ذات بھی لی جا سکتی ہے۔ تفسیر کبیر والے نے لکھا ہے کہ نور سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات ہے۔ روح المعانی میں لکھا ہے۔

نور عظيم وهو نور الانوار والنبي المختار ﷺ.

جلالین جو آپ کے مدرسوں میں بھی پڑھائی جاتی ہے اس میں صاف لکھا ہے **هو نور النبي ﷺ.** بیضاوی والے نے لکھا ہے **يريد بالنور محمداً.**

مولانا تفسیروں کے نمبر گنتے جائیے۔ اس کے بعد تفسیر عثمانی جو آپ حضرات کی تفسیر ہے اس میں لکھا ہے کہ نور سے مراد خود نبی کریم ﷺ کی ذات اور کتب سے مراد قرآن مبین ہے۔ اس

کے بعد تفسیر مدارک اٹھا کر دیکھیے، معالم التنزیل اٹھا کر دیکھیے۔ مولانا ان تفاسیر کو نہیں مانتے تو اپنوں کو تو مانیے۔ یہ حضرت تھانویؒ نے اپنی کتاب مواعظ میلاد النبی ﷺ میں نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات کو نور لکھا ہے۔ آیت لکھی ہے

قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ وَكِتَـٰبٌ مُّبِينٌ

مولانا لکھتے ہیں کہ یہ مختصری آیت ہے اس میں حق تعالیٰ نے اپنی دو نعمتوں کا ذکر کیا ہے ان دو نعمتوں میں سے ایک تو حضور ﷺ کا وجود موجود ہے۔ اور یہی بات مولانا تھانویؒ کے رسالہ النور میں بھی چھپی ہے۔

مولانا! آپ نے اگر مناظرہ کرنا ہے تو مولانا تھانویؒ سے مناظرہ کرو۔ ابھی تو میں نے مفتی شفیع صاحبؒ کی تفسیر بھی پیش کرنی ہے۔ مولانا ادریس کاندھلویؒ کی تفسیر بھی پیش کرنی ہے یہ میرے ہاتھ میں ہے امداد السلوک۔ اس میں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی شان میں فرمایا کہ تحقیق آئے ہیں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب مبین اور نور سے مراد حضور ﷺ کی ذات پاک ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد لله و کفی والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد۔

میرے دوستو آپ نے مولوی سعید صاحب کی تقریر سنی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اصول موضوعہ میں درج تھا جو یہ بھول گیا کہ سب سے پہلے یہ قرآن سے استدلال کرے۔ قرآن پاک کی آیت انہوں نے ضرور پڑھی لیکن اس آیت کا تعلق ان کے موضوع سے ذرا بھی نہیں تھا۔ انہوں نے آیت پڑھی۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَـٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً

اس میں آدمؑ کے خلیفہ ہونے کا ذکر ہے۔اس کو چاہئے تھا کہ یہ آیت پڑھ دیتا۔

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي خَٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ

اس کے ساتھ یہ پڑھتا۔

﴿انی خالق نوراً من طین﴾.

اب انہوں نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ جو رسول اقدس ﷺ کی بشریت کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔ یہ مولوی نعیم الدین صاحب اپنے احمد رضا کے ترجمے پر لکھتے ہیں، اور انہوں نے یہ بات واضح کی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بشر کہنے والوں کو قرآن پاک میں جابجا کافر فرمایا گیا ہے۔

آج انہوں نے پہلے مناظرے میں اپنا عقیدہ تبدیل کرلیا، آج سے پہلے کہا کرتے تھے کہ جو حضور اقدس ﷺ کو بشر کہے وہ کافر ہے۔اور آج مولوی نعیم الدین پر پہلا کفر کا فتویٰ جڑ دیا اپنوں نے، پھر دیکھئے یہ کھڑے اس بات پر ہوئے تھے، انہوں نے کہا تھا کہ میں مدعی ہوں اور نور کے مسئلہ پر مدعی ہوں، اور الحمد للہ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے، آیتیں ساری بشریت والی پڑھتے گئے۔

تو الحمد للہ اگر ایسے ایک دو مناظرا گر بریلویوں کو اور مل گئے تو ہمیں مناظرے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ جو خود ہی باتیں مانتا جائے۔اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پیش کی۔

قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ وَكِتَٰبٌ مُّبِينٌ

جو میں نے بات پہلے کہی تھی کہ مولوی سعید صاحب کو قرآن نہیں آتا، اگر یہ ساتھ آگے پڑھ دیتے۔

يَهْدِي بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضْوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذْنِهِۦ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٦﴾

تو کتنی مرتبہ قرآن میں ہدایت کا لفظ ساتھ آ گیا ہے۔نور ہدایت کا انکار کس نے کیا

تھا؟۔اور یہ بھی سعید صاحب نے مانا کہ آیت میں مفسرین کا اختلاف ہے، بعض قرآن کو نور کہتے ہیں اور بعض اسلام کو نور کہتے ہیں، بعض حضور ﷺ کو نور کہتے ہیں۔قرآن نور ہدایت ہے یا نہیں؟اسلام نور ہدایت ہے یا نہیں؟تو حضرت محمد ﷺ نور ہدایت ہیں یا نہیں؟۔

تو یہ دیکھئے اس لئے تو یہ ڈرتے تھے کہ کہیں مجھے قرآن کی پوری آیت نہ پڑھنی پڑ جائے۔اور پھر قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو خود وضاحت فرمائی ہے اسے بھی انہیں مان لینا چاہئے تھا یا نہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُم بُرْهَـٰنٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا

اللہ تعالیٰ نے جو چیز نازل فرمائی ہے اس کو اللہ تعالیٰ خود نور فرما رہے ہیں۔اور وہ ہے قرآن۔تو قرآن پاک کی تفسیر سب سے پہلے قرآن سے کرنی چاہئے نہ کہ غیر قرآن سے۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَـٰنٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا

اب دیکھئے اس میں شان نزول حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے مروی ہے، تو آپ اندازہ لگائیں کہ سورۃ المائدہ کی یہ آیت ہے، تو جب قرآن پاک نے خود تفسیر بیان فرمادی تو یہ مولوی احمد رضا خان صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی نصوص قطعیہ کے خلاف کسی اور کا قول پیش کرنا جائز نہیں۔

تو دیکھئے انہوں نے قرآن پاک کی نص قطعی کو چھپایا اور ایسے اقوال پڑھنا شروع کر دئے جو مجمل تھے کیونکہ وجود کا لفظ بھی ما یوجد کے معنی میں آتا ہے، خدا کا وجود ہے لیکن جسم نہیں ہے۔تو اس سے ان کا عقیدہ صاف ثابت نہیں ہوتا۔خدا کی ذات ہے یا نہیں؟ ہے۔لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کا جسم نہیں ہے۔

اس لئے انہوں نے پیش یہ کرنا تھا اور نام لیا حضرت تھانوی ؒ کا حضرت گنگوہی ؒ کا۔ہم نے بات واضح کی تھی کہ اتنے حوالے پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ایک حوالہ پیش کردیں کہ حضرت

تھانویؒ نے فرمایا ہو کہ حضرت ﷺ ان معنوں میں نور ہیں کہ بشریت کا میں انکار کرتا ہوں۔

صاحب روح المعانی نے ان معانی میں ان کو نور لکھا ہو کہ آپ ﷺ کو بشر نہیں مانا جائے گا، اور یہ ان کا عقیدہ ہو۔ انہوں نے لکھا تھا کہ حضرت ﷺ کا ظاہر اور باطن ایک جیسا نہیں، یہ انہوں نے کہا ہے۔ لیکن کیا کسی آیت کا ترجمہ انہوں نے پیش کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ میں نے اپنے نبی ﷺ کا ظاہر اور باطن ایک جیسا نہیں بنایا۔ یا اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہو کہ میرا ظاہر باطن ایک جیسا نہیں ہے۔

تو ان لوگوں نے اس مسئلہ میں قرآن پاک کی آیات کو آدھا پڑھا اور لا تقربوا الصلوۃ پر عمل کیا۔ تو کیا ان کے لئے اس چیز کی گنجائش تھی؟۔ اسی لئے تو یہ قرآنی مسئلہ پر نہیں آتے۔ یھدی به الله چھوڑا، قرآن میں جو ہے انزلنا الیکم نوراً مبینا کہ ہم نے اتارا آپ کے پاس نور، یہ قرآن پاک اوپر سے اترا ہے۔

رہی یہ بات فرمایا۔

فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَٱتَّبَعُوا۟ ٱلنُّورَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ ۙ أُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ

یہاں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود قرآن پاک میں یہ بتا دیا کہ نور سے مراد یہ قرآن پاک ہے، لیکن میں اس بحث میں پھر دیکھتا ہوں کہ یہ قرآن نور ہدایت ہے یا کچھ اور۔ نور ہدایت ہے۔ لیکن نور ہدایت تو زیر بحث ہی نہیں۔

یہ تو ہم نے موضوع میں لکھ دیا ہے کہ ہم نبی اقدس ﷺ کو نور ہدایت مانتے ہیں، جو انکے نور ہدایت کا انکار کرتا ہے وہ حضرت ﷺ کا امتی کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔ آپ نے ثابت تو یہ کرنا ہے کہ یہ جو عقیدہ نعیم الدین کا ہے یا تو آج اسے کھل کر کافر کہہ دو کہ اس نے جو کہا تھا کہ نبی اقدس ﷺ کو بشر کہنے والا کافر ہوتا ہے، آج آپ نعیم الدین کو کافر نام لے کر نہیں کہہ رہے ہیں، یہ انصاف ہے کہ نام لے کر کہنا چاہیے۔

جن میرے بزرگوں کا نام لیا ہے ان میں سے کسی نے اگر تفسیر میں یہ بات لکھی تو لو، ہدایت ہی لکھا، آپ لفظ ذات اور وجود کی وضاحت کریں، اور اس کی وضاحت صرف یہ ہے دیکھئے میں نے پہلے بھی مثال دی تھی، میں کہتا ہوں کہ فلاں مولانا انسان صورت ہیں اور فرشتہ سیرت ہیں۔ فرشتہ کہنے سے انسانیت کی نفی نہیں، لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ فلاں مولانا فرشتہ ہیں انسان نہیں۔ یہ بات درست نہیں ہوگی۔

مولوی صاحب کو اپنا دعویٰ بھول گیا ہے، مولوی صاحب نے یہ ثابت کرنا ہے یا تو ایک آیت اس پر پڑھ دے کہ اللہ کے نبی کا ظاہر اور باطن ایک نہیں، ہم اس بات کو نہیں مانتے۔ یا یہ خدا نے بتایا ہو یا اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہو، یا ایسا ہو جیسا ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اعلان فرمایا ہو میں فرشتہ نہیں فرشتہ نوری مخلوق ہے تو اس طرح یہ اعلان کر دیں کہ حضرت ﷺ نے خود فرمایا ہو کہ میں انسان نہیں ہوں، اور انسانیت کی نفی کے بعد یہ نور کا حوالہ پیش کریں اور حوالہ بھی قرآن سے پیش کریں۔ لیکن یہ قیامت تک یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔ یا اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث سے پیش کریں لیکن قیامت تک پیش نہیں کر سکتے۔ اور فقہ حنفی کی کسی کتاب سے پیش کریں۔ یہ قیامت تک پیش نہیں کر سکتے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ جو سرتاج اولیاء ہیں وہ بھی مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔ **آں برادر محمد بعلو بشر بود۔** دیکھئے دونوں باتیں انہوں نے کی، شان کا بلند ہونا بھی مانا اور آپ ﷺ کا بشر ہونا بھی۔

تو ایک ہے آپ ﷺ کا جنس بشر ہونا، یہ تو الحمد للہ یہ جو وعظوں میں کہا کرتے تھے نعیم الدین کے کہنے پر کہ دیوبندی کافر ہیں، کیوں کہ یہ حضور ﷺ کو بشر مانتے ہیں آج انہوں نے پہلے ہی مان لیا کہ جو حضرت ﷺ کو بشر نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ اپنے کفر پر خود ہی مہر لگا دی۔ ابھی تو انہوں نے مناظرہ شروع کیا ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

تو ہم نے اپنا عقیدہ واضح کر دیا ہے، دیکھئے لیلۃ القدر رات ہے یا دن؟۔ رات ہے۔ ہم جب اسے شمار کریں گے تو رات ہی کہیں گے، لیکن جب اس کی شان کا مسئلہ آئے

گا تو ہزار مہینوں کے دن بھی اس پر قربان کر دیے جائیں گے۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ جنس بشر میں سے ہیں اور آپ کا نور ہدایت ہونا اتنا واضح ہے کہ جبریلؑ بھی اس مقام کو جھانک کر نہیں دیکھ سکتا، اور میکائیلؑ بھی اس مقام کو نہیں دیکھ سکتا۔ آپ اپنے دعوے کو سمجھیں آپ نے دلیل وہ پیش کرنی ہے کہ نور کا لفظ ہو اور بشریت کی نفی ہو۔ جس طرح آج تک آپ دنیا کو کہتے رہے ہیں اور جس طرح آپکے نعیم الدین نے لکھا ہے۔

یہ یاد رکھیں کہ کسی نے کہا تھا کہ آجکل ہم شہزادی سے شادی کرنے کی فکر میں ہیں، انہوں نے کہا کہ کچھ کام ہوا، کہا کہ آدھا ہو گیا آدھا رہتا ہے۔ کہا آدھا کیسے؟۔ کہتا ہے وہ لوگ راضی ہونے چاہئیں میں راضی ہوں اس کا پتا نہیں۔

تو اس طرح جب تک یہ دونوں باتیں اکٹھی نہ پیش کرے گا کہ نور ہے اور بشر نہیں، اس وقت تک یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ آدھا بھی ہوا۔ اب کوئی یہاں بیٹھا ہی کہے کہ میں شہزادی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اور میں راضی ہوں تو آپ سمجھیں گے کہ آدھا کام ہو گیا ہے؟۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ کبھی بھی نہیں ہوا۔ اس لئے صرف نور کی آیت پڑھنا اور آدھی چھوڑ جانا قرآن سے بددیانتی کرنا اور ان آیتوں کو چھوڑ جانا جن میں صاف قرآن کو نور کہا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود تشریح کی ہے یہ اس بات کی وضاحت کریں۔

مولوی مولوی سعید احمد اسد۔

نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه.

میں نے قرآن پاک کی ایک آیت تلاوت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک خلیفہ بنانے لگا ہوں، مولانا فرماتے ہیں کہ اس کا تعلق ہی نہیں مسئلہ نورانیت کے ساتھ۔

میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ خلیفہ بنایا کیوں جاتا ہے، اسی لئے کہ ایک ایسی ذات کا ہونا ضروری ہے جس کی دو جہتیں ہوں، میں نہیں کہہ رہا بیضاوی اٹھا کر دیکھئے، روح المعانی اٹھا کر دیکھئے سب میں لکھا ہے۔ فلا بد من ذی جهتين. دو جہتوں والا ہونا ضروری ہے۔ ادھر سے

فیض لے، ادھر فیض دے۔ حقیقت میں نور اور ظاہر میں بشر ہو، جس طرح جبرئیلؑ حقیقت کے اعتبار سے نور تھے اور اور ظاہر کے اعتبار سے بشر بن کر آئے۔

مولانا نے کہا کہ آپ آدھی آیت پڑھتے ہیں لا تقربوا الصلوة پر عمل کرتے ہیں آگے والنعم سکرٰی نہیں پڑھتے، آگے لکھا ہے یھدی به الله تو ہدایت کا ذکر ہے، تو اگر مولانا حضور اقدس ﷺ کی ذات نور ہو تو کیا پھر ہدایت نہیں مل سکتی؟۔

دوسرا آپ کا یہ کہنا کہ اس میں کئی اقوال ہیں تو کیا جتنی تفسیریں ہوتی ہیں وہ ساری تفسیریں حجت نہیں ہوتیں؟۔ یہ بتائیں قرآن کو بھی نور مانتے ہیں اور مصطفےٰ ﷺ کی ذات کو بھی نور مانتے ہیں۔ نور ہدایت بھی مانتے ہیں اور حضور ﷺ کی ذات کو بھی نور مانتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ یہ قرآن میں آتا ہے کہ۔

جَآءَكُم بُرۡهَٰنٞ مِّن رَّبِّكُمۡ وَأَنزَلۡنَآ إِلَيۡكُمۡ نُورٗا مُّبِينٗا

تو یہاں اوپر سے نازل قرآن ہوا ہے، تو قرآن کے بارے میں فرمایا گیا، قرآن نور ہے، نبی ﷺ کی ذات نور نہیں۔

مولانا تھوڑا سا مطالعہ کر کے آتے تھانویؒ کی کتابوں کا تو آپ یہ اعتراض نہ کر سکتے، رسالہ نور کا آخری صفحہ نمبر ۴۲ اٹھا کر دیکھئے میں پڑھ رہا ہوں کہ یہاں قد جاء کم نوراً میں ہو سکتا ہے یہی مناسب ہوگا، دوسرا ہم انزلنا سے بھی رسول مراد لے سکتے ہیں، دوسرا انزلنا الیکم ذکراً رسولاً۔ آگے فرمایا رسولاً بطور تفسیر ہے ذکراً سے یہاں بھی انزلنا کا معمول لفظ رسولاً واقع ہوا ہے، اب بتائیں جناب آپ نے کہا تھا کہ یھدی به الله یہاں ہدایت کا ذکر ہے۔

مولانا غالباً آپ نے تفاسیر کو پڑھا ہی نہیں اگر آپ نے تفاسیر پڑھی ہوتیں تو یہ نہ کہتے۔ تفسیر کبیر اٹھا کر دیکھئے تفسیر کبیر کے اندر صاف موجود ہے، کہ اس میں کئی اقوال ہیں جاء کم من الله نور میں کئی اقوال ہیں۔

ایک قول

یہ ہے کہ یہاں پر مراد نبی کریم ﷺ کی ذات ہے، اور کتاب مبین سے مراد قرآن مجید ہے۔

دوسرا قول

یہ ہے یہاں نور سے مراد اسلام ہے اور کتاب سے مراد قرآن ہے۔

تیسرا قول

یہ ہے کہ یہاں نور سے مراد بھی قرآن اور کتاب مبین سے مراد بھی قرآن۔

لیکن امام رازیؒ نے تفسیر کبیر کے اندر صاف لکھا کہ تیسرا قول ضعیف ہے، کیوں۔ لان العطف یوجب المغایات. یہاں نور و کتاب مبین، نور الگ ہے اور کتاب مبین الگ ہے۔ یہ میں نہیں کہتا امام رازیؒ کہتے ہیں۔

اگر نبی ﷺ کی ذات کو نور ماننا گناہ ہے، کفر ہے، لگائیے فتویٰ تھانویؒ پر لگائیے، فتویٰ عثمانیؒ صاحب پر لگائیے، فتویٰ ادریس کاندھلویؒ صاحب پر لگائیے، اور لگائیے فتویٰ مفتی محمد شفیع صاحبؒ پر، کہ انہوں نے نبی ﷺ کی ذات کو کیوں نور مانا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ

اللہ کی طرف سے یہ آیا ہے، تو معلوم ہوا یہاں آنے سے پہلے، سب چیزوں سے پہلے، کسی چیز کو پیدا کیا تھا۔

میرے آقا ﷺ نے فرمایا۔ یا جابر اے جابر، اللہ نے ساری چیزوں سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا تھا۔

مجھ سے تو یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ مولوی سعید صاحب یوں کہہ رہے ہیں۔ ان کو چاہیے تھا کہ حضور ﷺ بشر نہیں ہیں یہ آیت پڑھتے، کہ حضور ﷺ صرف نور ہیں۔ تو مولانا آپ کو بھی

چاہئے کہ خدا کے لئے ایک ہی آیت ایسی پڑھ دیں جس میں یہ ہو کہ حضور ﷺ کی ذات نور نہیں ہے، صرف بشر ہے۔

مولانا نعیم مراد آبادی نے جو لکھا تھا سچ لکھا تھا، نبی کو صرف بشر ماننا صرف کافروں کا طریقہ ہے، صرف بشر ماننا نورانیت کا انکار کرنا ہم نے جو لکھا ہے وہ بھی سچ ہے۔ مولانا مراد آبادی نے جو لکھا وہ بھی سچ ہے۔

ہم نے لکھا ہے مطلقاً حضور ﷺ کی بشریت کا انکار کفر ہے۔ جہت اشتراک تو ان کے سامنے موجود تھی، جہت امتیاز موجود نہیں تھی۔ ہم وہ ہیں جو نبی ﷺ کی جہت اشتراک کی بنیاد پر آپ کی بشریت مقدسہ بھی مانتے ہیں، جہت امتیاز کے اعتبار سے نبی ﷺ کی نورانیت بھی مانتے ہیں۔

اور دیکھئے نبی اقدس ﷺ کو نور صرف آپ نہیں مانتے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ شَٰهِدٗا وَمُبَشِّرٗا وَنَذِيرٗا ﴿٤٥﴾ وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذۡنِهِۦ وَسِرَاجٗا مُّنِيرٗا ﴿٤٦﴾

حضور ﷺ کو اللہ نے صرف نور ہی نہیں سراج بنایا، سراج چراغ کو کہتے ہیں، اور قرآن میں سراج سورج کو کہا گیا ہے۔ منیر صرف نور نہیں، منیر نور دینے والا، مصطفیٰ ﷺ چمکتے دمکتے آفتاب ہیں، نور بھی ہیں اور نور دینے والے بھی ہیں۔ اور اس سراج منیر کی تفسیر میں مولانا عثمانی صاحبؒ نے تفسیر عثمانی میں لکھا ہے کہ آپ کی ذات نور ہے، سراج منیر نور دینے والے کو کہتے ہیں، ان آیات کی تفسیر میں جو میں نے عرض کیا تھا کہ آپ اگر یھدی بہ اللہ پر چل کر دیکھنا چاہیں تو چل کر دیکھ لیں ان شاء اللہ یھدی بہ اللہ سے ثابت ہوگا کہ اللہ نے آپ ﷺ کی ذات کو نور بنایا۔ آپ ﷺ نور ہیں، بشر بن کر تشریف لائے ہیں۔

میں آپ سے ایک ہی مطالبہ کرتا ہوں کہ حضور ﷺ کی ذات کو نور ماننے والا وہ کون ہوتا ہے، نبی ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿٣٢﴾

کہ یہاں سیدنا ابن عباس ﷺ، حضرت کعب احبار ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے اس آیت کی تفسیر تو بتاؤ مثل نورہ اللہ تعالیٰ کس چیز کی مثال دیتا ہے؟۔ تو انہوں نے کہا کہ اللہ یہاں اپنے حبیب ﷺ کے نور کی مثال دیتا ہے۔

ایک ایسی آیت بتاؤ کہ مصطفیٰ ﷺ کی ذات نور نہیں، ایک حدیث بتاؤ کہ مصطفیٰ ﷺ کی ذات نور نہیں، ایک آیت بتاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ مولانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ساری کائنات میں سب سے پہلے اگر اللہ نے بنایا ہے تو مصطفےٰ کی ذات کو بنایا ہے، ارے مصطفیٰ کی ذات کو بشر کہنے والو! بشر تو آدم سے چلے، میرا نبی تو بہت پہلے سے تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ وما ارسلنک الا رحمة للعلمین ﴾. حبیب! میں نے آپ کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اب دیکھئے عالمین جمع مذکر سالم کا صیغہ ہے، الف لام داخل ہے، استغراق کے لئے آیا ہے، معلوم ہوا کائنات کے ذرے ذرے کے لئے مصطفیٰ ﷺ رحمت ہیں۔ جس طرح الحمد للہ رب العلمین کائنات کے ذرے ذرے کے لئے اللہ تعالیٰ رب ہے، رب کے لئے ضروری ہے کہ عالمین سے پہلے ہو، مصطفیٰ عالمین کے لئے رحمت ہیں، تو ضروری ہے کہ مصطفیٰ بھی عالمین سے پہلے ہو، اور صرف میں نہیں کہتا اٹھاؤ روح المعانی جلد نو صفحہ ایک سو پانچ۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ و کفٰی والصلوٰة والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.

آپ نے مولوی سعید احمد کی تقریر سنی، اس میں آپ نے پوری وضاحت سے یہ سنا کہ آج تک وہ آیت کریمہ پیش نہیں کر سکے جس میں رسول اقدس ﷺ کے بارے میں یہ لکھا ہو کہ جو

انہوں نے تحریر دی ہے کہ حضرت ﷺ کا ظاہر اور باطن ایک جیسا نہیں تھا۔

البتہ معنی اس طرح کر رہے ہیں کہ رحمت للعلمین سے تو کوئی انکار نہیں کرتا، یہ کہتے ہیں کہ رحمة للعلمين ہیں عالمین کا جو لفظ ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ﷺ کا وجود اقدس تمام جہانوں سے پہلے تھا، تو کیا قرآن پاک کی انہوں نے دوسری آیت نہیں دیکھی۔ قرآن پاک نے خانہ کعبہ کو بھی هدى للعلمين فرمایا ہے، تو کیا سعید احمد اس کا ترجمہ کریں گے کہ خانہ کعبہ بھی ساری کائنات سے پہلے تھا۔ اور اس پر کسی ایک سنی کتاب کا حوالہ پیش کر سکیں گے۔

اب میرے کہنے کے بعد انہوں نے يهدى به الله پڑھا اور نور ہدایت ثابت کیا، جتنی آیتیں قرآن پاک کی پڑھیں ان میں کسی جگہ بھی ذات کا لفظ آپ نے دیکھا؟۔ قرآن میں ہے۔

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿٣٢﴾

کہ کافر پھونکوں سے اس نور کو بجھا نہیں سکتے، دیکھئے جو ذات ہے وہ پھونکوں سے اڑا نہیں کرتی، جو چراغ ہے اسے ہی پھونک ماری جاتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اس سے مراد ذات نہیں۔ اور اگر حضور ﷺ مراد بھی ہوں تو نور ہدایت مراد ہیں۔ بات تو اصل یہ ہے کہ ذات کا نور ہونا کس طرح ثابت ہو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ذات نور ہے، سب مانتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا باپ ہے؟۔ ہرگز نہیں۔ ان کی والدہ ہے؟۔ کوئی نہیں۔ ان کی اولاد ہے؟۔ کوئی نہیں۔ جبرائیل علیہ السلام جب بھی دنیا میں تشریف لائے تو انہوں نے کبھی کسی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا؟۔

تو دیکھئے جو اندر سے نور ہوتا ہے اور باہر سے بشر ہوتا ہے، اس میں بشری لوازمات نہیں ہوا کرتے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی کتنی بیویاں ہیں؟۔ یقیناً نہیں ہیں۔ حضرت جبرائیلؑ کا مزار پاک کہاں ہے۔ یقیناً نہیں ہے۔ تو دیکھئے ذات نور اگر ثابت کرنا ہے تو یہ ماننا پڑے گا۔ ایک

آیتیں پڑھنا پڑیں گی کہ کوئی باپ، ماں، بیوی، اولاد نہیں اور جب تک یہ نہ ہوگا ذات کا نور ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔

بات ہمیشہ وہاں سے سمجھی جاتی ہے جہاں پر اتفاق ہو۔ جبرائیل علیہ السلام کی ذات کو یہ بھی نور مانتے ہیں ہم بھی نور مانتے ہیں، اور ذات نور مانتے ہیں یا نہیں؟۔ میں نے کہا تھا کہ جن کی ذات نور ہے وہ فرشتے ہیں، اور قرآن نے کہا ہے اور اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر پاک ﷺ سے اعلان کروایا ہے کہ میں فرشتہ نہیں۔ یہ ہے ذات نور کی نفی، اس طرح یہ آیت کوئی پیش تو کریں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہو کہ میں ذات نور یعنی فرشتہ ہوں۔

اس طرح مولوی صاحب نے جو حدیث پاک حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پڑھی ہے یہ ابھی سے مولوی احمد رضا کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔

مولوی احمد رضا صاحب جاء مصطفی میں لکھتے ہیں۔

'نصوص میں ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی بے دلیل شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت نہیں، ورنہ شریعت سے ایمان اٹھ جائے گا۔ نہ احادیث احاد اگر چہ کیسی اعلی درجہ کی صحیح کیوں نہ ہوں عموم قرآن کی تخصیص کر سکے گی، بلکہ اس کے حضور مضمحل ہو جائے گی، بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے، اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل کرتی ہے"۔

اس لئے انہوں نے بھی یہ مانا ان آیات میں بشر کا لفظ ہے، مفسرین نے تبھی اختلاف کیا کہ حضور ﷺ مراد ہیں یا قرآن؟۔

﴿ انما انا بشر مثلکم ﴾ میں کیا پانچ سات قول ہیں؟۔ تو یہ آیت قطعی ہوئی۔ کیونکہ اس کا کوئی دوسرا مفہوم ہے ہی نہیں۔ اور انہوں نے جو یہ پیش کی یہ خود بار بار کہتے ہیں اس میں کئی قول ہیں۔ اور ہم اس قول کو مانتے ہیں اور اس قول کو نہیں مانتے۔ اس کو راجح کہتے ہیں اور اس کو مرجوح۔ اور بڑا زور اس بات پر مارا کہ عطف جو ہوتا ہے مغایرت کے لئے ہوتا ہے، لہذا یہاں دو

چیزیں ہیں۔ میں مولانا سے اس عطف پر دو ہی باتیں پوچھتا ہوں کہ

فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلنُّورِ ٱلَّذِيٓ أَنزَلۡنَاۚ

یہ بھی واؤ عاطفہ ہے یا نہیں؟۔اس سے یہ سمجھیں گے کہ نور اور ہے اور رسول اور ہے۔

پھر سعید صاحب نے کہا اللہ اور ہے، نور اور ہے، رسول اور ہے، اور واؤ عطف کے لئے آتی ہے تو کیا اس اردو عبارت میں بھی یہ مان جائیں گے۔

"رضا حسین حسنین تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو"

ایک بات ہوگئی۔

"اور میرا دین مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے"۔

مولوی احمد رضا نے اپنی آخری وصیت میں یہ کہا کہ میرا دین مذہب، شریعت کے علاوہ ہے۔ کیونکہ عطف مغایرت کے لئے آتا ہے، اور میرا دین مذہب نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں ہے، نہ فقہ حنفی میں ہے۔ چونکہ مولوی سعید صاحب کہتے ہیں کہ میں اسی بنا پر اس قول کو ترجیح دے رہا ہوں کہ عطف مغایرت کے لیے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ باقی میں کسی قول کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں۔

لیکن یہ تو مانتے ہیں کہ اس کی ایک تفسیر نہیں ہے کہ جس کو قطعی کہا جا سکے اور بشر والی آیت کے بارے میں وہ بھی جانتے ہیں دیکھئے کہ وہاں ایک ہی احتمال ہے۔ مزید یہ سمجھئے کہ ذات اور مرتبہ میں فرق ہوتا ہے، انہوں نے یہ یھدی بہ اللہ پڑھ کر صرف اتنا چٹکلا بیان کیا کہ اگر حضرت ﷺ ہدایت ہیں، نور ہدایت ہیں تو حضرت ﷺ کی ذات نور ہدایت ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اس وقت بحث یہ نہیں کہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔ جس طرح یھدی بہ اللہ کا لفظ قرآن میں ہے، اسی طرح یہاں ذات کا لفظ قرآن میں دکھائیں اور یہ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔

اور جو حدیث پیش کی گئی ہے، یہ اگر اس کو صحیح ثابت کریں، اسکی صحیح سند پڑھ کر اس کے ایک ایک راوی کی توثیق بیان کر دیں اور یہ قیامت تک اس کی سند پڑھ کر اس کے راویوں کا ثقہ ہونا ثابت نہیں کر سکتا۔ اس لئے جس کو یہ ثقہ ثابت نہیں کر سکا، مولوی احمد رضا صاحب نے تو بیچارے کو روکا تھا کہ اگر صحیح ثابت کر بھی سکو اور ہو وہ خبر واحد تو قرآن کے خلاف نہیں کرنا، اگر تم نے ایسی بات شروع کر دی تو شریعت سے ایمان اٹھ جائے گا۔

لیکن مولوی سعید صاحب کہتے ہیں کہ شریعت سے ایمان اٹھتا ہے تو اٹھے، لیکن میں نے تو احمد رضا کی کتابوں کو قائم رکھنا ہے، اس کے ساتھ مولوی صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ نعیم الدین صاحب نے کہا تھا صرف انسان مانے وہ کافر ہے یہ کہا ہے۔ حالانکہ وہاں صرف کا لفظ نہیں۔ یہ نہیں دکھا سکتا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کسی کو ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ یہ دیکھئے اسی نعیم الدین کی کتاب العقائد میرے پاس ہے۔ میں صرف کا لفظ دکھاتا ہوں۔

سوال۔

کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟۔

جواب۔

نہیں نبی صرف انسانوں میں ہوتے ہیں اور ان میں سے بھی فقط مرد۔ اس کا معنی بھی صرف مرد ہوتا ہے۔ ہوتا ہے یا نہیں؟۔ ہوتا ہے۔

تو اب سعید کے فتوے سے، پہلے عبارت سے تو نعیم صاحب اکہرے کافر بنے تھے، اب ڈبل کافر ہو گئے۔ کیونکہ ایک صرف کا لفظ آ گیا اور ایک فقط کا لفظ آ گیا۔ یہ کتاب العقائد نعیم الدین صاحب کی ہے، لیکن آپ جتنا چاہیں ٹالتے رہیں لوگ اس انتظار میں بیٹھے ہیں آپ قرآن کی وہ آیت پڑھیں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ میرے نبی پاک ﷺ کا ظاہر باطن ایک جیسا نہیں ہے۔ یہ آپ قیامت تک پڑھ نہیں سکتے۔

اور یہ جو فرمایا سب عالمین سے پہلے، اس سے یہ حضرت ﷺ کے حدوث کا انکار کرتا ہے

یا اقرار کرتا ہے؟۔ یہ واضح کرے، پھر میں بتاؤں گا۔ نور الصفا کے حوالے سے کہ یہ احمد رضا کو ابھی چھوڑ رہا ہے۔ ابھی ابھی یہ بھاگنے لگا ہے، احمد رضا کے اصول بھی چھوڑ دیے، احمد رضا کی کتابوں کو بھی چھوڑ دیا اور نعیم مراد آبادی بے چارے کو ڈبل کافر کہہ دیا کہ صرف کا لفظ۔ حالانکہ اس نے اپنی تفسیر کے اندر یہ صرف کا لفظ نہیں لکھا تھا۔

تو بات اصل میں یہ ہے عوام سارے سمجھ رہے ہیں آج تک جو اپنی تقریروں میں کہا کرتے تھے کہ جو رسول اقدس ﷺ کو بشر کہے وہ کافر ہے، تو بہر حال آنحضرت ﷺ کے بارہ میں جس طرح قرآن پاک میں یہدی بہ اللہ کے الفاظ ہیں اسی طرح ذات کا لفظ قرآن میں موجود نہیں۔ قرآن پاک میں هل كنت الا بشرا رسولا. یہ بشر حضور ﷺ کی ذات ہے اور رسول ﷺ کا عہدہ اور صفت ہے۔

اب مولوی سعید اسد صاحب اسی طرح کی ایک آیت قرآن پاک سے پڑھ دیں هل كنت الا نورا رسولا. مولوی سعید اسد قرآن سے یہ نکال کر تو دکھائے۔

اور انہوں نے پہلی تقریر میں جو کہا تھا دوسری میں اس کے خلاف کہہ بیٹھے۔ پہلی میں انہوں نے کہا۔

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ

اس پر انہوں نے کہا تھا کہ یہ بشریت ہے اور یوحیٰ الی وجہ امتیاز ہے۔ دیکھئے آپ سب انسان ہیں، آپ میں امتیاز عہدہ سے ہوگا، کوئی ڈی سی صاحب ہوگا اور کوئی اور کچھ۔ تو اس آیت میں یوحیٰ الی میں عہدے کا ذکر ہے۔ اس لئے مولوی سعید صاحب نورا رسولا والی آیت پڑھے۔

مولوی سعید احمد اسد۔

نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه.

میں نے آیت پڑھی تھی۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَـٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً

روح المعانی والے، بیضاوی والے لکھتے ہیں خلیفہ ہوتا ہی وہ ہے جو ذو جھتین ہو، اس کا تعلق ادھر بھی ہو اور ادھر بھی ہو۔ جس طرح جبرائیل علیہ السلام آئے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام تھے نور، آئے تھے بشر بن کر۔ کیوں؟۔ اس لئے کہ وہ صرف نور ہیں، یہ صرف بشر۔ فیض دینا تھا دیتے کیسے؟۔

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا

بشر بن کر آئے تھے۔ مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی کتاب پڑھی اور دھوکا دینے کی کوشش کی نبی صرف انسانوں میں ہوتے ہیں۔ تو جناب یہ مقابل ہے کہ کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟۔ فرمایا نہ جن ہوتے ہیں اور نہ فرشتے ہوتے ہیں۔ انسانوں کے پاس جو نبی آتے ہیں وہ بشر بن کر آتے ہیں۔

شیخ محدث شاہ عبدالحق محدث دہلوی انہوں نے مدارج النبوۃ میں لکھا۔

''در حدیث صحیح آوردی اول ما خلق اللہ نوری''۔

دوستو بزرگو میری بات شروع تھی۔ میں نے کہا تھا کہ نبی رحمۃ للعلمین ہیں، رحمۃ للعلمین ہونے کا تقاضا یہ ہے، کہ جس طرح عالمین سے رب کا ہونا پہلے ضروری ہے، اسی طرح رحمۃ للعلمین کا عالمین سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بات میں نہیں کہتا علامہ آلوسی کے حوالے سے کہتا ہوں، انہوں نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ کی ذات بابرکات رحمۃ للعلمین ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ رحمۃ للعلمین تھے، اس لئے کان نورہ اول المخلوقات۔ کیونکہ حضور ﷺ کی ذات رحمت کائنات ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مصطفےٰ کے نور کو پیدا کیا۔

فی خبرہ اول ما خلق اللہ تعالیٰ نور نبیک یا جابر.

چونکہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا ہے، آپ یہ کہتے ہیں اول ما

خلق الله نوری. سنو! اس حدیث کو کس کس نے نقل کیا روح المعانی جلد ۵ صفحہ ۸۱۔ اول ما خلق الله نوری معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی تفسیر، ان کی تفسیر دیکھیں انہوں نے لکھا ہے اول ما خلق الله نوری مکتوبات شریف حضرت مجدد الف ثانیؒ وہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اول ما خلق الله نوری اور پھر قصیدہ بردہ اس کے اندر حدیث موجود ہے، صفحہ ۱۲۵، اٹھا نیے بیضاوی اٹھایئے جلد ۴ صفحہ ۱۴۴ پر حدیث موجود ہے، مدارج النبوۃ اٹھایئے جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲ حدیث موجود ہے۔

میرے دوستو بزرگو! اللہ تعالی کے پیارے نبی ﷺ کا نور اللہ تعالی نے سب سے پہلے بنایا اور اس کو تو پوری امت قبول کر چکی ہے، اگر ذات نور مان لینے سے اول ما خلق الله نوری نوری عقیدہ مان لینے سے مولوی سعید احمد اسعد مشرک ہے تو تھانوی کیسے بچتا ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد لله و کفٰی و الصلوٰة و السلام علی عباده الذین اصطفٰی. امابعد.

میرے دوستو بزرگو! میں نے آپ حضرات کے سامنے واضح بات سمجھانے کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی نور ذات ہونے کی بات عرض کی تھی، جس کے جواب میں سعید صاحب نے صرف اتنی بات فرمائی ہے کہ وہ جب آئے تو فتمثل لها بشراً سویا. تو دیکھیے یہ دلیل ان کی نہیں ہماری ہے۔ جو شخص بھی نور ذات ہو اور تمثل بشر کا بن کر آ جائے اس کے لئے قرآن تمثل کا لفظ لاتا ہے۔ اسی طرح یہ حضور اقدس ﷺ کے لئے تمثل کا لفظ دکھا دیں یہ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔ اور میں نے بتایا تھا کہ جب فرشتے اس تمثل میں آتے ہیں تو وہ کھانا نہیں کھاتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب فرشتے لباس بشری میں آئے ہیں تو انہوں نے کھانا کھایا ہے؟ یقیناً نہیں کھایا۔

میں نے کہا تھا کہ ذات کی پہچان کا یہاں سے پتا چلے گا کہ انکے باپ کون ہیں؟ ان ا

نکاح ہے یا نہیں؟۔ لیکن اس بات کو انہوں نے چھیڑا تک نہیں۔ البتہ ایک بات انہوں نے یہ کہی کہ میں نے پہلے آیت پڑھی تھی کہ حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا اور خلیفہ ذو جھتین ہوتا ہے، اس لئے یہ ذو جھتین کا لفظ جو ہے قرآن پاک میں تو یہ نہیں دکھا سکے۔ اگر ذو جھتین کا مطلب یہی ہے، کہ وہ خدا سے وحی لیتا ہے اور مخلوق کو دیتا ہے۔ تو اس کا کسی نے انکار کیا ہی نہیں، ہم نے تو خود اپنے دعوٰی میں لکھ بھیجا ہے کہ حضور ﷺ باوجود اس کے کہ آپ ﷺ بشر ہیں آپ ﷺ سراپا نور ہدایت ہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت نور ہدایت بھی ہے اور ساری امت اس میں آپکی محتاج ہے۔

تو دیکھئے بات واضح ہوگئی میں نے لیلۃ القدر کی مثال سے یہ بات پہلے بتادی تھی، شمار تو یہ رات ہی ہوگی لیکن فضیلت میں یہ ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

دوسری مثال سارے ہفتے کے دنوں میں جمعے کا دن بھی شامل ہے، لیکن جب گنتی ہوگی تو اس کو دن کہا جائے گا لیکن جب اس کی شان کا بیان آئے گا تو پھر یہ کہا جائے گا کہ باقی ہفتے کے چھ دن اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ہمارے ملک کے صدر جو ہیں وہ جب پاکستان کی مردم شماری ہوگی، تو وہ پاکستانی شمار ہونگے۔ لیکن جب انکے عہدے کی بات آئے گی تو ہم یہ کہیں گے کہ پورے ملک میں ایک عہدہ ہے جو صدر صاحب کے پاس ہے، اور کسی کے پاس یہ عہدہ نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت محمد ﷺ۔ جب آپکے بارے میں یہ بات آئی کہ آپ کی ذات کیا ہے تو ہم کہیں گے کہ حضرت ﷺ اولاد آدم سے ہیں۔ لیکن جب آپ ﷺ کے عہدہ کی بات آئے گی تو صدر صاحب کے بارے میں تو ہم یہ ہی کہیں گے کہ پورے ملک میں بڑا عہدہ ان کے پاس ہے۔ لیکن حضور اقدس ﷺ کے کے بارے میں ہم کہیں گے کہ تمام کائنات اور سارے جہانوں سے آپ کا عہدہ بڑا ہے۔ سارے نبی مل کر بھی اس مقام کو جھانک نہیں سکتے جو خدا نے آپ کو دیا ہے۔

لیکن جس طرح عہدہ ذکر کرنے سے لیلۃ القدر کے رات ہونے کا انکار لازم نہیں آتا، اسی طرح جمعہ کا دن ہونے کا انکار لازم نہیں آتا، صدر صاحب کا پاکستانی ہونے کا انکار لازم نہیں آتا، اسی طرح آنحضرت ﷺ کے ان عہدوں کا ذکر کرنے سے آپکے بشر ہونے کا انکار لازم نہیں آتا۔

میں نے ان سے مطالبہ بھی کیا تھا کہ آپ اس حدیث کو بچ ثابت کریں۔ اب مناظرے میں پیش انہوں نے کی ہے نہ کہ تھانویؒ صاحب نے، اب بھی کہتے ہیں کہ جب تھانویؒ پیش کریں گے۔ حضرت کا وصال ہو چکا ہے، کبھی کہتے ہیں کہ مفتی صاحب پیش کریں گے، میں نے کہا کہ جو بات تقریر میں کہی تھی، یہ تھی کہ انہیں سمجھ نہیں آتی، اگر مولانا تھانویؒ کی کتاب سندوں کے ساتھ ہے، باقی ساری حدیثیں انہوں نے سندوں کے ساتھ لکھی ہیں، تو پھر تو انہیں یہ بھی سند سے لکھنی چاہئے تھی۔ لیکن وہ تو سندوں والی کتاب نہیں۔

جب بھی حدیث کی صحت کی بات آئے گی تو روح المعانی نہیں دیکھی جائے گی، یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ یہ مدارج النبوۃ میں ہے، یہ نشر الطیب میں ہے، یہ دیکھا جائے گا کہ کس سند کے ساتھ ہے۔ لیکن یہ سند بیان نہیں کر سکتے۔

مولوی سعید احمد اسد۔

نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه.

اصل میرے لئے مسئلہ یہ ہے کہ مولانا تو اپنی تقریر کرتے رہتے ہیں، میں تو پیش کرتا ہوں حوالے، دلائل پیش کرتا ہوں۔ سیدھی سی بات انہوں نے کہہ دیا کہ تھانوی صاحبؒ ضعیف حدیثیں لکھا کرتے تھے۔ ان کو سند کا نہیں پتا تھا۔ امین اوکاڑوی صاحب کو آج زیادہ پتا ہے احادیث کی صحت کا۔

پھر انہوں نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کی کوئی اولاد تھی، کتنی شادیاں کی تھیں، نور تھا تو نور تو دوسرے کام نہیں کیا کرتے۔ اگر قرآن پڑھ لیتے تو قرآن میں کہیں لکھا

ہے کہ نور کھا نہیں سکتا۔ موسیٰ کا تھا ڈنڈا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ

ڈنڈا پھینکا بن گیا سانپ حقیقت میں ڈنڈا، ظاہر میں سانپ۔ جب تک ڈنڈا تھا کھاتا پیتا نہیں تھا، جب وہ دوسری صورت میں آیا تو وہ کھاتا پیتا تھا، یہ قرآن پڑھا ہے۔

مولانا پھر میرا مطالبہ یہ ہے میں نے عرض کیا سراجاً منیراً میں نے کہا نبی صرف نور ہی نہیں نور دینے والے بھی ہیں۔ کیا صحابہ حضور ﷺ سے نور نہیں لیتے تھے؟۔ حضور ﷺ نے ایک صحابی کو بھیجا جاؤ تبلیغ کے لئے، عرض کیا تبلیغ کے لئے تو جاؤں کوئی نشانی تو دیں۔ حضور ﷺ نے دونوں آنکھوں کے درمیان انگلی ماری میرے آقا کا یہ انگلی مارنا تھا کہ یہ چمکنے لگ گیا، حضور ﷺ کے پاس دو صحابہ تھے، جا رہے تھے حضور ﷺ نے ایک کو لاٹھی پکڑا دی لے جاؤ اندھیرا ہے روشنی ہوگی، لاٹھی مصطفےٰ ﷺ کے ہاتھ لگنے سے لاٹھی نور ہوگئی۔

قرآن کی آیت ہے حضور نور نہیں، بشریت والی آیتیں پڑھتے رہو، پڑھتے رہو۔ ہم بشریت کا انکار نہیں کرتے، اور دیکھو ہاروت اور ماروت فرشتے تھے یا نہیں تھے؟۔ بشر بن کر آئے تو بشروں والے کام بھی کرتے تھے۔

میری دلیل تھی الا رحمۃ للعلمین مولوی صاحب حسین احمدؒ مدنی انکی کتاب شہاب ثاقب اس کو بھی ذرا پڑھ لیجئے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سارے بزرگ جو تھے یہ تمام حضرات حضور ﷺ ذات پر نور کو۔ اور یہی معانی۔

لولاک لما خلقت العالم و اول ما خلق الله.

آپ کے بزرگ بھی مانتے تھے کہ نبی ﷺ کا نور سب سے پہلے بنا اس لئے تھا کہ کائنات کے ذرے ذرے، قطرے قطرے کو مصطفےٰ کے واسطے سے رب کا فیض ملے۔ انہوں نے کہا یھدی بہ اللہ یہاں پر نور ہدایت مراد ہے، ذات مراد نہیں ہے۔ یہاں نور سے مراد قرآن ہے۔ اگر آپ نے کبھی پڑھا ہوتا تو آپ کو پتا چل جاتا جو اہل عرفان ہیں انہوں نے نور سے مراد

بھی، مصطفٰی کی ذات لی ہے اور قرآن سے مراد بھی مصطفٰی کی ذات مراد لی ہے، نور بھی مصطفٰی، قرآن بھی مصطفٰی۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی. امابعد.

آپ نے سعید احمد کی عاجزی دیکھی، یہ بھی تو کہتے ہیں کہ موسٰی کا ڈنڈا جیسے سانپ بن گیا تھا معاذ اللہ حضور اقدس ﷺ کو بھی اس ڈنڈے سے تشبیہ دی جارہی ہے، خدا کی کتاب قرآن میں انہوں نے ہمارا عقیدہ شہاب ثاقب سے بتایا کہ ہم نبی کے کمالات کے کتنے قائل ہیں اور ہم نے نور ہدایت لکھ کر موضوع میں دیا ہوا ہے ناں۔ اس بات کا تو ہم نے انکار ہی نہیں کیا۔ لیکن دراصل انکار ہم اس چیز کا کر رہے ہیں کہ یہ جس کو ڈنڈوں سے تشبیہ دے رہے ہیں، میں آج تم سے پوچھتا ہوں کیا اللہ تبارک وتعالیٰ سانپ کا ذکر کر سکتے ہیں، اس کی ذات بدلنے کا۔ اللہ کے نبی ﷺ کے بارے میں ایسی صریح آیت پیش کیوں نہیں کرتے کہ ان کا ظاہر، باطن اور تھا۔

بات تو یہ ہے کہ سارا قرآن اٹھایا ہوا ہے لیکن اس قرآن سے ایک آیت تو یہ نکال دیتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس طرح میں نے ڈنڈے کو سانپ بنا دیا تھا میں نے اسی ذات نور کو بشر بنا دیا ہے۔ اور یہ ڈنڈے کی تشبیہ یہ دے کر نبی ﷺ کی جو تنقیص کی جارہی ہے، جاء الحق میں شکاری کی تشبیہ دی ہے مفتی احمد یار خان نے کہ جس طرح شکاری بناوٹی آواز نکالتا ہے تو رسول اقدس ﷺ بھی اسی طرح اس دنیا میں شکار کرنے آئے تھے۔ (نعوذ باللہ)

اب آپ اندازہ لگائیں کہ اگر قرآن پاک میں ایک آیت بھی ہوتی کہ آنحضرت ﷺ ذات نور ہیں تو اس قسم کی باتیں نہ کرتے۔ دیکھو یہ قرآن جو ہے خدا کا کلام ہے یا نہیں؟۔ اور رسول ﷺ کا معجزہ ہے یا نہیں؟۔ اب کوئی آدمی اس کو خدا کا کلام نہ مانے وہ بھی کافر ہے، لیکن حضرت ﷺ کا اپنا فعل مانے یہ خود حضرت ﷺ کا لکھا ہوا ہے تو وہ بھی کافر ہے، یہ معجزہ تو ہے اللہ

کے نبی ﷺ کا اور کلام کس کا ہے اللہ تعالیٰ کا۔

اس طرح معجزات دوسرے جو عملی ہیں وہ معجزے نبی ﷺ کے ہوتے ہیں اور کام خدا تعالیٰ کا ہوتا ہے، تو اندازہ لگائیں کہ انہوں نے یہ بتایا کہ جس طرح اس سانپ کی نسل نہیں چلی دنیا میں، اس اونٹنی کی نسل چلی جو پہاڑ سے نکلی تھی؟۔ نہیں چلی۔ تو یہ بھول گئے اگر یہ اس سانپ کی نسل ثابت کرتے تو چلو ہم مانتے کہ چلوان کے پاس قرآن کی آیت نہیں ہے، نبی ﷺ کی حدیث نہیں قیاس ہے، جعلی قیاس، لیکن یہ اپنے جعلی قیاسوں کو بھی ثابت نہیں کر سکتے۔

تو دیکھئے وہ اونٹنی معجزہ تھی یا نہیں تھی؟۔ تو انہوں نے رسول اقدس ﷺ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ڈنڈے سے تشبیہ دی، تو یہ جو کہا وہ کہاتے تھے؟۔ قرآن پاک میں تو صاف کہا ہے کہ یہ خیال پیدا ہو رہا تھا۔ تو اب اس انداز میں انہوں نے یہ بیان کیا ہے، کبھی شکاری کی مثال مفتی احمد یار خان صاحب دیتے ہیں، کبھی ڈنڈے کی مثال یہ بیان کرتے ہیں، لیکن ایک آیت بھی پیش نہیں کر سکتے۔

لوگوں کو مغالطہ دینے کے لئے یہ کہا جاتا ہے کہ ایک آیت پیش کریں جس میں ذات کی نفی ہے۔ انہیں اللہ کے نبی ﷺ کی یہ حدیث بھی یاد نہیں۔

البینة علی المدعی والیمین علی من انکر۔

دعویٰ دلیل مدعی کے ذمے ہوتی ہے، مدعی یہ بنے کہ نہیں بنے؟ دیکھو یہ کس قسم کا مغالطہ دے رہے ہیں۔ آپ لوگ یہ کہیں گے کہ مناظرہ ہو رہا تھا اور سعید صاحب ڈنڈے سے اللہ کے نبی ﷺ کو تشبیہ دے رہے تھے، باہر جو لوگ کھڑے ہیں تو وہ کہیں گے کہ مناظرہ ہم نے دیکھا ہی نہیں، تو انکی نفی کی بات حجت ہوگی یا آپ کی دیکھنے والوں کی؟۔ دیکھنے والوں کی۔ تو دلیل اس کے ذمے ہوتی ہے جو کسی چیز کا دعویٰ کرے۔ مدعی یہ ہے یہ آیت پیش کرے۔

مولوی سعید احمد اسد۔

نحمدہ ونستعینه ونستغفرہ ونؤمن به ونتوکل علیه۔

کمبوہ شریف میں لائل پور سے آیا مولانا پہلے لائل پور تھا تب آیا، اللہ فرماتا ہے۔

قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ

حضورﷺ اللہ کی طرف سے نور آئے، تو آنے سے پہلے وہاں نور تھے یا نہیں؟۔اور پھر آپ نے کہا یھدی بہ اللہ من اتبع.

روح المعانی: تھا کر دیکھو میں نے پچھلی تقریر میں کہا تھا نور سے مراد بھی مصطفٰی کی ذات مفسرین نے مراد لی ہے، قرآن پاک سے بھی۔تو اس لئے تو کہا۔

واما اشارة الی النبی ولذالک کسرت الضمیر

جو نبیﷺ کی ذات کی طرف لوٹ رہی ہے، بڑا شور مچایا انہوں نے نور ہدایت ہے، قرآن کہتا ہے و بالنجم ھم یھتدون تاروں سے ہدایت حاصل کرتے تھے۔تارا نور ہے، ہدایت بھی ملتی ہے۔بات بھی نور ہے۔

پھر میں نے عبارت پڑھی کوئی جواب نہیں آیا، سراجا منیرا پڑھا کوئی جواب نہیں آیا، رحمۃ للعٰلمین والی آیت پڑھی تھی اس کا جواب نہیں آیا۔

ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِۦ كَمِشْكَوٰةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ

میں نے آٹھ تفسیروں کے نام لئے تھے کہ انہوں نے نبیﷺ کی ذات کو نور مراد لیا ہے۔

حضرت کعب احبارؓ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہا یہ نبیﷺ کے نور کی مثال ہے۔

اس کا جواب نہیں آیا۔تھانویؒ صاحب لکھتے ہیں عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے خبر دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالی نے کونسی چیز پیدا کی، آپ نے فرمایا۔

یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ

آپ کے مولانا تھانویؒ نے جو حدیث نقل کی یہ حدیث قصیدہ بردہ کے اندر موجود ہے،

پھر بشر کی ابتدا ہوتی ہے، حضرت آدم سے مصطفیٰ تو پہلے سے موجود تھے۔ حضرت مولانا تھانویؒ بھی حدیث نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن ساریہ ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بے شک میں اللہ تعالی کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا، آدم ہنوز اپنے خمیر میں پڑے تھے۔

آدم ابھی خمیر میں تھے مصطفیٰ خاتم النبیین ہو چکے تھے یہ حدیث بھی تھانویؒ صاحب نقل کرتے ہیں۔ اگر ہم نقل کرتے تو تم نہ مانتے اب تو تمہارا بابا نقل کر رہا ہے۔

اور سنو! میرے دوستو میں ایک بات اوکاڑوی صاحب پر واضح کر دوں کہ میں نے پچھلی تقریر میں کوشش کی تھی کہ دیکھو جی اعلی حضرت نے کہا میرا دین، تو دین تو انکا ہو گیا شریعت کے مغایر ہو گیا۔ تو میرے دوستو اور بزرگو قبر والا کیا پوچھے گا من دینک آگے تیرا دین ہو سکتا ہے، تو میرا دین نہیں ہو سکتا۔ دین تو وہی ہے۔

پھر میں یہ تذکرۃ الرشید سے بھی پڑھ کر دکھا سکتا ہوں، میں افاضات یومیہ سے بھی پڑھ کر دکھا سکتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ آج آپ کبوہ کے اندر شکر ہے اللہ کا آ گئے ہیں، یہ مصطفیٰ کی نورانیت کا مسئلہ سب پر واضح کر دوں۔ پتا نہیں آپ لوگوں سے دوبارہ کہاں ملاقات ہو پہلے ہی دو سال بعد قابو آئے ہیں میرے۔

پچھلے سال بھی جمعرات تھی آج پیر ہے، میں کہتا ہوں جمعرات بھی ہماری ہے اور پیر بھی ہمارا ہے۔ دوستو بزرگو! حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ صحابہ ؓ نے پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ آپ کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس وقت میں آدم ہنوز روح اور جسد کے درمیان تھے۔ یعنی ان کے دل میں جان نہیں آئی تھی، مصطفیٰ اس وقت بھی نبی تھا، اور مولانا تھانویؒ لکھتے ہیں اور روایت کیا اس کو ترمذی نے اور حدیث کو حسن کہا۔ اور حضور ﷺ تو پہلے نبی تھے اور اگر ذات موجود نہیں تھی تو نبوت کس کو ملی۔ اور در منثور میں اس مضمون کی کافی روایتیں موجود ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین

اصطفٰی۔ امابعد۔

اب دیکھئے سعید صاحب نے یھدی بہ اللہ والی آیت کو پھر یاد کیا اور کہا کہ میں نے وہ آیت پڑھی، وہ آیت پڑھی، جتنی آیتیں پڑھیں وہ تو ہمارا عقیدہ ہے کہ نور ہدایت ہے تو جب الل[ہ] ہم مانتے ہیں۔ ذات والی اس نے اب بھی نہیں پڑھی اور مثال دی کہ میں لائل پور سے آیا ہوں کمبوہ شریف آیا ہوں پہلے میں لائل پور تھا۔ تو اس نے گویا اللہ کے نبی کو خود اللہ تعالیٰ کی ذات کا کلا[ا] مان لیا کہ حضور پاک ﷺ پہلے خدا میں تھے، اور اس کے بعد آئے۔ یہ معنی خود احمد رضا نے لکھا ہ[ے] کہ جو یہ کہے وہ کافر ہے۔

اور یہ صلوٰۃ الصفا میں لکھا ہے کہ یہ حدیث جو ہے یہ متشابہات میں سے ہے۔ دیکھئے اس حدیث کے بارہ میں میں نے بار بار یہ کہا کہ اس کی صحیح سند پیش کرو، لیکن ابھی تک یہ سند پیش نہیں کر سکے۔ نہ قیامت تک کر سکیں گے۔

اس کے بعد یہ کہا کہ میں نے جو یہ عبارتیں پیش کیں ہیں ان میں اشارہ ہے۔ عقائد کے مسئلے گونگوں کے اشاروں سے نہیں سمجھائے جاتے۔ یہ مان گیا ہے حضرت ﷺ کا بشر ہونا اشارہ نہیں صریح ہے، اور اس آیت میں اور کوئی تاویل بھی نہیں چلتی۔

اور اب دیکھئے جہاں سے چلے تھے اب خود یہاں اس کا انکار کر رہے ہیں۔ چلے یہاں سے تھے تحریر میں کہ جو حضور ﷺ کی بشریت کا انکار کرے وہ کافر ہے، اور اب کہہ رہا ہے کہ بشریت آدم سے پہلے شروع ہوئی ہے، تو جو پہلے ہو وہ بشر کیسے ہوگا۔ لہذا آپ نے بشریت کا انکا[ر] کر دیا تو خود اپنی تحریر کے اعتبار سے بشریت کا انکار کر کے کافر ہو گئے۔

تو جو انہوں نے حدیث پڑھی کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب ابھی آدم علیہ السلام جو ہیں ان کا خمیر بھی نہیں بنا تھا، تو اس حدیث کی بھی پہلے سند پیش

کریں۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ اس حدیث سے یہ مطلب سمجھائیں کہ حضرت ﷺ اس وقت خاتم النبیین تھے۔ تو آدم کو لے کر جتنے نبی بعد میں آئے ان کا بعد میں آنا ختم نبوت کے خلاف ہے یا نہیں؟۔ کیونکہ جب اس وقت آنحضرت ﷺ کی ذات خاتم النبیین تھی ان کے نزدیک تو خاتم النبیین کے بعد آدم علیہ السلام دنیا میں آسکتے تھے، نوح علیہ السلام آسکتے تھے؟

اس لئے یہ ایسی احادیث کی طرف بھاگ رہے ہیں جن کے بارے میں احمد رضا نے ان کو روکا تھا کہ۔

"خبردار! آیات قرآنیہ کے مقابلے میں خبر واحد صحیح ہو وہ بھی پیش نہ کرنا"۔

اور یہ بھی کہا تھا کہ۔

"بعض جاہل ایسے بدمست ہوتے ہیں جو آیات قطعیات کے مقابلے میں متشابہات پیش کرتے ہیں"۔

اور احکام شریعت میں مولوی احمد رضا نے کہا تھا۔

"خبردار میری بات جو ہے اس کو ذہن میں رکھنا کبھی متشابہات پیش نہ کرنا"۔

اور پہلی تقریر میں چونکہ انہوں نے عطف کو مغایرت کے لئے کہا تھا، اس کے بعد اس عبارت کو نہیں چھیڑا، دین و شریعت والی وصیت کو، کیونکہ انہوں نے خود مانا تھا کہ عطف ہمیشہ مغایرت کے لئے آتا ہے۔ اس لئے میں اس قول کو مان کر اس کو ترجیح دے رہا ہوں۔ اب سوچا کہ عطف والی بات شاید لوگوں کو بھول گئی ہوگی تو اب یہی کہا کہ کیا قبر میں یہی پوچھا جائے گا کہ تم حتی الامکان اتباع شریعت کرتے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت کا دین مذہب کتابوں والا بھی مانتے تھے یا نہیں۔ یہ سوال ہوگا کوئی قبر میں؟۔ نہیں۔ تو یہاں تو عطف مغایرت کے لئے ہے، اور وہ میں نے بتایا تھا کہ اعلیٰ حضرت کا دین نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں ہے، نہ فقہ حنفی میں ہے، وہ تو ہے

اعلیٰ حضرت کی کتابوں میں تو اس لئے یہ جو انہوں نے۔

مولوی سعید احمد اسد۔

نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتو كل عليه.

انہوں نے یہ جو کہا ہے کہ اللہ کی طرف سے نور آیا تو انہوں نے حضور ﷺ کے نور کو اللہ کا ٹکڑا مانا۔ میں نے کہا میں لائل پور سے آیا میرے آنے سے میں لائل پور کا ٹکڑا بن گیا؟۔ پھر آپ نے کہا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں اس وقت خاتم النبیین ہو چکا تھا ابھی آدم کا خمیر تیار نہیں ہوا تھا۔ تو حضور ﷺ اگر اس وقت خاتم النبیین تھے تو بعد میں انبیاء کیوں آئے۔ اس سے تو ختم نبوت کا انکار ہوتا ہے۔

آپ نے یہ تقریر دلپذیر فرمائی کاش آپ تھانویؒ صاحب کی تحریر پڑھتے تھانویؒ صاحب اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں اگر کسی کو شبہ ہو کہ اس وقت ختم نبوت کے ثبوت بلکہ خود ختم نبوت ہی کے ثبوت کا کیا مقتضیٰ، کیونکہ نبوت آپ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں ملی۔ اور چونکہ آپ ﷺ سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے اس لئے ختم نبوت کا حکم دیا گیا۔ سو یہ وصف تو خود تأخر کو مقتضی ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ تأخر مرتبہ ظہور میں ہے، مرتبہ ثبوت میں نہیں۔ جیسے کسی کو تحصیل داری کا عہدہ آج مل جاوے اور تنخواہ بھی آج ہی سے ملنے لگے۔ مگر ظہور ہوگا کسی تحصیل میں بھیجے جانے کے بعد۔ مصطفےٰ ﷺ کو ختم نبوت کا عہدہ اس وقت مل چکا تھا جب آدم کا ابھی پتلا بھی تیار نہ ہوا تھا، حضور ﷺ کا عہدہ بڑھ چکا تھا، حضور ﷺ سے فیض چل رہا تھا، ظہور ختم نبوت کا سیدہ آمنہ کے بطن سے آنے کے بعد ہوا۔ حضور ﷺ کی اسوقت ذات بھی تھی خاتم النبیین ہو چکا تھا، ذات بھی تھی، صفت بھی تھی۔

سنو یھدی به الله کس سے ہدایت ملتی ہے؟۔ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نور کہا، اور امداد السلوک پڑھو حق تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو نور فرمادیا اور متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ سایہ نہیں رکھتے تھے، یہ واضح ہے کہ نور کے علاوہ تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں۔ امداد

السلوک صفحہ ۱۵۶۔

حضور ﷺ کی ذات نور نہیں تھی تو سایہ کیوں نہ تھا؟ آئیے مولوی صاحب لکھتے ہیں ذرا سنو مولانا عبدالحق فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو نور فرمادیا اور متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ سایہ نہیں رکھتے تھے۔"

شیخ محدث شاہ عبدالحق محدث دہلوی جن کو آپ بھی مانتے ہیں ہم بھی مانتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ۔

"آنحضرت را سایہ نہ در آفتاب نہ در قمر"۔

مصطفےٰ ﷺ کا سایہ نہ تھا، وہ جب چاند میں چلتے تو سایہ نہ ہوتا، سورج کی روشنی میں چلتے تو سایہ نہ ہوتا۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند دکھادوں، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں مفتی شفیعؒ سے کسی نے پوچھا کہ ذرا وہ حدیث تو دکھادیں کہ جس میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ مفتی شفیع صاحبؒ نے حدیث لکھی اور کہہ دیا حضور ﷺ کا سایہ مبارک نہ تھا۔

تفسیر مدارک اٹھاؤ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

ان اللہ ما اتٰی ظلک علی الارض لئلا یضع الانسان قدمہ علیٰ ذالک الظل.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا آقا اللہ نے تو آپ کا سایہ بھی نہ بنایا تھا کہ آپ کے سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑ جائے۔

جب مصطفےٰ ﷺ کا سایہ نہ تھا معلوم ہوا مصطفےٰ ﷺ کی ذات نور تھی، حضور بشر بن کر آئے، حضور ﷺ کی ذات نور تھی۔

جلال الدین سیوطیؒ نے خصائص کبریٰ میں، یہ فتاویٰ دارالعلوم کی عبارت ہے، انہوں نے حدیث سے ثابت کیا، مفتی شفیعؒ صاحب نے کہ نبی ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ اس حدیث کا میں نے

جواب دے دیا۔ آپ کا جواب نہیں آیا۔ معالم التنزیل میں حدیث ہے حضورﷺ نے فرمایا۔

انا اول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث.

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی. امابعد.

میرے دوستو اور بزرگو میں نے مولانا سے پوچھا تھا کہ خاتم النبیین کا اصل مفہوم کیا تھا۔ تو مولانا نے فرمایا کہ یہ تمہارے بابا حضرت تھانویؒ نے یہ لکھا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ علم کی اگر کوئی بات انہیں ملتی ہے تو ہمارے ہی در سے ملتی ہے۔

میں یہی بتانا چاہتا تھا کہ ہمارے در کے یہ کتنے محتاج ہیں، اور چونکہ انہوں نے احمد رضا کو چھوڑ رکھا ہے۔ انہوں نے بار بار انہیں کہا تھا کہ متشابہات قطعیات کے مقابلے میں پیش نہ کرنا۔ لیکن اب یہ تھانویؒ صاحب کو مان رہا ہے۔

اس نے ساری تقریر میں یہ زور لگایا کہ نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ لیکن یہاں بھی یہ احمد رضا کو اکیلا چھوڑ گیا۔ وہ کہتا ہے کہ حلوانہ فرماتے ہیں کہ رسول اقدسﷺ کے ساتھ ہم کسی سفر میں تھے، تو ایک اونٹ بیمار ہو گیا آپﷺ کو سواری کی ضرورت تھی تو آپﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اونٹ دے دو، انہوں نے نہیں دیا۔ تو حضورﷺ ناراض ہو گئے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں انتظار کرتی رہی، حضرتﷺ میرے گھر تشریف نہیں لایا کرتے تھے، ایک دن دوپہر کا وقت تھا۔

فاذا انا یوم نصف النہار اذا انا ظل رسول اللہ مقبل.

میں نے دیکھا کہ حضرتﷺ کا سایہ میرے گھر میں آیا، دیکھنے والی کون ہیں ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا وہ فرماتی ہیں کہ حضرتﷺ کا سایہ تھا۔

اسی طرح روح فراح میں یہ روایت موجود ہے، کہ آنحضرتﷺ جماعت کروا رہے

تھے، آپ ﷺ نماز پڑھاتے پڑھتے آگے بڑھے پھر پیچھے کی طرف ہٹے تو عرض کیا گیا کہ حضرت آج کیا کوئی نماز کا نیا طریقہ تھا، آپ آگے بڑھے پھر پیچھے ہٹے۔ تو آپ ﷺ نے اپنے کشف کا ذکر فرمایا۔ فرمایا مجھے جنت کشف میں دکھائی گئی اور میں وہاں پھل توڑنے کے لئے آگے بڑھا۔ تو دوزخ کشف میں دکھائی گئی، وہ اتنی قریب تھی۔

حتیٰ رأیت ظلی و ظلکم فیه.

کہ میں نے اپنا اور تمہارا سایہ اس آگ کی روشنی میں دیکھا۔

آنحضرت ﷺ اپنا سایہ دیکھتے ہیں، ام المؤمنین آپ ﷺ کا سایہ دیکھتی ہیں۔ اس لئے محدثین دونوں اقوال ذکر کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ جو حدیث موجود ہے اس کی تو کوئی سند موجود ہی نہیں تو فضائل و مناقب میں اگر کسی نے کوئی اختلافی بات نقل کردی تو وہ بھی معجزہ۔ تو اس سے عقیدہ کا مسئلہ کیسے ثابت ہوگا؟۔ عقیدے کا مسئلہ ایسی حدیثوں سے اہل سنت والجماعت کے اصولوں کے مطابق ثابت نہیں ہوسکتا۔ مولانا احمد رضا بار بار آپ کو کہہ رہے ہیں کہ میرے مذہب کو لاج نہ لگاؤ۔

مولوی سعید احمد اسد۔

الحمد لله و كفىٰ والصلوٰة والسلام على عباده الذين اصطفىٰ. امابعد.

آپ تقریریں سنیں میں بار بار چیلنج کرتا ہوں کہ خدا کے لئے ایک، ایک آیت پڑھو کہ جس میں لکھا ہو کہ نبی ﷺ کی ذات نور نہیں، ایک حدیث پڑھ دو جس میں لکھا ہو کہ نبی ﷺ کی ذات نور نہیں۔ کسی صحابی کا ہی قول پڑھ دو، میں نے آیات پڑھیں اس کا جواب کوئی نہیں ہے۔ احادیث پڑھیں اس کا جواب کوئی نہیں دیا، حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ صحابی رسول حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے عرض کیا میں قصیدہ پڑھنا چاہتا ہوں، مشہور قصیدہ کے نام سے۔ اور حضور ﷺ کے سامنے یہ اشعار پڑھے۔

و ان رسولا لنور یستفاد بہ

میرا یہ آقا، میرا رسول ﷺ نور ہے ان سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔

صحابہ ؓ روشنی مانگتے ہیں۔

وصارم من سیوف اللہ سلول

اور رسول ﷺ اللہ کی تلوار ہیں۔

اٹھاؤ! المستدرک علی الصحیحین

اس کے انوار موجود ہیں۔ کہ جب صحابی رسول ﷺ نے یہ کہا کہ میرے آقا نور ہیں ان سے روشنی مانگی جاتی ہے۔

ان رسولا لنور یستفاد بہ

اشار رسول اللہ اذالخلق بکلہ یسمع میرے آقا نے اشارہ کیا سنو، سنو میرا صحابی کیا کہہ رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث صحیح ہے مستدرک اٹھا کر دیکھئے، ذہبی اٹھا کر دیکھئے، ایک دن حضرت عباس ؓ میرے آقا کی بارگاہ میں آئے اور فرمایا۔

"میرے آقا میں تیری نعت پڑھنا چاہتا ہوں"۔

حضور ﷺ نے فرمایا میری نعت پڑھنا چاہتے ہو، فرمایا یستظل اللہ بفاک اللہ میرا منہ سلامت رکھے۔ حضرت عباس ؓ نے جب آپ کی موجودگی میں نعت پڑھی، میرا آقا سن رہا ہے، صحابہ ؓ کا مجمع ہے، حضور ﷺ دعائیں دے رہے ہیں۔ شعر ہے۔

و انت لما ولدت اسرقت الارض و ضائت بنورک الافق

فنحن فی ذالک الضیاء وفی النور سبل الرشاد نخترق

میرے آقا جب آپ ﷺ کی بناوٹ ہوئی تھی، آپ ﷺ جب پیدا ہوئے، زمین روشن ہوگئی آپ کے نور سے، آفاق روشن ہوگئے اور اس نور میں ہدایت کے راستوں کا پتا چل رہا ہے۔

میں ترجمہ تھانوی کا پڑھ رہا ہوں، اور روایت بھی تھانوی کی نقل کر رہا ہوں۔

تھانوی صاحبؒ نے یہ حدیث لکھنے کے بعد قصیدہ بردہ کے دو شعر بھی نقل کئے ہیں۔ اور سنو تھانوی صاحبؒ لکھتے ہیں یہ کونسا قصیدہ ہے جو الہام ربانی سے لکھا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے سامنے جب یہ قصیدہ پڑھا جا رہا تھا تو مصطفیٰ ﷺ سن رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے۔

جس وقت انبیاء دنیا میں آئے آقا، وہ تمام کمالات ان کو آقا آپ ﷺ کے نور سے ملے۔ مصطفیٰ مہر لگا رہے ہیں۔

اور مدارج النبوۃ اٹھاؤ، شیخ عبدالحق محدث فرماتے ہیں مصطفیٰ چوٹی سے لے کر قدم تک سارے نور تھے۔ اگر مصطفیٰ بشری لباس پہن کر نہ آتے تو کوئی بھی میرے آقا کے جمال کو نہ دیکھ سکتا، پھر بانی دار العلوم دیو بند قاسم نانوتوی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) انہوں نے بھی یہ کہہ دیا۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت

تیرا جمال بشریت کا پردہ ہے، یہ نہیں جانتے سوا خدا کے۔

بھلا کوئی تجھ کو کیا جانے تو شمس نور ہے

تو نور کا سورج ہے، اور یہ سب آنکھوں والے نبی ﷺ کا نور نہیں مانتے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی. امابعد.

آپ سن رہے ہیں کہ قرآن پاک میں نور ہدایت تو صاف واضح تھا یہ قرآن کی کوئی آیت نہیں پیش کر سکے، قصیدہ سے پڑھا اور اس میں سے بھی بس یہی پڑھا کہ آپ ﷺ کے نور سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یہ تو نور نبوت اور نور ہدایت ہے، اس کا انکار کس نے کیا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے جو نعت پڑھی، اس میں بھی یہی تھا کہ ہم آپ ﷺ کے نور ہدایت میں ہدایت کے راستے تلاش کرتے ہیں۔

تو اس میں کس نے انکار کیا تھا اور جو بات صحابہ ؓ نے فرمائی نور ہدایت ہونے کی حضرت نانوتویؒ بھی تو صحابہ ؓ کو ماننے والے ہیں۔ انہوں نے بھی یہی بات بیان فرمائی، بات تو یہ تھی کہ یہ کس قسم کا نور مانتے ہیں، کبھی ڈنڈوں سے تشبیہ دیتے ہیں، کبھی سانپوں سے، کبھی شکاریوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اس کے بارے میں یہ کوئی آیت یا حدیث پیش نہ کر سکے ہیں اور نہ کر سکیں گے۔ نور ہدایت کے بارہ میں مجھے کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں، ہمارے علماء کی عبارتیں بھی یہ خود پڑھتا جا رہا ہے۔ تو دیکھو تمہارا عقیدہ بھی نور ہدایت کا ہے، وہ تو میں نے لکھ کر دے دیا۔ تم میرا عقیدہ ثابت کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہو یا اپنا عقیدہ ثابت کرنے کے لئے۔

نور ہدایت تو ہمارا عقیدہ ہے، اس کو آپ صحابہ ؓ سے ثابت کریں، اہل بیت سے ثابت کریں، میرے اکابر علماء سے ثابت کریں۔ اگرچہ پاکیزہ زبان سے، یا گندی زبان سے تم ناخلف ہو، کسی طریقہ سے بھی ثابت کریں۔ لیکن یہ تو ہمارا عقیدہ ہے، یہ تو زیر بحث ہی نہیں، زیر بحث یہ ہے کہ آپکے اپنے فتویٰ سے نعیم الدین ڈبل کافر ہو چکا ہے۔ وہ ابھی تک رو رہا ہے کہ میرا ایمان ثابت کر دو اگر مناظرہ سے نکلنا ہے۔ اور دوسرا تم نے جو یہ کہا ہے کہ نبی ﷺ کا ظاہر و باطن ایک نہیں، جو تم نے مجھے تحریر میں لکھ کر دیا ہوا ہے اس پر ایک بھی آیت یا ایک بھی حدیث پیش نہیں کر سکے۔ ادھر ادھر بھاگنے سے اور کیا فائدہ ہوگا، بات یہ ہے کہ صرف ایک آیت پیش کرو۔

اب انہوں نے خود جن حدیثوں کے بارہ میں میں نے مطالبہ کیا تھا، یا جابر والی حدیث کی سند پیش کی؟۔ قیامت تک پیش نہیں کر سکتے۔ دیکھئے اس حدیث کو پیش کریں اس کی سند کو پیش کریں اور اس کا اور اس کی سند کا صحیح ہونا ثابت کریں۔

دیکھئے ان کے صدر شیخ الحدیث ہیں، شیخ الحدیث کو تو لاج رکھنی چاہئے حدیث کی یا نہیں؟۔ کہ بھائی میں ہی سند بتا دوں، میں اجازت دیتا ہوں کہ اگر سعید احمد کو سند نہیں آتی تو شیخ الحدیث صاحب سے پوچھ کر ہی بتا دیں، لیکن میں واضح لفظوں میں کہتا ہوں کہ جس طرح انہیں سند نہیں آتی شیخ الحدیث صاحب کو بھی نہیں آتی۔

وگرنہ وہ بار بار کہنے سے ایک مرتبہ اسے کہہ دیتے کہ سند بتا دو یا لکھ کر رکھ دیتے۔ کہ بیٹا یہ سند ہے سنا دو وہ جو بار بار کہہ رہا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ثابت کرو، تو ایک ہی دفعہ سنا دو تا کہ جان چھوٹے۔

باقی جو کچھ مولانا فرما رہے ہیں اس سارے مناظرے میں اہل سنت والجماعت کے اصول کو بھی چھوڑا ہوا ہے، کیونکہ عقیدے کے اثبات کے لئے قطعی دلیل چاہئے، اس سارے مناظرے میں احمد رضا بریلوی کی شریعت کو بھی چھوڑ دیا ہے جو ان کی کتابوں سے ثابت ہے، کیونکہ انہوں نے بار بار کہا اخبار احاد صحیح بھی ہوں تو ان سے استدلال آیات قرآنیہ کے خلاف نہ لینا، اپنے بانی اکبر کو بھی چھوڑ دیا ہے۔ دیکھئے یہ طبقات مفسرین کس لئے لکھتے ہیں، اسی لئے تا کہ کوئی آدمی ان سے باہر ہو کر امت کو گمراہ کرنا نہ شروع کر دے۔

یہ الکلمۃ العلیٰ میں لکھتے ہیں کہ تفسیر کے تمام طریقوں میں۔

اول درجہ۔

تفسیر القرآن بالقرآن کا ہے، یعنی ایک آیت شریف کا معنی سمجھنے میں اور شرحی آیت سمجھنے میں دوسری آیت سے مدد لی جائے، کیونکہ۔

ان القرآن یفسر بعضہ بعضاً

دوسرا درجہ۔

بعد ازاں تفسیر بالسنۃ کا درجہ ہے۔ یعنی حدیث شریف سے قرآن شریف کے معنی بتلائے جائیں۔

تیسرا درجہ۔

صحابہ کی تفسیر کا ہے، اور خلفاء اربعہ، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ کا مرتبہ ہے۔

چوتھا درجہ۔

تابعین اور تبع تابعین کی تفسیر کا ہے۔

جو آیت ہم نے پیش کی بشریت کے بارے میں وہ اتنی واضح ہے کہ تفسیر کی ضرورت ہی نہیں، یہ اپنی تفسیر اس کے مطابق ثابت کریں۔

مولوی سعید احمد اسد۔

نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ.

شاید مولانا کو اتنا پتا نہیں چلا وہ تفسیر قابل قبول نہیں ہوتی جو قرآن کے مقابلے میں آئے۔ بھئی میں تو قرآن کی آیتیں پڑھ پڑھ کر کہہ رہا ہوں کہ مصطفےٰ ﷺ کی ذات نور ہے۔ دوسرا تھانوی صاحب نشر الطیب میں اس عنوان کی سات حدیثیں نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نور ہیں۔

اور دیکھیں پہلی فصل نور محمدی ہی کے بیان میں ہے۔ بھئی ان کو تو مانو۔ پھر آپ نے کہا کہ نور ہدایت مانتے ہیں۔ اشرقت الارض زمین روشن ہوگئی، وہ نور ہدایت سے روشن ہوگئی؟۔ آ جب اس دنیا میں تشریف لائے اشرقت الارض آفاق منور ہو گئے، مولوی قاسم نانوتوی نے کہا۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت

آقا تیرا جمال ہے، جمال پر پردہ ہے، محبوب کونسی چیز ہے، اور جمال بتائیں کیا ہے. بتائیں جمال کیا ہے؟۔

شیخ عبدالحق محدث فرماتے ہیں چوٹی سے لے کر قدموں تک مصطفےٰ ﷺ سراسر نور ہے اگر بشریت کا نقاب پہن کر نہ آتے تو کسی کے اندر یہ جرأت نہ ہوتی کہ مصطفےٰ ﷺ کے جمال کا دیدار کر سکتا۔

میں نے پھر کہا ایک آیت ایسی پڑھو جس میں مصطفےٰ ﷺ کی ذات نور نہیں۔ ایک صحابی کا قول ایسا پیش کرو کہ مصطفےٰ ﷺ کی ذات نور نہیں۔ میں تو کہتا ہوں صحابہ نبی ﷺ کی بارگاہ میں

آئے اور آکر کہا آقا! آپ تو نور ہیں آپ اشارہ کر کے کہتے ہیں سنو سنو تا کہ گمراہ نہ ہو جانا۔ میں نے کہا تھا مصطفیٰ ﷺ کے سامنے قصیدہ بردہ شریف پڑھا گیا اور لکھا گیا، اسے کسی نے اپنی مرضی سے نہیں لکھا الہام ربانی سے لکھا اور کہا آدم علیہ السلام کو جو کمال ملا تیرے نور سے ملا، نوح علیہ السلام کو کمال ملا وہ تیرے نور سے ملا، اور موسیٰ علیہ السلام کو کمال تیرے نور سے ملا۔ اور حضور ﷺ سن کر خوش ہو رہے ہیں۔

....

آپ حضرات مناظرہ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ مولوی سعید اسد نہ تو اپنے دعویٰ پر کوئی آیت نہ کوئی حدیث پیش کر سکا۔ آیات اور احادیث وہ پیش کیں جو نور ہدایت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس کے تو ہم بھی قائل ہیں۔ چنانچہ جب مناظرہ یہاں تک پہنچا تو مولوی سعید اسد نے اپنی شکست چھپانے کے لئے شور ڈلوا دیا جس پر مناظرہ ختم ہو گیا۔ لیکن حقائق کہاں چھپتے ہیں؟۔ آج تک یہ مناظرہ اہل بدعت کی رسوائی کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ چنانچہ اب ہم وہ فیصلہ قارئین کی نذر کرتے ہیں جو اہل علاقہ کی جانب سے شائع کیا گیا۔

مناظرہ کمبوہ شریف کا تاریخی فیصلہ

اور بریلویوں کی شان رسالت میں گستاخی کہ حضور ﷺ کا ظاہر اور باطن اور تھا۔

4\12\85 کو پہاڑ پور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں تحریر لکھی گئی کہ 6/1/86 کو علمائے اہل سنت والجماعت دیوبند اور بریلوی علماء میں اسی علاقہ میں مناظرہ ہوگا۔ جس میں انتظامی حیثیت سے مقامی لوگوں میں سے تین نام تھے۔

(۱) محمد قاسم قریشی۔

(۲) محمد ظاہر شاہ قادری۔

(۳) الحاج رحمان اللہ۔

آج 6/1/86 کو کمبوہ شریف میں مناظرہ ہوا جس میں علمائے اہل سنت دیوبند کی طرف سے حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی مناظر تھے۔ اور مولانا محمد یوسف رحمانی صدر مناظر اور مولانا حبیب اللہ صاحب معین مناظر تھے۔

بریلوی جماعت کی طرف سے مولوی محمد شریف بھکروی، مولوی سعید احمد اسد، فیصل آبادی اور اشرف سیالوی حاضر تھے۔ مسئلہ بشریت پر مناظرہ ہوا۔ بریلوی علماء نے علمائے دیوبند کے عقیدے کو تسلیم کرتے ہوئے دستخط کر دیئے کہ حضور ﷺ بشر تھے۔ مولوی محمد سعید اسد کو مناظرہ میں مجبور ہو کر یہ تحریر لکھنا پڑی۔ ان کے صدر مناظر محمد شریف نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اپنی شکست پر کیسے دستخط کروں؟۔ مگر لوگوں کے مجبور کرنے پر انہوں نے بھی دستخط کر دیئے۔ دونوں کے دستخطوں سمیت ان کا اقرار نامہ ہمارے پاس موجود ہے۔ جس کے الفاظ بعینہ درج ذیل ہیں۔

[illegible]

ہم حضور ﷺ کو حقیقت کے لحاظ سے نور اور ظاہر کے لحاظ سے بشر تسلیم کرتے ہیں۔ اور جو شخص آپ کی نورانیت کا مطلقاً انکار کرے ہم اسے کافر سمجھتے ہیں۔ اور جو شخص آپ ﷺ کی بشریت مقدسہ کا مطلقاً انکار کرے ہم اسے بھی کافر سمجھتے ہیں۔

محمد سعید احمد غفرلہ

محمد شریف غفرلہ

بریلوی حضرات نے یہ عقیدہ بھی بیان کیا کہ حضور ﷺ کا ظاہر اور تھا اور باطن اور۔ وہ بشر صرف ظاہر میں تھے حقیقت میں نہ تھے۔ تین گھنٹے تک مناظرے میں وہ اس بات پر قرآن پاک کی ایک آیت بھی پیش نہ کر سکے اور مجبور ہو کر ان کے صدر نے اپنے مناظر کو اشارہ کیا اور اس نے اپنے آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا "خدا کے واسطے اب تو اٹھو"۔ اس پر بریلویوں کے تین غنڈہ قسم کے لوگوں نے اٹھ کر شور مچانا شروع کر دیا۔ اور پھر پولیس آگئی۔

دیوبندی مناظر نے بریلوی علماء کو مخاطب کر کے کہا کہ تم نے یہ حرکت مناظرہ سے بھاگنے کے لئے کی ہے۔ لوگوں کو شور کر کے ابھارنا اور پولیس کو مدد کے لئے بلانا یہ تمہارا اقرار شکست ہے۔

فیصلہ

ہم مناظرہ کے تین منتظمین میں سے دو یہ تحریر لکھ کر دیتے ہیں کہ اس مناظرے میں بریلوی علماء کو شکست فاش ہوئی ہے اور انہوں نے بشریت نبی ﷺ کا اقرار کر کے بریلوی مذہب کی خود ہی مخالفت کی اور حضور ﷺ کے ظاہر و باطن کو ایک دوسرے کے مخالف قرار دے کر توہین نبوت بھی کر ڈالی۔ ہم بریلویوں کی شکست پر دستخط کرتے ہیں تاکہ سند رہے۔

دستخط

الحاج رحمان اللہ

قاری محمد قاسم قریشی

تنظیم اہلسنت والجماعت پہاڑپور شالی۔

دو کے مقابلے میں ایک انتظامی کارکن کی بات کوئی وزن نہیں رکھتی۔

بریلوی علماء سے چند سوال

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل سوالات کے بارے میں کہ۔

(۱) جنازہ کے بعد دعا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مباح؟ حکم شرعی تحریر فرمائیں۔

(۲) اس دعا کا جو حکم ہے اس کی حقیقت بھی بیان فرمادیں۔ مثلاً مستحب ہے تو مستحب کس کو کہتے ہیں مباح ہے تو مباح کی تعریف کریں۔

(۳) اس دعا کے ثبوت میں کسی محدث نے (جو انگریز کے دور سے پہلے کا ہو) اگر کوئی رسالہ لکھا ہو تو اس کا نام تحریر فرمائیں۔

(۴) حدیث کی کسی کتاب میں "باب الدعا بعد الجنازہ" کیوں نہیں ملتا جبکہ رفع یدین جیسے غیر معمول بھا عند اکثر الائمہ مسئلہ پر رسالے اور باب ہیں۔

(۵) فقہ کی کتابوں میں کوئی فصل وغیرہ اس دعا کے بیان میں ہے یا نہیں؟

(۶) جنازہ کے بعد دعا مانگنے والے مقلد ہیں یا غیر مقلد۔ اگر مقلد ہیں تو آئمہ اربعہ میں سے کس کے؟ اس امام کا مسئلہ نقل فرمادیں۔

(۷) حضور ﷺ نے اپنے تیئس سالہ دور نبوت میں اگر ایک مرتبہ بھی جنازہ کے بعد دفن کرنے سے پہلے دعا مانگی ہو تو اس بارہ میں کوئی صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

(۸) حضور ﷺ سے ہر مقام (استنجا کو جاتے وقت، استنجا سے فراغت، عورت سے ہم بستری، نماز و اذان وغیرہ) کی دعاؤں کے الفاظ منقول ہیں اگر حضور ﷺ نے جنازہ کے بعد دعا مانگی تھی تو اس کے الفاظ کیا تھے؟۔

(۹) خلفائے راشدین میں سے اگر کسی نے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگی یا مانگنے کا حکم دیا ہو تو کتاب اور باب کا حوالہ دیجئے؟۔

(۱۰) فجر کی سنتوں کے بارہ میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں گھوڑے بھی روند دیں تو

نہ چھوڑنا۔ کیا دعا بعد الجنازہ کی اتنی تاکید بھی کسی حدیث سے ثابت ہے؟۔

(۱۱) مسواک کے فضائل کثرت سے احادیث میں ملتے ہیں کہ مسواک سے پڑھی جانے والی نماز کا ثواب دوسری نماز سے ۷۰ گنا زیادہ ہے۔ کیا دعا بعد الجنازہ کی اتنی فضیلت بھی کسی حدیث میں آئی ہے؟۔

(۱۲) آئمہ اربعہ میں سے اگر کسی امام نے جنازہ کے بعد دعا کا حکم دیا، یا اپنی زندگی میں کبھی ایک مرتبہ بھی یہ دعا مانگی ہو تو اس کا ثبوت پیش کریں؟۔

(۱۳) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اگر اس دعا کا حکم دیا ہو یا خود مانگی ہو تو اس کا ثبوت دیں؟۔

(۱۴) ہندوستان میں اسلام پھیلانے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ ہیں۔ کیا ان کی تعلیمات میں اس دعا کا کوئی ثبوت ملتا ہے؟۔

(۱۵) پنجاب میں اسلام کی کما حقہ تبلیغ کرنے والے، مثلاً حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت داتا گنج بخشؒ، حضرت سلطان باہوؒ، اور حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ، اولیاء اللہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے تو تحریر فرمادیں۔

گستاخ رسول کون؟

(بریلویوں کا نعتیہ کلام)

آیات بینات ہے مکھڑا فرید کا
دیدار کردگار ہے چہرہ فرید کا
تفسیر والضحٰی ہے تجلی فرید کا
تصویر مصطفٰے ہے نظارا فرید کا
لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے
اٹھتا نہیں مسیح سے مارا فرید کا
خدا کی پاک صورت کو محمد میر کہتے ہیں
محمد بے کدورت کو خدا یا پیر کہتے ہیں
فرید الدین کی تنویر کو سب دیکھنے والے
محمد مصطفٰے کے حسن کی تصویر کہتے ہیں
(دیوان محمدی)

فریدالدین یا راز نہانی دیکھتے جاؤ
محمد مصطفٰے کی العیانی دیکھتے جاؤ
محمد میں فنا ہو کر محمد بن کے نکلا ہے
حبیب کبریا کا شیخ فانی دیکھتے جاؤ
(دیوان محمدی)

حرام ناز میں آیا تو دیکھا اور پہچانا

محمد مصطفٰے یعنی خدا مٹھن کی گلیوں میں
احد احمد تھا لیکن میم کے پردہ میں آیا
پہن کر یا کا پردہ فرد تھا مٹھن کی گلیوں میں
وہی جلوہ جو فاراں پہ ہوا احمد کی صورت میں
اسی جلوہ کو پھر عریاں کیا مٹھن کی گلیوں میں
(دیوان محمدی)

تیڈے میم دے برقعے پاون توں صدقے
احد ہو کے احمد سداون توں صدقے
عجب طور سیناں تے جلوے کتو نیں
عرب آ کے چادر لہاوݨ توں صدقے
نہر چاچڑیں وچ فرید آ سڈایو
تیڈے ے دے برقعے وناوݨ توں صدقے
مرسل پاک نبی دے لطفوں ہن سینہ سینا ڈسدا
فرد فریدی اصلی کوں ہن کوٹ مدینہ ڈسدا
(دیوان محمدی)

عبارات کتب

(۱) رسول اللہ ﷺ کا علم اوروں سے زائد ہے، ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔

(ریح القہار مع خالص الاعتقاد ص ۶۰ ج ۶۱۲) ولائل السنہ من اللہ احمد رضا خاں ص ۶۲)

(۲) اصحاب میلاد تو زمین کی جگہ پاک و ناپاک مجالس، مذہبی وغیر مذہبی میں حاضر ہونا

رسول اللہ ﷺ کا دعوای نہیں کرتے۔ ملک الموت و ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک، کفر و غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

(انوار ساطعہ ص۵۰ ج۵)

(۳) حضرت کے شاگرد مولوی برکات احمد صاحب کہ میرے پیر بھائی اور حضرت پیر مرشد برحق رضی اللہ عنہ کے فدائی تھے۔ کم ایسا ہوا ہوگا کہ حضرت پیر و مرشد کا نام نام پاک لیتے اور آنسو رواں نہ ہوتے۔ جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا تو مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی۔ ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں، عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حضور کہاں تشریف لئے جاتے ہیں۔ فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔ الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی حصہ دوم ص ۲۳)

نوٹ۔

غور کیجئے ان عبارات اور منظوم کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ۔

(۱) بریلویوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ شانہٗ نبی کریم ﷺ اور فرید الدینؒ میں کوئی فرق نہیں۔

(۲) کوٹ مٹھن اور مدینہ منورہ کا مقام برابر ہے۔

(۳) ابلیس کا علم علمِ نبی سے وسیع تر تو نہیں مگر وسیع ضرور ہے۔

(۴) ملائکہ اور جنات تو ہر جگہ حاضر ناظر ہو سکتے ہیں، مگر حضور ﷺ سے یہ ممکن نہیں۔

(نعوذ باللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظر اہل بدعت

مولوی سعید اسد

مناظر اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ

موضوع

عبارات اکابر



تمہید

اتحاد و اتفاق ہر زمانے میں ضروری رہا ہے لیکن اس دور میں اس کی مزید ضرورت ہے۔ لیکن دشمنان اسلام مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق اور باہمی بھائی چارے کو ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھ سکتے۔اس کے لئے وہ مختلف قسم کے اختلافات کی آگ بھڑکاتے رہتے ہیں۔تا کہ مسلمانوں کے باہمی انتشار اور اختلاف سے فائدہ اٹھا کران کو تر نوالہ بنا کران کو ہضم کیا جا سکے۔

یہ اختلافات کبھی شیعت اور سنیت کے نام پر ابھارے جاتے ہیں۔اور جلتی پر تیل کا کام دونوں طرف سے قتل و غارت گری ہے۔اگر چہ سنیت اور شیعت کا اختلاف اسلام اور کفر کا اختلاف ہے۔شیعت اور اسلام کی حدود کے درمیان زمین و آسمان کے درمیانی خلا سے بھی زیادہ بعد ہے۔نہ ان کی سرحدیں کبھی آپس میں ملیں نہ عقائد، نہ اعمال۔

انہی اختلافات میں سے تقلید اور عدم تقلید کا اختلاف ہے۔ بریلوی دیوبندی اختلاف نہیں ہے بلکہ مخالفت ہے۔اختلاف یہ ہوتا ہے کہ ایک کا عقیدہ ایک ہو اور دوسرے کا اس سے مختلف ہو۔اور مخالفت کہتے ہیں کہ ایک دوسرے پر الزام لگائے کہ تیرا عقیدہ یہ ہے اور دوسرا اس کی نفی کرے۔یہ کہے کہ تیرا عمل یہ ہے اور دوسرا اس کی نفی کرتا ہو۔

اسی طرح کی مخالفت بریلوی حضرات علماء دیوبند کی کرتے ہیں۔اس کے بارے میں پہلی بات یہ یاد رہے کہ کسی کا عقیدہ اس کے اپنے اقرار سے ثابت ہوتا ہے نہ کہ کسی دوسرے کے

الزام سے۔ چنانچہ ایمان مجمل میں یہی بات ہے اقرار بالسان و تصدیق بالقلب کہانسان جس چیز کی دل سے تصدیق کرے اور زبان سے اقرار کرے وہی اس کا عقیدہ ہوتا ہے۔ اوراگر کوئی دوسرا اس پر الزام لگادے اور وہ اس کا انکار کرے تو کوئی عقلمند شخص اس کو اس کا عقیدہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حضرات علمائے دیوبند کے عقائد کی کتاب شرح عقائد نسفی ہے جو ان کے تمام مدارس میں داخل نصاب ہے۔ پھر جونئی تفصیلات شروع ہوئیں ان میں علمائے دیوبند کے جو عقائد ہیں وہ المھند علی المفند کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اور اس پر بڑے بڑے علمائے دیوبند کی تصدیقات درج ہیں۔

بریلوی حضرات زیادہ زور علمائے دیوبند پر الزامات لگانے میں صرف کرتے ہیں۔ اور جن برگزیدہ ہستیوں پر الزامات و اتہامات کی بارش کی جاتی ہے ان میں ایک برگزیدہ شخصیت حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی ہے۔ جنہوں نے سکھوں کے خلاف میدان کارزار گرم کیا اور دہلی سے بالاکوٹ تک ایسا عظیم الشان تاریخی جہادی سفر کیا جو رہتی دنیا تک مشعل راہ کا کام دے گا۔ اور آنے والے مسلمانوں کی نسلیں قیامت تک انہی کی زندگی کی مشعل سے اپنی عظمت رفتہ کی منازل تک پہنچنے کے لئے راہیں دریافت کریں گی۔

حضرت شاہ شہیدؒ انہی ہستیوں میں سے ہیں کہ جن کے اخلاق واطوار، عبادات وعقائد، مواخات ومعاملات پر بلاشک وشبہ صراط مستقیم کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔

آخر ساری زندگی جدوجہد میں گذار کر یہ مرد قلندر سکھوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء میں جام شہادت نوش فرما کر راہی دار البقا ہو گئے۔ اور یہی وہ برگزیدہ ہستی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ہندوستان میں سکھوں کے خلاف جہاد کی ابتدا کی اور جہاد کی بنیاد رکھی۔

اعتراضات واتہامات میں دوسری شخصیت جن کو تختہ مشق ستم بنایا جاتا ہے وہ قاسم العلوم والخیرات، حجۃ اللہ علی الارض، حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ بانی دار العلوم دیوبند کی مقدس شخصیت

ہے جن کی پیدائش رمضان المبارک ۱۲۴۸ھ میں ہے اور وصال ۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ میں ہے۔ انہوں نے بھی انگریز کے خلاف شاملی کے میدان میں انگریز کے خلاف جرأت و بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ ایک مرتبہ تو فرنگی ان کے حملوں کی تاب نہ لاتے ہوئے شکست سے دوچار ہوا۔ لیکن پھر مزید کمک منگوا کر وہ غالب آیا۔

اور تیسری شخصیت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی ہے جو شاملی کے میدان میں حضرت نانوتویؒ کے ساتھ شریک جہاد تھے چنانچہ فرنگی کو ان کے ہاتھوں جو زخم لگے تھے وہ اس کا بدلہ اتارنے کے درپے رہا۔ چنانچہ اسے یہ راستہ نظر آیا کہ ان حضرات کے خلاف پراپیگنڈہ اتنا کیا جائے کہ مسلم عوام ان حضرات سے متنفر ہو جائے۔ چنانچہ ان حضرات کو سامنے رکھ کر ان پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی گئی کہ یہ معاذ اللہ اللہ عزوجل اور رسول اقدس ﷺ کی توہین کے مرتکب ہیں۔

حالانکہ یہ وہ حضرات ہیں کہ جن کے متعلق تاریخ چیخ چیخ کر گواہی دے رہی ہے کہ ان حضرات نے تو اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام کے شجرہ طیبہ کی آبیاری کے لئے بہا چھوڑا اور اپنی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ نبی اقدس ﷺ کی عظمت اور رسالت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ یہ حضرات محض زبانی جمع خرچ پر اکتفا کرنے والے نہیں تھے بلکہ اپنی زندگیوں کو داؤ پر لگا کر خود میدان کارزار میں کود دے تھے اور اپنی زندگیوں کا ایک بڑا حصہ جیلوں میں گذارنا تو برداشت کر لیا، لیکن عالم اسلام کی عظمت رفتہ حاصل کرنے کی خاطر کوششیں نہ چھوڑیں۔

ہندوستان کی زمین تو باوجود اپنی وسعتوں کے ان پر تنگ تھی ہی۔ ہندوستان کے علاوہ بھی زمین ان پر تنگ ہی رہی۔ اور اس سلسلہ میں ایک دو سال نہیں بلکہ سو سال تک ان حضرات اور ان کے سرفروشوں سے یہی آنکھ مچولی کھیلی جاتی رہی۔ انگریز کو ان حضرات کی نماز سے دشمنی نہیں تھی کیونکہ کوئی ساری رات نماز پڑھے کسی کافر کے سر میں بھی درد نہیں ہوتا۔ کوئی سارا دن روزہ رکھے کسی کافر کی نکسیر بھی نہیں پھوٹے گی۔ کافران حضرات کے جس کام سے پریشان تھا وہ تھا جہاد۔

لارڈ گلسٹن کہتا ہے کہ جب تک دنیا میں قرآن پاک موجود ہے اور قرآن پاک میں مسئلہ جہاد ہے میں اس وقت تک ٹھنڈی نیند نہیں سو سکتا۔ کیونکہ جہاد ایسا فریضہ ہے کہ جب کوئی نوجوان اس کا نام سنتا ہے تو وہ اس چیز سے اس قدر سرشار ہو جاتا ہے کہ پھر اسے اس خاردار راستے پر چلنے سے نہ بیوی کی محبت روک سکتی ہے نہ بچوں سے پیار آڑے آتا ہے، نہ والدین بہن بھائیوں کی محبت پاؤں کی زنجیر بن سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے ذہن میں یہ بات راسخ ہو جاتی ہے کہ اگر زندہ رہا تو غازی مر گیا تو شہید۔ نہ بھوک وافلاس اس کو سر دھڑ کی بازی لگانے سے منع کر سکتا ہے۔ نہ ہی وسائل سے خالی ہونا اس کے لئے اس مشن سے رکاوٹ بن سکتا ہے۔ وہ خالی ہاتھ ہو تب بھی کشت وخون کی وادی میں یہ شعر۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

گنگناتا ہوا کود پڑتا ہے۔ اور سب سے زیادہ ڈر کی چیز جو کہ موت ہے۔ وہ اس کی سب سے محبوب چیز بن جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت خالد بن ولید ؓ نے فرمایا تھا ان معنا قوم یحبون الموت کما تحبون الخمر.

کیونکہ اس مرد میدان کو موت کے بعد حیات جاودانی مسکراتی نظر آتی ہے۔ جس کے بارے میں قرآن پاک میں رب الشھداء والمجاھدین فرماتے ہیں۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ

اور جو انسان موت سے نہ ڈرے اسے دنیا کی کوئی چیز دہشت وخوف میں مبتلا نہیں کر سکتی۔ لہذا اس لئے کفر مختلف طریقوں سے مجاہدین کو بدنام کرنے اور ان کو ختم کرنے پر تلا رہتا ہے۔

چنانچہ انگریز جب شاملی کے جہاد میں کچھ غداروں کی غداری سے کامیاب ہو گیا تو اگر وقتی طور پر مجاہدین کو شکست ہو گئی تھی لیکن وہ جہاد سے پھر بھی اس قدر لرزاں تھا کہ اس نے یہ پاک ایسے

آدمی تلاش کیے جائیں جو اسلام کے ان سپوتوں کو طرح طرح کے الزامات واتہامات لگا لگا کر بدنام کریں۔

اس سلسلے میں مولوی احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی جس کی پیدائش ۱۸۵۶ء میں ہوئی اور جہاد شاملی کے وقت اس کی عمر صرف ایک سال تھی۔ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کو اس نے نہیں دیکھا۔ اور حضرت نانوتویؒ کے بھی زندگی کے آخری سال تھے جب یہ پیدا ہوا۔ اس شخص کو خریدا گیا کہ تم علمائے دیوبند کو بدنام کرو۔ اس نے حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کو بدنام کرنے کے لئے چار کتابیں لکھیں اور اسی طرح حضرت نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو بدنام کرنے کے لئے بھی کئی کتابوں کے صفحات سیاہ کئے۔

چنانچہ اس نے حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی وفات کے ۶۳ سال بعد پہلا رسالہ لکھا جس میں حضرت کے بارے میں یہ پراپیگنڈہ تھا کہ یہ شخص گستاخ رسول ہے۔ حالانکہ حضرت شاہ شہیدؒ کی کتاب تقویۃ الایمان ان کی زندگی میں اتنی مشہور ہو چکی تھی اور چھپ کر ہر جگہ پہنچ چکی تھی۔ ان کی زندگی میں کسی ایک عالم نے بھی حضرت شاہ شہیدؒ کے خلاف ایک کتاب تو کیا ایک صفحہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شخص گستاخ رسول ہے، کہ اس کی کتاب میں رسول خدا ﷺ کی شان میں گستاخیاں ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ حضرت کی زندگی میں حضرت شاہ شہیدؒ کے خلاف کتابیں کیوں نہ لکھی گئیں اس وقت ان کو گستاخ کیوں نہ کہا گیا تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ چونکہ اس زمانے میں جہاد اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جاری تھا اگر اس دور میں ان عظیم مجاہدین کے خلاف کوئی زبان درازی یا قلم درازی کرتا تو مسلمان اس پر ہندوستان کی زمین تنگ کر دیتے۔ انگریز کی سازش کے تانے بانے بکھر جاتے۔ اس لئے اس سازش کو پروان چڑھانے کے لئے اس مناسب وقت کا انتظار کیا گیا کہ جس میں یہ سازش بھرپور طریقے پر پھل پھول سکے۔ اور اس کی بدبو کے بھبکوں کو کچھ لوگوں کے دماغ بلاقیل و قال قبول کرتے چلے جائیں۔

چنانچہ اس وقت یہ سازشی دب کر بیٹھے رہے لیکن جب۔

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

کے مطابق شومئی قسمت سے 1857ء کا جہاد تاریخ کے سینے پر اپنے انمٹ نقوش چھوڑ کر بظاہر اپنے مقاصد حاصل کئے بغیر ختم ہوگیا تو فرنگی سامراج نے ان مجاہدین پر ہندوستان کی سر زمین تنگ کر دی۔ کبھی کسی کو پھانسی دی جارہی ہے تو کسی کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جارہا ہے۔ اگر ایک مجاہد کے جسم پر کوڑے برسائے جارہے ہیں تو دوسرے کو اس کے اعضائے جسمانی سے محروم کیا جارہا ہے۔ اب اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے یہ انگریز کے ایجنٹ اٹھے ان حضرات پر بریلی کے فتووں کی توپ سے الزامات کے گولے داغنے شروع کر دیئے اور ان کے پھینکے ہوئے گولے عوام الناس میں وہ کام کر گئے کہ انگریز بھی اپنے چیلوں کی کامیابی پر ششدر کھڑا رہ گیا۔ اور یہ کہنے پر مجبور ہوگیا، واہ! میرے شوخ بچو! جو کام مجھ سے نہ ہو سکا وہ تم نے کر دکھایا۔

چنانچہ اس سلسلے میں حضرت شاہ شہیدؒ پر چار کتابیں لکھی گئیں **الکوکبة الشهابيه علی کفريات ابی الوهابيه، سل السيوف الهنديه علی کفريات بابا النجدية، سبحان السبوح عن عيب کذب مفتوح** میں ان کو برا بھلا کہا گیا۔ **ازالة العار** میں بھی حضرت شاہ شہیدؒ کے کپڑے اتارنے کی کوشش کی گئی اور پھر ۱۳۲۶ھ میں حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ کے خلاف ایک فتویٰ مرتب کیا اور ان برگزیدہ شخصیات پر ایسے الزامات لگائے کہ جن کا تصور ان کے فرشتوں کو بھی نہیں آ سکتا تھا۔

اور جب اس نے دیکھا کہ میرے ان الزامات پر کوئی کان دھرنے کے لئے بھی تیار نہیں تو اپنی ناکامی کے زخم چاٹتا ہوا حرمین شریفین میں جا پہنچا۔ اور جہاں ساری دنیا گناہوں سے توبہ کرنے جاتی ہے وہاں بھی یہ جھوٹ بولنے سے باز نہ آیا اور غلط عقائد کو علمائے دیوبند کی طرف منسوب کرتا رہا۔ عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولے مگر قادیان میں بیٹھ کر، پنڈت سوامی دیانند نے جھوٹ بولے مگر دہلی میں بیٹھ کر، پنڈت شردانند نے جھوٹ بولے مگر ہوشیار پور میں بیٹھ کر۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں جھوٹ بولنے کے لئے کسی اعلیٰ حضرت کی ضرورت تھی کیونکہ ادنیٰ

حضرت کے لئے یہ کام ناممکن تھا۔

چنانچہ جب یہ وہاں سے جھوٹ بول کر فتویٰ لے آیا تو جو معقول طریقہ تھا اس پر عمل کرتے ہوئے علمائے حرمین شریفین نے علمائے دیوبند سے براہ راست ۲۶ سوالات کئے۔ چنانچہ علمائے دیوبند نے شوال ۱۳۲۵ھ میں المهند علی المفند نامی کتاب مرتب کر کے وہاں بھیج دی اور اس پر تمام اکابرین علمائے دیوبند نے دستخط فرمائے اور ان الزامات کو الزامات قرار دیا۔ اور فرمایا کہ ان عقائد والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ بلکہ سید الانبیاء ﷺ کے ایک بال مبارک کی بھی توہین کرنے والے کو بھی کافر سمجھتے ہیں وہ مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔ جو نبی پاک ﷺ کے جوتے مبارک کی تحقیر سے جتوی کہے وہ بھی ہمارے نزدیک کافر ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند نے ان سوالات کے جوابات دے کر علمائے حرمین شریفین کو حکم مان لیا کہ آپ جو فیصلہ کریں گے ہمیں قبول ہے۔

چنانچہ مکہ مدینہ، مصر، حلب، شام کے علمائے کرام نے اس کتاب پر تصدیقات لکھیں کہ یہ لوگ صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت ہیں۔ عاشق رسول ہیں اولیاء اللہ ہیں۔ ان پر یہ الزامات بالکل غلط ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ان الزامات کی کوئی علمی حقیقت نہیں اس کو مثال سے سمجھیں۔

مثال

ایک مولوی صاحب بہت بڑے شیخ الحدیث تھے ان سے کوئی چوہدری صاحب ناراض ہو گئے۔ وہ چاہتے تھے کہ مولوی صاحب کو مسجد سے نکال دیں۔ چنانچہ اس نے لوگوں کو اکٹھا کیا کہ یہ شخص گستاخ رسول ہے اس پر لوگ کہنے لگے کہ ہم تو ساری عمر مولوی صاحب کو دیکھتے آئے ہیں کہ یہ تو ظاہر و باطن سے فنافی الرسول شخص ہے تو کیسے کہہ رہا ہے کہ یہ گستاخ رسول ہے۔ اس نے کہا کہ میں ابھی ثابت کرتا ہوں۔ حضرت کے پاس آئے تو اس چوہدری نے کہا کہ حضرت ہم حاضر خدمت ہوئے ہیں آپ کچھ احادیث سنائیں اور ان کا ترجمہ بھی تا کہ ہمارا ایمان تازہ ہو۔

اب حضرت نے جب حدیث پڑھی اور قال رسول اللہ پڑھا تو چوہدری کھڑا ہو گیا کہ یہ گستاخ رسول ہے۔ یہ ہمارے نبی کو کالا کہتا ہے اور ایک دفعہ بھی کالا نہیں بلکہ دو دفعہ کالا کہا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ سے زیادہ حسین دنیا میں اللہ نے کسی کو نہیں بنایا۔ اب شیخ الحدیث صاحب کے تو فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی لیکن ان پر الزام لگا دیا گیا اور شور کیا جا رہا ہے۔ کہ اس نے دو دفعہ ہمارے نبی کو کالا کہا ہے۔ یہ مثال ہے الزام کی۔

اسی طرح لکھنؤ میں ایک مرتبہ مشاعرہ تھا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر نظمیں پڑھی جا رہی تھیں شاعر نے شعر پڑھا کہ۔

کان نبی کا گوہر یکتا حسین ہے

اس پر دو چار آدمی کھڑے ہو گئے کہ یہ گستاخ کہاں سے آ گیا ہے کہ ہمارے نبی کو کانا کہہ رہا ہے اب اس بیچارے کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ میرے شعر کا یہ مطلب لیا جائے گا۔

اس نے شعر کو بدلا چونکہ سمندر سے بھی موتی نکلتے ہیں اس لئے اس نے پڑھا۔

بحر نبی کا گوہر یکتا حسین ہے

اتنی دیر میں اعلیٰ حضرت بمع اپنے رفقاء کے جوتیاں لے کر سٹیج پر پہنچ چکے تھے کہ یہ آدمی ڈبل کافر ہے۔ پہلے ہمارے نبی کو کانا کہا اور اب بہرا بھی کہہ رہا ہے۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ واقعہ سنایا کرتے تھے کہ جامعہ خیر المدارس جب جالندھر سے ملتان آیا تو جب پہلا سالانہ جلسہ رکھا گیا تو اشتہار شائع کروائے گئے اور روزانہ تانگے پر بھی اعلان کروایا جاتا کہ آج فلاں مولوی صاحب کا بیان ہوگا اور آج فلاں کا۔ تو آگے آگے ہمارا تانگہ اعلان کرتا جا رہا ہوتا اور ہمارے پیچھے پیچھے بریلویوں کا تانگہ بھی اعلان کرتا آ رہا ہوتا۔ ہمارا تانگہ اگلے چوک پر پہنچتا تو بریلویوں کا تانگہ پچھلے چوک پر پہنچ جاتا اور اعلان کیا ہوتا ان دیو بندیوں کو اور چندہ دیا کرو (چونکہ اشتہار پر لکھا ہوتا مستورات کے لئے پردہ کا خاص انتظام ہوگا اب وہ اس کو اس طرح پڑھتے) مستو، رات کے لئے پردہ کا خاص انتظام ہوگا۔ اب اشتہار شائع کرنے

والے کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ ہمارے اشتہار کا یہ مطلب نکالا جائے گا کہ مستوں، بد معاشوں کے لئے رات کے انتظام ہو رہے ہیں۔

جب انسان اس حالت پر پہنچ جائے تو اس کا کوئی حل نہیں اور یہی حال بریلوی حضرات علمائے دیوبند کی عبارات کے ساتھ کر رہے ہیں۔ آج سے نوے سال قبل علمائے دیوبند نے ان الزامات سے اپنی براءت بھی ظاہر کر دی اور علمائے حرمین نے بھی یہ بات تسلیم کر لی کہ یہ الزامات واقعی الزامات ہیں اور حقیقت کے ساتھ ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں اور علمائے دیوبند صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت ہیں۔ لیکن بریلوی حضرات آج بھی یہ الزامات پھیلا رہے ہیں۔

رسول اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جو کسی دوسرے کو کافر کہے اور وہ اگر کافر نہ ہو تو کفر واپس اسی پر لوٹ آتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ کے مضمون کا مشاہدہ آج ہم اپنی آنکھوں سے کر رہے ہیں کہ مولوی احمد رضا نے کفر کا جو فتویٰ اکابرین علمائے دیوبند پر لگایا تھا وہ واپس اس پر لوٹ کر آ گیا ہے۔

مولوی احمد رضا نے حضرت نانوتویؒ پر بڑے زور شور سے یہ اعتراض کیا کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہیں اور ختم نبوت کا منکر کافر ہے۔ اور جو اس کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ چنانچہ حسام الحرمین میں اس نے اس پر زور دیا۔ اب یہ الزام اس نے حضرت پر کیسے لگایا کہ حضرت نانوتویؒ کی ایک کتاب تحذیر الناس ہے اب احمد رضا نے ایک عبارت صفحہ ۲ سے ایک صفحہ ۱۵ سے ایک صفحہ ۳ سے لی اور ان تینوں کو ملا کر ایک فقرہ بنا دیا گیا۔ حضرت نانوتویؒ تو انسان ہیں اگر یہ ظلم کوئی اللہ کی کتاب قرآن پاک سے بھی کرنا شروع کر دے تو اس کا مطلب بھی کچھ سے کچھ ہو جائے گا۔

مثال کے طور پر قرآن پاک میں ایک جگہ پر آتا ہے۔

﴿ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت﴾.

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ اب آدھی آیت کو یہاں سے لے

لے آدھی آیت یہ لے لے۔

﴿سیدخلون جھنم داخرین﴾

عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل ہو کر۔ اب اس میں ایک نقطہ نہ زائد کیا گیا ہے نہ کم۔ لیکن کوئی مسلمان اس کو قرآن کی آیت نہیں کہے گا اور نہ اس کے مفہوم کو قرآن کا مفہوم۔ پس معلوم ہوا کہ اگر یہ ظلم خدا کی پاک کتاب سے کیا جائے تو وہاں بھی معنی بدلا جا سکتا ہے۔ اور یہی کام مولوی احمد رضا نے مکہ مدینہ میں جا کر کیا۔

برایں عقل و دانش بباید گریس

چنانچہ مولوی احمد رضا نے تین مختلف جگہوں سے عبارتیں کاٹ کر پیش کیں۔ حالانکہ اس کتاب کے صفحہ ۱۰ پر یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ رسول پاک ﷺ کا خاتم النبیین ہونا قرآن پاک کی آیت خاتم النبیین سے بھی ثابت ہے پھر متواتر حدیث لا نبی بعدی سے بھی ثابت ہے جس طرح نماز کی رکعات متواتر احادیث سے ثابت ہیں اگر کوئی نماز کی رکعات کا انکار کرے جیسے یہ شخص کافر ہے ویسے ہی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرنے والا بھی کافر ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسے تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔

(تحذیر الناس صفحہ ۱۰ تا ۱۳)

اب مولانا نانوتوی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرنے والوں کو کافر کہہ رہے ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت وہاں جا کر جھوٹ بولنے پر تلے ہوئے ہیں کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہیں وہ کافر ہیں اور جو انہیں کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے

چونکہ حضرت نانوتویؒ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث قدسی ہے۔

من عاد لی ولیا فقد اذنته بالحرب. (۱)

(۱)۔۳۵۵ باب الریاء و السمعة

وعن عمر بن الخطاب انه خرج یوما الی مسجد رسول اللہ ﷺ فوجد معاذ ابن جبل قاعدا عند قبر النبی ﷺ یبکی فقال ما یبکیک قال یبکینی شیء سمعته من رسول اللہ ﷺ سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان یسیر الریاء شرک ومن عادلی ولیا فقد بارز اللہ بالمحاربة ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء الاخفیاء الذین اذا غابوا لم یتفقدوا وان حضروا لم یدعوا ولم یقربوا قلوبهم مصابیح الهدی یخرجون من کل غبراء مظلمة.

ترجمہ۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی طرف نکلے تو انہوں نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو نبی اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھا ہوا پایا کہ وہ رو رہے تھے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تجھے کس چیز نے رلایا ہے فرمایا مجھے اس چیز نے رلایا ہے جسے میں نے نبی اقدس ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے رسول اقدس ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے جس نے اللہ کے ولی سے دشمنی کی تو اس نے اللہ کے ساتھ اعلان جنگ کیا بے شک اللہ تعالیٰ ایسے نیک متقی کمزور (معاشرے میں ہلکے قسم کے) لوگ جو جب غائب ہوں تو گم نہ پائے جائیں یعنی لوگوں کو ان کے نہ ہونے کی پروانہ ہو اور جب حاضر ہوں تو نہ بلائے جائیں اور نہ قریب کئے جائیں ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر تنگ مصیبت سے نکل جائیں گے۔ ایسے لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔

جو میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

قال محمد بن یوسف الصالی الدمشقی الشافعی المتوفی ۹۴۲ھ روی البخاری وابن حبان عن ابی هریرة والامام احمد فی الزهد وابن ابی الدنیا وابو نعیم فی الحلیة والبیهقی فی الزهد والطبرانی من طریق اخر عن عائشة والطبرانی والبیهقی عن ابی امامة واسماعیل فی مسند علی والطبرانی عن ابن عباس وابویعلیٰ والبزار والطبرانی عن انس و ابو یعلی عن میمونة بنته الحارث والطبرانی بسند جید عن حذیفة وابن ماجه وابو نعیم فی الحلیه عن معاذ بن جبل ان رسول الله ﷺ قال ان الله تعالیٰ قال من عا لی ولیا (وفی آخر من آذی لی ولیا وفی آخر من اذل و فی آخر من اهان) ولی المؤمن فقد آذنته بالحرب (وفی آخر بحرب وفی آخر فقد استحل محاربتی وفی آخر فقد بارزنی بالحرب) (عقود الجمان ص ۲۸)

ترجمہ۔ محمد بن یوسف الصالی الدمشقی الشافعی متوفی ۹۴۲ھ فرماتے ہیں روایت کیا امام بخاری اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ سے امام احمد ابن ابی الدنیا ابو نعیم بیہقی اور طبرانی [illegible]ت عائشہؓ سے طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابو امامہؓ سے اسماعیل نے مسند علیؓ [illegible] حضرت علیؓ سے طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ابو یعلیٰ بزار اور طبرانی نے حضرت انسؓ سے ابو یعلیٰ نے حضرت میمونہ بنت حارث سے طبرانی نے حضرت حذیفہؓ سے ابن ماجہ اور نعیم نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں دوسری روایت میں ہے کہ اس نے مجھ سے مقابلہ

اس لئے اللہ تعالیٰ نے وہ کفر اس پر واپس لوٹا دیا اور خود ایسی باتیں لکھ بیٹھا جو اس کے گلے

آرائی کی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں اس کے ساتھ وہ معاملہ کرتا ہوں جو بوقت جنگ مقابل اپنے دشمن سے کرتا ہے۔

وفی بعض الاحادیث القدسیہ انی لاغضب الاولیائی کمایغضب اللیث للجرد (ایضاً ص ۲۱)

ترجمہ۔ میں اپنے اولیاء کی حفاظت میں ایسا غضبناک ہوتا ہوں جیسے شیر اپنے بچہ کی حفاظت میں۔

وروی الامام احمد فی کتاب الزهد عن وهب بن منبه رحمه الله تعالیٰ ان الله عزوجل قال لموسیٰ بن عمران حین کلمه اعلم ان من اهان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربة وبارزنی عرض نفسه ودعانی الیها وانا اسرع شیء الی نصرة اولیائی افیظن الذی یحاربنی ان یقوم لی ؟ او یظن الذی یعادینی ان یعجزنی ؟ ام یظن الذی یبارزنی ان یسبقنی او یفوتنی؟ کیف وانا ناصر لهم فی الدنیا والاخرة افلا اکل نصرهم الی غیری. (ایضاً ص ۲۹)

ترجمہ۔ امام احمد نے کتاب الزہد میں وہب ابن منبہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کیں تو یہ بھی فرمایا غور سے سن لو جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی اس نے مجھ سے جنگ کے لئے طلب کر کے اپنے آپ کو میرے مقابلہ میں کھڑا کیا اور مجھے مقابلہ کی دعوت دی میں اپنے اولیاء کی مدد میں بہت جلدی کرنے والا ہوں جو شخص مجھ سے جنگ کرنا چاہتا ہے کیا اس کا یہ خیال ہے کہ وہ میرا مقابلہ کرے گا یا مجھے عاجز کر دے گا، یا مجھ سے آگے نکل جائے گا، مجھ سے بچ جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ میں اپنے اولیاء کا دنیا و آخرت میں مددگار ہوں ان کی نصرت غیروں کے حوالے ہرگز نہ کروں گا۔

علامہ سیوطیؒ نے اس حدیث کی تفصیل کی غرض سے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا

کے لئے کفر کا طوق ثابت ہوئیں۔ چنانچہ الکوکبۃ الشھابیہ میں لکھتا ہے کہ۔

شاہ اسماعیل شہیدؒ اپنے پیر کو صراحتاً نبی بناتے تھے۔ اور لکھتا ہے کہ دنیا میں کسی کے لئے کلام حقیقی کا دعویٰ صراحتاً اس کی نبوت کا دعویٰ ہے۔

(الکوکبۃ الشھابیہ صفحہ ۱۷۔۱۸)

لکھتا ہے۔

المکالمۃ شفاھا منصب النبوۃ بل اعلیٰ مراتبھا و فیہ مخالفۃ لما ھو من ضروریات الدین وھو انہ ﷺ خاتم النبیین علیہ وافضل الصلوۃ المصلین.

نام ہے القول الجلی فی حدیث الولی. اور الحاوی للفتاویٰ میں علامہ سیوطیؒ نے اس حدیث کو مختلف الفاظ کے ساتھ مختلف راویوں سے نقل کیا ہے۔

۱. عن انس ابن مالکؓ عن النبی ﷺ عن جبرئیل عن اللہ یقول عز و جل من اھان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ و انی لاغضب لاولیائی کما یغضب اللیث المرد و ما تقرب الی عبدی. الخ

۲. عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ ﷺ من اذیٰ لی ولیا فقد استحل محاربتی و ما تقرب الی عبدی بمثل الفرائض.

۳. عن میمونۃ ام المؤمنین ان رسول اللہ ﷺ قال قال اللہ عز و جل من اذیٰ لی ولیا فقد استحل محاربتی وما تقرب الی عبدی بمثل اداء الفرائض. الخ.

۴. عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یقول تعالیٰ من عادلی ولیاً فقد ناصبنی بالمحاربۃ. الخ.

۵. عن ابی امامۃ عن رسول اللہ ﷺ قال ان اللہ تعالی یقول من اھان لی ولیاً فقد بارزنی بالمحاربۃ. الخ

ترجمہ۔

اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اس کے مراتب میں سے اعلیٰ مرتبہ ہے تو اس کا دعویٰ کرنے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۱۸۔۱۹۔)

پھر لکھتا ہے۔

اس قول ناپاک میں اس قائل بے باک نے صاف صاف تصریحیں کی ہیں کہ وہ علم میں انبیا کے برابر و ہمسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہے کہ انبیاء کو ظاہری وحی آتی ہے انہیں باطنی۔ وہ انبیاء کی مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے یہ کھلم کھلا غیر نبی کو نبی بتانا ہے اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۲۲۔ مع حاشیہ)

ازان جملہ یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے بے وساطت نبی احکام شرعیہ لینے کا ادعا ہے اور یہ نبوت کا دعویٰ ہے۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۲۲)

مزید لکھتا ہے۔

اپنے پیر رائے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب امیر خان کے یہاں سواروں میں نوکر اور بیچارے نرے جاہل اور سادہ لوح تھے نبی بنایا۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۲۳)

پیر جی کی مہر کا کندہ اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پیر جی کے نام کے ساتھ ﷺ کہنا شروع ہو گیا تھا۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۲۶)

اس میں مولوی احمد رضا نے اقرار کیا ہے کہ اسماعیل شہیدؒ اپنے پیر کو نبی مانتا تھا اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت نبی گویا مرزائی تو مرزا غلام احمد قادیانی کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں لیکن اسماعیل شہیدؒ اپنے پیر کو صاحب شریعت نبی مانتا تھا مرزائیوں سے بھی آگے بڑھ کر۔ اس کے باوجود لکھتا ہے کہ میں اسمٰعیل دہلوی کو کافر نہیں کہتا بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ اس کو کافر نہ کہا جائے (تمہید الایمان کی یہ عبارت آگے آرہی ہے۔) اب حسام الحرمین کا جو فتویٰ تھا اس میں صاف موجود تھا کہ جو ختم نبوت کے منکر کو کافر نہ کہے وہ کافر ہے۔

اب یہ فتویٰ جو حاصل کرنے کے لئے حرمین میں بھی جھوٹ بولنا پڑا وہ مولانا نانوتویؒ اور شاہ شہیدؒ پر تو نہ لگا لیکن خود اعلیٰ حضرت کے کام آ گیا۔

پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا

خود اعلیٰ حضرت اپنے فتوے کے اندر ہی پھنس کر رہ گئے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

کیونکہ احمد رضا خود کہتا ہے کہ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اپنے پیر کو عام نبی نہیں بلکہ صاحب شریعت نبی مانتے تھے وہ ختم نبوت کے منکر تھے اس کے باوجود کہتا ہے کہ میں شاہ شہیدؒ کو کافر نہیں کہتا۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ اپنے اس لائے ہوئے فتوے کے مطابق وہ کافر ہے۔ اس لئے ہم حسام الحرمین کا وہ فتویٰ مولانا احمد رضا کی خدمت میں یہ کہہ کر پیش کرتے ہیں۔

عطائے تو بلقائے تو

ساتھ یہ بھی تائیداً کہتے ہیں۔

کہ حق بحقدار رسید

کہ جس کا حق تھا اس کو پہنچ چکا ہے۔

دوسرا الزام

دوسرا الزام جو یہ حضرات ہم پہ لگاتے ہیں کہ حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

بالفعل بھی جھوٹ بول سکتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات قطعاً فتاویٰ رشیدیہ میں موجود نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں تو اس کے برعکس موجود ہے کہ جو یہ کہے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے وہ کافر ہے۔

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا

اللہ سے زیادہ اور کون سچا ہو سکتا ہے۔

اب اندازہ لگائیں حضرت گنگوہیؒ ایسے آدمی کو کافر کہہ رہے ہیں اور احمد رضا مکے اور مدینے میں بیٹھ کر جھوٹ بول رہا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بالفعل جھوٹ بولتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایسا ہی جھوٹ ہے جیسے کوئی کہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ

البتہ تحقیق وہ لوگ کافر ہیں جو مریم کے بیٹے مسیح کو اللہ سمجھتے ہیں۔

اب کوئی پادری ﴿لقد کفر الذین قالوا﴾ چھوڑ دے اور کہے قرآن میں صاف طور پر موجود ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ

شک کی بات نہیں کہ مریم کا بیٹا مسیح اللہ ہے۔ اور کہے کہ دیکھو قرآن میں ہے کہ بغیر شک وشبہ کے مریم کے بیٹے کو خدا ماننا چاہئے۔ حالانکہ قرآن نے اس عقیدے کو کفر کہا ہے اور اس کو ماننے والے کو کافر۔ اب جیسا جھوٹ یہ پادری قرآن کے ذمے لگا رہا ہے ایسا ہی جھوٹ احمد رضا بریلوی شاہ شہیدؒ کے ذمے لگا رہا ہے۔ چنانچہ اس فتوے کا حساب و کتاب بھی وہی ہوا جو پہلے کا ہوا کہ یہ فتویٰ احمد رضا پر واپس لوٹ گیا چنانچہ خود احمد رضا لکھتا ہے۔

اسماعیل شہیدؒ کہتا ہے کہ یہاں صاف اقرار ہے کہ کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں تو کوئی حرج نہیں حرج اس پر ہے کہ بندے اس جھوٹ پر مطلع ہوں۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۱۴)

اس میں صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لئے کر سکتا ہے وہ سب خدا کی پاک ذات پر بھی روا ہے جس میں کھانا، پینا، سونا، پاخانہ پھرنا، پیشاب کرنا، چلنا، ڈوبنا، مرنا سب کچھ داخل ہے اس قول خبیث کی کفریات حد شمار سے خارج ہیں۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۱۴)

یہاں احمد رضا اقرار کر رہا ہے کہ مولوی اسماعیل شہیدؒ کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا کھاتا بھی ہے، پیتا بھی ہے، سوتا بھی ہے، پاخانہ بھی پھرتا ہے، پیشاب بھی کرتا ہے، چلتا بھی ہے، ڈوبتا بھی ہے مر بھی سکتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ اللہ عزوجل ہر نقص اور عیب سے آلودہ ہے یہ اس کا عقیدہ ہے۔ اور اس کے بعد یہ لکھتا ہے کہ۔

جن چیزوں کی نفی سے اللہ کی مدح کی جاتی ہے وہ سب باتیں اللہ عز وجل سے ہو سکتی ہیں ورنہ تعریف نہ ہوتی۔ سونا، اونگھنا، بہکنا سب باتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔

اور فتاویٰ رضویہ ص ۱۹۷ ج ا پر لکھتا ہے۔

وہابی ایسے خدا کو مانتا ہے جو مکان سے پاک ہے، جس کا کھانا ممکن، پینا ممکن، پیشاب کرنا یا پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا، حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا، کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں وہ کھانے کا منہ، بھرنے کا پیٹ، مردی اور زنی کی علامتیں بالفعل رکھتا ہے۔ یعنی اس کے ساتھ مردوں والا آلہ تناسل بھی ہے اور عورتوں والی اندام نہانی بھی ہے۔ صمد نہیں جوف دار کھکل (کھوکھلا) ہے۔ خنثیٰ مشکل ہے یعنی کھسرا ہے یہ پتا نہیں چلتا کہ مرد سے کھسرا بنا ہے یا عورت سے۔ یا کم سے کم اپنے آپ کو ایسا

بنا سکتا ہے یہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو جلا بھی سکتا ہے، ڈوبھی سکتا ہے، زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر بندوق مار کر خودکشی بھی کر سکتا ہے، اس کے ماں، باپ، جورو، یعنی بیوی، بیٹا، سب ممکن ہیں۔ بلکہ ماں، باپ، سے ہی پیدا ہوا ہے ربڑ کی طرح پھیلتا اور سکڑتا ہے برھما کی طرح چومکھا ہے۔ یعنی اس کے چار چہرے ہیں جس کا کلام فنا ہو سکتا ہے۔ جو بندوں کے خوف سے جھوٹ سے بچتا ہے کہ کہیں وہ مجھے جھوٹا نہ سمجھ لیں بندوں سے چہرا چھپا کر پیٹ بھر کر جھوٹ بک سکتا ہے۔ ایسے کو جس کی خبر کچھ ہے اور علم کچھ۔ خبر سچی ہے تو علم جھوٹا علم سچا ہے تو خبر جھوٹی۔ سزا دینے پر مجبور ہے نہ دے تو بے غیرت کہلائے۔

تو اس قسم کی پچپن باتیں لکھی ہیں جو ایک مسلمان پڑھ بھی نہیں سکتا۔

واقعہ۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ نے جب ایک عدالت میں جج صاحب کو یہ عبارت سنانی شروع کی تو جج نے کہا میں یہ عبارت دیکھ کر لکھ لیتا ہوں کیونکہ دروازے پر جو چپڑاسی کھڑا ہے وہ عیسائی ہے وہ کیا کہے گا کہ مسلمانوں کی کتابوں میں ایسی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

یہاں یہ صاف اقرار کر رہا ہے کہ یہ عقیدے شاہ اسماعیل شہیدؒ کے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ کہتا ہے کہ اسماعیل شہیدؒ کو کافر کہنا جائز نہیں کیونکہ ہم اھل لا الـه الا الله کی تکفیر سے منع کئے گئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اگر ایک عبارت میں سو احتمال بھی ہوں اور ۱۹۹ احتمال کفر کے ہوں اور ایک ایمان کا ہو پھر بھی اس کو مسلمان کہنا چاہئے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔

وهـو الجواب وبه يفتىٰ و عليه الفتوىٰ وهو المذهب وعليه الاعتماد وفيه السلامة وفيه السداد.

یعنی یہی جواب ہے اور اس پر فتویٰ ہوا اور اس پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اس پ

اعتقاد اور اس میں سلامت اور اس میں استقامت نیز سبحان السبوح کے حوالے سے لکھتا ہے حاش للہ حاش للہ ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں۔ اگر چہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسماعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سے ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔

فان الاسلام یعلوا ولا یعلی.

(تمہید الایمان ص ۴۳)

مولانا محمد امین صفدر صاحب نے ایک عدالت میں بریلوی حضرات سے یہی سوال کیا کہ کہ یہ جو عبارت ہے کہ۔

اللہ تعالیٰ مفعول بھی ہے، لونڈے بازی کرواتا بھی ہے۔

اس میں سو واں نہیں بلکہ کروڑ واں احتمال ہی مجھے اسلام کا نکال کر دکھا دو اور یہ کہنا کہ۔

اس کے ساتھ مردوں والی نشانی بھی ہے عورتوں والی بھی خنثیٰ مشکل ہے۔

اس میں کروڑ واں احتمال ایسا نکالو جس سے اسلام کا پہلو نکل سکتا ہو۔ یہ علمائے دیوبند کثر اللہ سوادھم کی کھلی کرامت ہے کہ وہ فتویٰ جو احمد رضا ان حضرات کے لئے حرمین سے لے کر آیا حق تعالیٰ شانہ نے اس پر واپس لوٹا دیا۔ حسام الحرمین میں یہی لکھا ہے کہ جو خدا کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے اور جو اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

چنانچہ احمد رضا اپنے اس فتوے کی رو سے کافر ہو گیا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ شاہ شہیدؒ کا یہ عقیدہ ہے لیکن اس کے باوجود اسے کافر نہیں کہنا چاہئے کیونکہ ان عقائد میں اسلام کا پہلو بھی چھپا ہوا ہے جو احمد رضا کو ہی نظر آیا ہے وہ اور کسی مسلمان کو آج تک نظر نہیں آیا نہ کوئی مسلمان نکال سکتا ہے۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کسی بات کا علم نہیں ہوتا (تفسیر بلغۃ الحیران ص ۱۷۹)

حالانکہ تفسیر بلغۃ الحیران میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ یہ معتزلہ کا عقیدہ ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ رسول پاک ﷺ سے زیادہ ہے۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ بات بریلویوں کی اپنی کتاب انوار ساطعہ میں لکھی ہے کہ ہم تو ہر جگہ حضور ﷺ کا حاضر ناظر ہونا محفل پاک ناپاک میں نہیں مانتے لیکن شیطان کا ہر پاک ناپاک محفل میں موجود ہونا یہ سب کے ہاں مانا ہوا ہے۔ اب یہ عقیدہ بریلوی مولوی عبدالسمیع کا ہے مولانا نے تو صرف اس کا رد کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ایسے قیاسات سے مسائل ثابت نہں ہوتے اور اگر یہ شیطان کو ہر جگہ حاضر ناظر مانتا ہے اور اس پر قیاس کر کے کہتا ہے کہ حضور ﷺ شیطان سے افضل ہیں اس لئے وہ بھی حاضر ناظر ہونے چاہئیں مولانا نے اس پر لکھا ہے کہ مولوی عبدالسمیع مسلمان ہے اور مسلمان شیطان سے افضل ہے تو مولوی عبدالسمیع کو ہر جگہ حاضر ناظر ہونا چاہئے۔

اب مولانا گنگوہیؒ تو ان عقائد کا رد کر رہے ہیں اور یہ وہ ہیں کہ جنہوں نے اپنے عقائد ثابت کرنے کے لئے کبھی آپ ﷺ کی مثال شیطان کے ساتھ دے رہے ہیں کبھی گدھے کے ساتھ۔ پھر بھی توہین رسالت کا الزام ہمارے اوپر۔ دن رات احمد رضا کی ذریت یہ پراپیگنڈہ کر رہی ہے کہ دیوبندی گستاخ رسول ہیں احمد رضا کا اپنا نظریہ عظمت رسول کے بارے میں کیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

وہابیو! تمہارے پیشوا نے یہ ہمارے نبی ﷺ کی جناب میں کیسی صریح گستاخی کی۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۲۶)

کسی چوڑے چمار کا تو کیا ذکر مسلما تو! ایمان سے کہنا حضرات انبیاء کی اولیاء علیہم السلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسی زبان سے نکل سکتے ہیں جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۲۸)

مسلمانو! خدارا ان ناپاک ملعون شیطانی کلموں پر غور کرو محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف نماز میں خیال لے جانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی کے تصور اور اس کے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی برا ہے۔ اپنے بیل یا گدھے کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ مسلمانو! للہ انصاف کرو ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان وقلم سے نکلنے کا ہے حاشا اللہ پادریوں پنڈتوں وغیرھم کھلے کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھو انہوں نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی ہیں۔ شاید ان میں بھی اس کی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمہارے پیارے نبی ﷺ تمہارے سچے رسول ﷺ کی کی نسبت لکھے ہوں کہ انہیں مواخذہ دنیا کا اندیشہ ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھئے اس نے کس جگر سے محمد رسول اللہ کی نسبت بے دھڑک یہ صریح سب وشتام کے الفاظ لکھ دیئے ہیں اور روز آخرت اللہ عزیز غالب وقہار کے غضب عظیم وعذاب الیم کا اصلاً اندیشہ نہ کیا۔

(الکوکبۃ ص ۳۱)

ان عبارتوں میں احمد رضا صاف طور پر اقرار کر رہا ہے کہ اسماعیل دہلویؒ نے رسول پاک ﷺ کو ایسی ایسی گالیاں دی ہیں جو کسی بڑے سے بڑے کافر نے بھی نہیں دیں اور چوڑھا چمار کہا ہے۔

ہم خان صاحب کی اس منطق پر حیران ہیں کہ اگر خان صاحب کو کوئی شخص چوڑھا چمار کہہ دے تو یہ اس سے سوواں پہلو بھی نہیں نکال سکتا کہ یہ میری عزت کا پہلو موجود ہے۔ اب جو شخص صاف کہہ رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت چوڑھے چمار ہیں بلکہ چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں اور یہ کہے کہ مر کر مٹی میں مل چکے ہیں اور ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہا اور حیات النبی ﷺ کا انکار کرتا

ہے اور کوئی شخص معاذ اللہ آپ ﷺ کے خیال کو گدھے کے خیال سے بھی بدتر قرار دے مولوی احمد رضا کہتا ہے ایسا شخص اہل لا الـــہ الا اللہ سے ہے اور چونکہ اس کی ان باتوں میں اسلام کا پہلو موجود ہے اس لئے میں انہیں کافر کہنے کے لئے تیار نہیں۔

اب واضح بات ہے کہ جو فتویٰ حسام الحرمین میں احمد رضا حرمین سے لایا تھا جب اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی تو یہی فتویٰ مولوی احمد رضا پر چسپاں ہو گیا۔ کیونکہ وہ اللہ کے نبی ﷺ کو صاف گالیاں لکھنے والے کو بھی کافر کہنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور اس فتویٰ میں ہے کہ جو اللہ کے نبی ﷺ کی توہین کرنے والے کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور جو اس کو کافر کہنے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جیسا علم حضور ﷺ کو ہے ایسا علم زید، بکر سب موجود جانوروں کو بھی ہے۔

(حفظ الایمان)

حفظ الایمان میں یہ الفاظ بالکل موجود نہیں۔ جیسے پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ جب انہوں نے یہ عقیدہ گھڑا کہ اللہ کے رسول ﷺ اللہ کی طرح ہر جگہ حاضر ناظر ہیں اور یہ ثابت کرنے کے لئے معاذ اللہ حضور ﷺ کو شیطان کے ساتھ تشبیہ دینے کی کوشش کی گئی۔ جب انہوں نے حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنا شروع کیا تو ان سے پوچھا گیا کہ قرآن مجید میں تو عــالـم الـغیب والشہــادۃ اللہ تعالیٰ کو کہا گیا ہے۔ آپ حضور ﷺ کو عالم الغیب کس دلیل سے کہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ کہا کہ بعض غیب کی باتوں کا تو جانوروں کو بھی علم ہوتا ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت اپنے ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ۔

> ایک بادشاہ ایک بزرگ کو ملنے گئے تو اس بزرگ کے سامنے بہت سے سیب رکھے ہوئے تھے ان میں ایک خوبصورت سیب تھا تو بادشاہ نے دل میں کہا اگر یہ بزرگ اپنے ہاتھ سے یہ سیب اٹھا کر مجھے دے گا تو پھر میں سمجھوں

گا کہ یہ ولی اللہ ہے تو اس بزرگ نے اپنے ہاتھ میں سیب اٹھایا اور اٹھا کر کہنے لگے کہ ہم مصر میں گئے تھے وہاں ہم نے ایک گدھا دیکھا جو غائب کی باتیں بتاتا تھا اس کا مالک گدھے کی آنکھیں باندھ کر کسی کی جھولی میں کوئی چیز ڈال دیتا گدھا اس کے سامنے جا کر سر جھکا دیتا اور یہ کہتے ہوئے اس بزرگ نے سیب بادشاہ کو پکڑا دیا کہ اگر ہم بھی دل کی بات جان لیں تو ہم گدھے جیسے تو ہو ہی جائیں گے۔

(ملفوظات جلد ۴)

دیکھیں احمد رضا خود یہ بات ثابت کر رہا ہے کہ اللہ والے گدھوں کو بھی عالم الغیب مانتے ہیں۔ اب رسول اقدس ﷺ کا علم غیب ثابت کرنے کے لئے اس نے معاذ اللہ گدھے کی مثال پیش کر دی۔ اس پر ہمارے علماء نے اس کو الزامی طور پر جواب دیا کہ جب بعض علم غیب تو گدھوں کے لئے بھی مانتا ہے اور بعض علم غیب بچوں اور دیوانوں کے لئے بھی مانا جاتا ہے پھر تو نے رسول پاک ﷺ کی کیا تعریف کی۔

اب اس کی بجائے کہ احمد رضا اس کا جواب دیتا اس نے کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق مکہ میں جا کر الٹا علمائے دیوبند پر الزام لگا دیا کہ یہ مولانا تھانویؒ کا اپنا عقیدہ ہے حالانکہ حکیم الامتؒ نے چند سطروں کے بعد اس کتاب میں اپنا عقیدہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ علوم جو لازم نبوت تھے حضرت پاک ﷺ کو بتمامہا عطا فرما دئے گئے تھے۔ یعنی جو علوم نبوت کے لئے لازم تھے وہ تمام کے تمام آپ ﷺ کو عطا فرما دئے گئے تھے اور یہ علوم شرعیہ ہیں۔

مثال۔

مثال کے طور پر یہ شرعی مسئلہ ہے کہ بکرا حلال ہے اور خنزیر حرام ہے۔ یہ مسئلہ نبی بتاتا ہے لیکن اس شرعی مسئلہ کو جاننے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ نبی کو یہ بھی پتا ہو کہ کل خنزیر دنیا میں کتنے ہیں اور کتنے ہوں گے، اور کل بکرے دنیا میں کتنے ہیں اور کتنے ہوں گے، اور وہ کہاں کہاں مریں

گے۔ مرنے کے بعد ان کے بال ۔۔۔ واجزاء کہاں کہاں بکھریں گے۔ ان باتوں کا تعلق علم شریعت اور علم نبوت کے ساتھ نہیں ہوتا ہاں البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ علوم نبوت آنحضرت ﷺ کی ذات مقدسہ مطہرہ پر مکمل کر دیئے گئے اور ارشاد فرما دیا گیا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

بعد میں حضرت تھانویؒ نے اس عبارت کو تبدیل بھی کر دیا تھا لیکن ابھی تک احمد رضا کے چیلے اس کو پھیلا رہے ہیں۔

اسی طرح حضرت شاہ شہیدؒ پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ مر کر مٹی ہو گئے۔ یہ بھی شاہ شہیدؒ پر الزام ہے حالانکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں مر کر قبر میں دفن ہو جاؤں گا اور یہ آپ کے قبر میں دفن ہونے کا کوئی کافر بھی نہیں انکار کر سکتا مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کا روضہ اطہر موجود ہے اور مسلمان و کافر یہ مانتے ہیں کہ حضرت پاک ﷺ روضہ اطہر میں مدفون ہیں۔ تقویۃ الایمان میں یہی لکھا ہے کہ میں بھی ایک دن آغوش لحد میں سو جاؤں گا۔

یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے۔ رحمۃ للعلمین صفت خاصہ رسول ﷺ کی نہیں۔ مولانا کی پوری عبارت پیش نہیں کی جاتی حالانکہ آگے ہی مولانا لکھتے ہیں کہ اللہ کے نیک بندے ہی اس دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت کا سبب بنتے ہیں۔ اور بریلویوں کو تو اس عبارت پر کوئی اعتراض کرنے کا کوئی حق ہی نہیں کیونکہ یہ حضرات صاف طور پر لکھتے ہیں کہ مولوی غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف والے رحمۃ للعلمین ہیں۔

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان بشکل صدر دین خود رحمۃ للعلمین آمد۔

(دیوان محمدی)

اسی طرح یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ ان کے ہاں امتی انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں چنانچہ یہ عبارت پیش کرتے ہیں کہ۔

انبیاء اگر اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ اب اس عبارت کو بھی نقل کرنے میں بددیانتی کی جاتی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے کہ عمل میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔

اب یہاں بظاہر کا لفظ بڑھا کر بتایا جا رہا ہے کہ نبی کے عمل سے امتی کا عمل کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ بلکہ ہمارا علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ غیر صحابی اگر احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے اور صحابی رسول ایک کھجور بھی صدقہ کر دے تو اس کا ثواب صحابی کے ثواب کے برابر نہیں ہوتا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی ایک تسبیح کے برابر پوری امت کا ثواب بھی نہیں ہو سکتا۔ البتہ بظاہر امتی کا عمل بعض اوقات نبی سے بڑھ جاتا ہے جیسے معراج کی رات حضور ﷺ پر نمازیں فرض ہوئیں اور آپ ﷺ نے کل پندرہ یا سولہ سال نمازیں پڑھیں لیکن آج بہت سے مسلمان ایسے ملیں گے کہ جنہوں نے ساٹھ ستر سال پانچوں نمازیں پڑھیں تعداد کے اعتبار سے یہ زیادہ ہیں۔ نبی اقدس ﷺ نے ایک حج فرمایا لیکن آج بہت سے لوگ ایسے ملیں گے کہ جنہوں نے بیس بیس حج کئے ہوئے ہیں۔ بظاہر ان کے حج زیادہ ہیں۔ آپ پر قرآن حجۃ الوداع کے موقع پر ختم ہوا آپ ﷺ نے اس کے بعد کچھ قرآن ختم کئے لیکن آج کتنے لوگ ایسے ہیں جو روزانہ قرآن پاک ختم کرتے ہیں اور گنتی میں یہ بہت زیادہ ہیں۔ تو ان کے کہنے کا مطلب یہی تھا کہ نبی علوم میں ممتاز ہوتے ہیں اعمال میں تو بسا اوقات امتی بظاہر بڑھ بھی جاتے ہیں۔

اسی طرح کبھی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ انبیاء اولیاء سب ہمارے بڑے بھائی کی طرح ہیں۔

ہمارا عقیدہ المھند میں یہی مذکور ہے کہ جو شخص نبی اقدس ﷺ کو نسبی بھائی کے برابر کہے وہ شخص کافر ہے۔ ہم تو ایسے آدمی کو کافر کہتے ہیں۔

باقی تقویۃ الایمان میں جو یہ بات لکھی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کیا میں آپ کو سجدہ کروں آپ ﷺ نے فرمایا میری عزت کیا کرو عبادت صرف اللہ کی کیا کرو اکرموا اخاکم اپنے بھائی کا اکرام کیا کرو۔ اور یہی حدیث خود احمد رضا خان نے زبدۃ الزکیہ میں لکھی ہے اور وہاں حضور ﷺ کو بھائی لکھا ہے۔ البتہ حضرت شاہ شہیدؒ نے تقویۃ الایمان میں جو بات لکھی ہے وہ احمد رضا بھی نہیں لکھ سکا اور وہ یہ ہیں کہ برادریاں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ کوئی نسبی بھائی ہوتا ہے کوئی برادری کے اعتبار سے یہ ارائیں بھائی ہے۔ کوئی ملک کے حساب سے کہ یہ پاکستانی بھائی ہے۔ تو سب سے بڑی برادری انسانی برادری ہے تو مولانا لکھتے ہیں کہ انسان سب آپس میں بھائی ہیں اور نبیوں کو اللہ تعالیٰ ان میں بڑا مرتبہ دیتا ہے گویا سارے انسانوں میں بڑا مرتبہ انبیاء علیہم السلام کا ہوا اور سارے انبیاء میں سے بڑا مرتبہ حضرت رسول اقدس ﷺ کا ہوا۔

اب مولانا تو یہ کہہ رہے ہیں کہ خدا کے سوا حضور اقدس ﷺ کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اب اس پر الزام لگا دیتے ہیں۔ پھر یہ کہ ہم تو اس کو کفر کہتے ہیں لیکن یہ اسماعیل شہیدؒ کو کافر بھی نہیں مانتے۔ اب بقول احمد رضا اس فقرے میں اسلام کا پہلو موجود ہے لہذا بریلویوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس میں سے اسلام کا پہلو ہمیں ڈھونڈ کر دیں۔

ایک یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت نانوتویؒ نے لکھا ہے کہ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہوا تو خاتمیت محمدیہ میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

یہ بھی دھوکہ ہے کہ حضرت نانوتویؒ نے تو یہ کتاب ہی ختم نبوت کے اثبات میں لکھی ہے لیکن انہوں نے ختم نبوت کی دو قسمیں کی ہیں۔

نمبر ۱۔

زمانے کے لحاظ سے سب سے آخر میں پیدا ہونا۔

نمبر ۲۔

آپ ﷺ اس معنی کے اعتبار سے خاتم النبیین ہیں کہ سب انبیاء سے اعلیٰ مقام رکھتے ہیں آپ ﷺ سب کے احکامات کو منسوخ کر سکتے ہیں لیکن آپ ﷺ کے حکم کو کوئی بھی منسوخ نہیں کرسکتا بلکہ پہلے جتنے انبیاء گزرے ہیں وہ حضور اقدس ﷺ کے امتی ہیں۔اس سیاق وسباق میں لکھا ہے کہ اگر بالفرض کوئی اور بھی نبی آئے گا تو حضور اقدس ﷺ کا امتی ہی بنے گا اور وہ آپ ﷺ کے برابر نہیں ہوسکتا اس لئے یہاں رتبے کے اعتبار سے ختم نبوت کا ذکر ہے نہ کہ زمانے کے اعتبار سے۔چنانچہ تحذیر الناس کی اصل عبارت یہ ہے۔

سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے اور تصریحات نبوی مثل انت منی بمنزلت هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی. او کما قال. جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی ہے کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث شعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔اب دیکھئے کہ اس صورت میں عطف بین الجملتین اور استدراک اور استثناء مذکور بھی بغایت درجہ چسپاں نظر آتا ہے اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے۔اور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی۔

یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے۔

دیوبندیوں کے نزدیک ہندوؤں کی دیوالی کی پڑیاں کھانا جائز ہے ہندوؤں کے سوت سے پانی پینا جائز ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سبیل کا پانی پینا جائز نہیں ہے۔

یہ بھی ایک دھوکہ ہے گویا یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہم سیدنا حسین ؓ کی سبیل کے پانی کو اس سے بھی برا سمجھتے ہیں۔

مثال۔

اس بات کو مثال سے سمجھیں بکری حلال ہے خنزیر حرام ہے۔لیکن اگر کوئی بکری چوری کی ہو تو وہ حرام ہے اگر اس بکری کو کوئی حضرت حسین ؓ کا نام لے کر بجائے بسم اللہ پڑھے بسم حسین کہہ کر ذبح کرے تو بریلوی بھی مانتے ہیں کہ بکری حرام ہوگئی۔

اب ایک آدمی نے بکری ہندو سے خریدی اور مسلمان نے ذبح کی تو سب کہیں گے کہ یہ حلال ہے کیونکہ مسلمان کا ذبیحہ ہے لیکن ہندو کا ذبیحہ حرام ہے۔اب جو یہ کہے کہ مسلمان کی جو بکری ہے وہ نہیں کھا رہا لیکن ہندو کی بکری کھا رہا ہے۔حالانکہ وہ اس لئے نہیں کھا رہا کہ مسلمان کی بکری چوری کی ہے یا اس لئے نہیں کھا رہا کہ مسلمان نے بسم اللہ اکبر نہیں پڑھا بسم حسین پڑھا ہے۔چونکہ اس سبیل میں یہ نذر لغیر اللہ کی نیت کرتے ہیں اور نذر عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت شرک ہے اس لئے اس سے منع کیا جاتا ہے اور کافروں کا ذبیحہ حرام ہے لیکن حلوہ پوڑی وغیرہ ذبیحہ نہیں اس لئے یہ حرام نہیں۔

یہ تو چند سوالات کے جوابات ضمناً آگئے ان کے اعتراضات کے جوابات کے لئے محدث اعظم حضرت مولانا سرفراز خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب عبارات اکابر کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

تو عرض کرتے کا مقصد یہ ہے کہ جیسا کہ اس تمہید سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ان الزامات کا جواب آج سے ۹۸ سال قبل دے دیا گیا تھا چاہئے تو یہ تھا کہ اب گڑے مردے نہ اکھیڑے جاتے لیکن بریلویوں کی باسی ہانڈی میں ابال اٹھتا ہی رہتا ہے اور یہ اس طرح کی شورش برپا کرتے ہی رہتے ہیں۔چنانچہ انہوں نے اپنی اسی عادت سے مجبور ہو کر گجرات کے علاقے میں بھی یہی شورش شروع کی تو اس علاقے کی اہل سنت والجماعت عوام نے اس کا مؤثر جواب

دینے کی ٹھان لی۔

چنانچہ اہل سنت والجماعت دیوبندی حضرات اور بریلوی حضرات کے درمیان ۱۲جون ۱۹۸۴ء کو مناظرہ طے پا گیا علمائے دیوبند کی طرف سے رئیس المناظرین حضرت اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ کو مقرر کیا گیا جبکہ دیوبندی حضرات کی طرف سے صدر مناظر حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر زید مجدھم (ابن محدث اعظم حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب دامت برکاتھم العالیہ) تھے۔ بریلویوں کی طرف سے مناظر مولوی سعید تھے۔ادھر دیوبندی حضرات کی جانب سے داعی مناظرہ کا نام محمد یوسف تھا۔ چنانچہ حضرت اوکاڑویؒ وقت مقررہ پر وہاں تشریف لے گئے اور مناظرہ شروع ہو گیا۔

عام طور پر بریلوی حضرات کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ مناظرہ عبارات پر ہو اس سے انہیں یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اپنے ٹائم میں زیادہ سے زیادہ اعتراضات کریں گے۔ جبکہ جواب دینے کے لئے دیوبندی مناظر کو وقت چاہئے۔ اس پہلو کو سامنے رکھ کر بریلوی حضرات کی ساری کوشش اس پر ہوتی ہے۔ دیوبندی حضرات کے ذہن میں عموماً یہ ہوتا ہے کہ عبارات پر مناظرہ کرنا مشکل کام ہے اس لئے وہ اس سے احتراز کرتے ہیں۔

حضرت اوکاڑویؒ نے بریلویوں سے عبارات پر بات کرنے کے لئے نیا انداز اختیار کیا جس سے بریلوی مناظرین میں کھلبلی مچ گئی۔ وہ طریقہ کیا ہے بندہ حضرت کے دروس کی ترتیب دے رہا ہے اس میں ذکر کر دیا گیا ہے جو ان شاء اللہ عنقریب شائع ہو کر منظر عام پر آجائیں گے۔

چنانچہ سعید صاحب یہاں بھی بڑے زور شور سے آئے اور مناظرہ شروع ہو گیا۔ جب مناظرہ شروع ہو گیا اور بریلوی مناظر سعید نے حضرت اوکاڑویؒ کے ہاتھوں اپنے دعوکوں کا تیا پانچا ہوتا دیکھا تو اس کی ساری ہوا نکل گئی اور اسے اپنی شکست صاف طور پر نظر آنے لگی تو اس نے راہ فرار کی سوچی لیکن ہار ماننا بھی تو جگر گردے والوں کا کام ہے اور یہ کام یہ لوگ کیا کر سکیں چنانچہ یوسف جو کہ بریلوی حضرات کی طرف سے صدر مناظر تھا اس نے دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے

اعلان کیا کہ میں محمد یوسف دیوبندی تھا اب بریلوی ہوتا ہوں (حالانکہ محمد یوسف صاحب جو اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند سے تعلق رکھتے تھے وہ اور تھے نام میں اشتراک کی بنیاد پر یہ دھوکہ چل گیا) جب اس نے اعلان کیا تو شور مچ گیا تو چک کا نمبردار حضرت اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ حضرت یہاں سے چلیں کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ چنانچہ مناظرہ ختم ہوگیا۔

لطیفہ۔

اس پر ایک لطیفہ یاد آیا کسی نے مفکر اسلام علامہ خالد محمود دامت برکاتہم العالیہ سے پوچھا کہ حضرت سب سے کامیاب مناظرہ کون سا ہوتا ہے فرمایا جو لڑائی پر ختم ہوجائے۔

چنانچہ بات چل رہی تھی کہ مناظرہ بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہوگیا۔

کچھ دنوں کے بعد حضرت کی خدمت میں بیس کے قریب آدمی حاضر ہوئے ان میں سے ایک وہی نمبردار صاحب بھی تھے انہوں نے بتایا کہ آپ کے واپس آنے کے بعد میں نے شام کو پڑھے لکھے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ مناظرہ میں شور کی وجہ سے ہمیں کچھ سمجھ نہ آیا لیکن کیسٹ موجود ہے اب سنتے ہیں چنانچہ ہم نے کیسٹ سن کر یہی فیصلہ کیا کہ علمائے دیوبند کے ذمے جو عقائد بریلوی لگاتے ہیں ان کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں چنانچہ ہم اہل سنت والجماعت کے حقیقی مصداق علمائے دیوبند کے مسلک کے پیروکار بن گئے۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد اب مناظرہ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی



مولوی سعید اسد۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. وما ارسلنک الا رحمة للعٰلمین.

حضور اقدس ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے مخالفین کے دو گروہ پیدا ہو گئے۔ ایک گروہ تو کھلم کھلا مخالف تھا اور دوسرے گروہ نے یہ سمجھا کہ ہم کھلم کھلا تو مخالفت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے حضور ﷺ پر الزامات و اتہامات اور آپ ﷺ کے خلاف پراپیگنڈہ شروع کر دیا۔ وہ لوگ رسول اقدس ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دیتے تھے اور اس پر قسمیں اٹھاتے تھے جیسا کہ سورۃ منافقین کی پہلی آیت مبارکہ بتلا رہی ہے۔ اللہ تعالی

فرماتے ہیں

إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُواْ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُۥ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ ﴿١﴾

ترجمہ۔

بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق اپنی بات میں جھوٹے ہیں ان کا یہ قول کہ ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں یہ غلط ہے۔

اوران منافقین کا طریقہ کار یہ تھا کہ عبداللہ بن ابی جو کہ رئیس المنافقین تھا وہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں گیا۔ وہاں اس نے کوئی بات کی اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا۔

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَآ إِلَى ٱلْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ ٱلْأَعَزُّ مِنْهَا ٱلْأَذَلَّ ۚ

ترجمہ۔

کہ عزت والے ذلت والوں کو مدینے سے نکال دیں گے۔

انہوں نے حضور ﷺ کو اور حضور ﷺ کے غلاموں کو ذلیل کہا۔ آپ حضرات ایمان سے بتلائیں کہ کیا حضور ذلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً آیت نازل کی۔

وَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِۦ وَلِلْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ۔

کہ عزت تو اللہ کے لئے اس کے رسول کے لئے اور مومنوں کے لئے ہے۔

وَلَٰكِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ۔

لیکن منافق اس بات کو نہیں جانتے۔

وہ حضور ﷺ کو اور مومنوں کو ذلیل کہتے ہیں حالانکہ وہ خود بہت بڑے ذلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو اور مومنوں کو عزت والا کہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ذلیل کن لوگوں کو کہا۔ سورۃ مجادلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحَآدُّونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ أُوْلَـٰٓئِكَ فِى ٱلْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾

جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے بڑے ذلیل ہیں۔

عزت والا ہے مصطفٰے، عزت والے ہیں مومنین، عزت والا ہے خدا۔ جو خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے وہ عزت والا نہیں ہوتا وہ ذلیل ہوتا ہے۔

لیکن میرے بھائیو میں آپ سے کیا عرض کروں میرے ہاتھ میں دیوبندی حضرات کی معتبر کتاب تقویۃ الایمان ہے۔ یہ ان کی مایہ ناز کتاب ہے۔ دل خون کے آنسو روتا ہے جب ان لوگوں کی طرف سے حضور ﷺ کے بارے میں اس طرح کی باتیں کی جاتی ہیں۔ تقویۃ الایمان کے صفحہ نمبر ۱۵ پر یہ کیسی گستاخی والی عبارت درج ہے کہ

یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

میں آپ کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ چمار سے زیادہ ذلیل اللہ کے نبی اور ولی ہیں یا اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے۔ اگر اللہ کے نبی ﷺ چمار سے زیادہ ذلیل نہیں ہیں تو پھر میرے دوستو یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ یہ بات کرنے والا کون ہے جو بھی یہ بات کہتا ہے اسے رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کی فہرست میں داخل ضرور کرنا چاہئے۔ قیامت کے دن یہ نہیں ہوگا کہ فلاں مولوی صاحب کی موافقت کرتا تھا رسول اللہ کی مخالفت میں۔ بلکہ وہاں سفارش تو مصطفٰے نے کرنی ہے۔ رسول کے مقابلے میں ان لوگوں نے شفاعت نہیں کرنی۔ خداوند قدوس نے اپنے پیاروں کو عزتیں عطا فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ

جسے اللہ چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے اللہ چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔

قرآن کی یہ آیت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ساری مخلوق اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل نہیں ہے۔ ذلیل صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں۔

میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ لغت میں ذلیل کا معنی کیا ہے۔ اردو لغات کی کتاب ہے قائد اللغات اس میں ذلیل کا معنی لکھا ہے۔ خوار، بے عزت، حقیر، رسوا، کمینہ، خفی۔

ہم سب نے اللہ کے رسول ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے تقویۃ الایمان والے کا کلمہ نہیں پڑھا۔ جو بھی رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتا ہے ہم نے بات ان لوگوں کی اونچی کرنی ہے ان لوگوں کی اونچی نہیں کرنی۔ اب دیکھئے قرآن بھرا پڑا ہے قرآن فرماتا ہے کہ اے میرے پیارے یہ میری بارگاہ میں عزت والے ہیں۔

میں اپنے فاضل مخاطب سے یہی گذارش کروں گا کہ یہ اپنی اس عبارت کی مطابقت قرآن وحدیث مصطفیٰ وفقہ حنفی کے مطابق دکھائے۔ آپ قرآن سے دکھا دیجئے کہ قرآن کہتا ہے کہ ہر مخلوق خدا کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔ حدیث سے مطابقت دکھا دیجئے۔ فقہ حنفی سے مطابقت دکھا دیجئے۔ نقل کفر کفر نہ باشد ہم قرآن کی بات مانتے ہوئے آپ کے ساتھ ہو جائیں گے۔ وگرنہ آپ قرآن کی بات مانتے ہوئے مصطفیٰ کی ذات کو عزت والا کہئے ان کو ذلیل نہ کہئے۔ اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی بارگاہ میں عزت والے ہیں وجاہت والے ہیں مرتبے والے ہیں۔

وَجِيهًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْأٓخِرَةِ

کہ دنیا اور آخرت میں عزت والے ہیں اور خدا کے مقرب بندوں میں سے ہیں۔

آپ نماز پڑھتے ہیں آپ کو نماز پڑھتے ہوئے کسی نے بلایا آپ جا سکتے ہیں۔ اور اگر آپ چلے گئے تو آپ کی نماز رہ گئی یا ٹوٹ گئی (ٹوٹ گئی) بخاری شریف اٹھاؤ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا حضرت سعید رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ گئے۔ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے بلایا تو نہیں آیا؟۔ انہوں نے عرض کیا حضرت میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں سنی۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱسْتَجِيبُواْ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ

جب تم کو اللہ اور اس کا رسول بلائے تو تم سارے اس کی بارگاہ میں حاضری دو۔ فوراً ان کی بات سنو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین.

میرے دوستو اور بزرگو آپ کے سامنے مولانا نے سب سے پہلے وہ آیات پڑھیں جو منافقین کے بارے میں ہیں اور یہ بات ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ منافق وہ لوگ تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے تھے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی شان میں گستاخیاں کرتے تھے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ قرآن پاک یہ کہتا ہے کہ منافقین وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اللہ کے رسول

کے دین کے مخالف تھے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی تبلیغ کرنے والوں کو بیوقوف جاہل اور گستاخ کہا کرتے تھے۔

مولانا نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ ہم لوگ (بریلوی) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن شاہ اسماعیل شہیدؒ اور اہل سنت والجماعت جن کے صحیح وارث علمائے دیوبند ہیں یہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کی عزت اور تکریم نہیں کرتے۔

اس بارے میں میں اپنا مسلک واضح کر دیتا ہوں کہ ہمارے علمائے دیوبند کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کے ایک بال مبارک کی توہین کرنے والا بھی کافر مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ اس ناپاک انسان کو قتل کر کے خدا کی زمین کو اس سے پاک کر دینا چاہئے۔ لیکن اس کے برعکس وہ لوگ جو آج یہ دعویٰ لے کر کھڑے ہوئے ہیں کہ ہم رسول اقدس ﷺ کی شان بیان کرنے والے ہیں میں ان پر اپنا عقیدہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے نزدیک نبی اقدس ﷺ کی مبارک جوتی کو جتری کہنے والا کافر ہے۔ ہمارے اہل سنت والجماعت دیوبند کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کے ایک بال مبارک کی توہین کرنے والا کافر اور مرتد ہے۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ آقا نامدار ﷺ کا گستاخ کون ہے۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ آدمی جب خانہ کعبہ جاتا ہے تو وہ وہاں جھوٹ بولنے سے توبہ کر لیتا ہے۔ لیکن احمد رضا بریلوی نے مدینہ جا کر بھی جھوٹ بولا۔ ان کا امام بیت اللہ میں جا کر بھی جھوٹ بولتا ہے۔ اس نے حسام الحرمین میں تحذیر الناس کی جو عبارت دی ہے یہ ایسے ہے جیسے ایک پادری کا ایک مسلمان سے مناظرہ ہوا وہ کہنے لگا کہ سب مسلمان دوزخی ہیں کہ قرآن میں ہے۔

﴿الذین آمنوا وعملوا الصلحت سید خلون جهنم داخرین﴾

کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔

اب مسئلہ قرآن کا نہیں ہے لیکن اس نے کیا کیا کہ آدمی آیت مبارکہ ایک جگہ سے لی اور

آدمی دوسری جگہ سے لی اور ان دونوں کو جوڑ کر ایک بات بنالی۔ اگر خدا کی کتاب کے ساتھ کوئی یہ زیادتی کرے تو یہ جھوٹ ہے یا نہیں؟ یقیناً جھوٹ ہے۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ احمد سعید اور ان کے دوسرے حضرات وہ عبارت جو احمد رضا نے مکہ مکرمہ جا کر لکھی ہے وہ عبارت تحذیر الناس سے دکھادیں تو میں جھوٹا ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ احمد رضا نے مکہ میں جا کر بھی جھوٹ بولا مدینے جا کر بھی جھوٹ بولا۔ ساری دنیا وہاں توبہ کرنے کے لئے جاتی ہے لیکن یہ وہاں بھی جھوٹ بولنے کے لئے گیا۔ جو لوگ حرم میں بھی جا کر جھوٹ بولتے ہیں۔

تو میں ایک آسان بات بتا رہا ہوں جس سے مجھے جھوٹا کیا جا سکتا ہے کہ تحذیر الناس رکھیں حسام الحرمین کا اردو ترجمہ میں رکھتا ہوں اگر یہ عبارت تحذیر الناس سے دکھادیں تو میں جھوٹا۔ اور اگر یہ نہ دکھا سکے اور قیامت تک نہ دکھا سکیں گے تو جھوٹا کون ہوگا؟ یہ یا ہم؟۔ جھوٹا وہ ہوگا جس نے حرم میں بھی جا کر بھی جھوٹ بولا۔

اب میں اس بات پر آتا ہوں جو مولوی صاحب نے پیش کی تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند نے نبی اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ میں یہ بتاتا ہوں کہ گستاخی کرنے والا کون ہے۔ میں علی الاعلان یہ کہتا ہوں کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ جو نبی اقدس ﷺ کا نام لے کر چوڑھا چمار کہے وہ کافر اور مرتد ہے۔

تقویۃ الایمان سامنے پڑی ہے اگر وہاں نبی اقدس ﷺ کا نام مبارک دکھا دیں تو مناظرہ ختم اور میں جھوٹا ہوں گا۔ انہوں نے یہی کہا ہے کہ رسول اقدس ﷺ کو نعوذ باللہ چوڑھا چمار کہا گیا ہے۔ اگر یہ وہاں نبی اقدس ﷺ کا نام مبارک دکھادیں تو یہ سچے میں جھوٹا اور میں ابھی لکھ کر دوں گا کہ اسماعیل شہیدؒ کافر ہے مرتد ہے معاذ اللہ۔ لیکن یہ جھوٹ بولنے والے قیامت تک نام نہیں دکھا سکتے۔

یہ میرے ہاتھ میں الکوکبۃ الشہابیہ ہے اس کے صفحہ ۲۹ پر یہی عبارت نقل کی گئی ہے اور یہی

کچھ کہا ہے جو مولوی صاحب نے کہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو شاہ اسماعیل شہیدؒ نے نعوذ باللہ چمار کہا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں اگر یہ لفظ کہ نبی اکرم ﷺ چمار سے زیادہ ذلیل ہیں یہ تقویۃ الایمان سے دکھا دیں تو میں لکھ کر دے دوں گا کہ اسماعیل شہیدؒ بھی کافر اور اس کو مسلمان کہنے والا بھی کافر۔ اسماعیل شہیدؒ کی میں جو عزت کرتا ہوں وہ اس لئے کرتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ عالم دین اور ولی اللہ ہے۔ اگر مجھے پتا چل جائے کہ وہ گستاخ رسول ہے خواہ میرا باپ ہو کتنا بڑا آدمی ہو میرے دل میں اس کی کوئی عزت نہیں ہے۔

اور اگر جیسا احمد رضا نے لکھا ہے اور سعید نے کہا ہے کہ تقویۃ الایمان میں رسول اقدس ﷺ کا نام گرامی ہے اگر یہ دکھا دیں تو میں جھوٹا یہ سچے اگر نہ دکھا سکیں تو یہ جھوٹے۔

اب اگر احمد رضا یہ عبارت لکھ کر کہ اسماعیل شہیدؒ نے رسول اقدس ﷺ کو نعوذ باللہ چمار کہا ہے یہ اس کو کافر نہیں کہتا تو پھر کافر کون بنے گا۔

جبکہ احمد رضا خود تمہید الایمان (ص ۴۲) میں لکھتا ہے کہ۔

رسول اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اب احمد رضا یہ کہتا ہے کہ اسماعیل دہلوی کے کفر کو میں تسلیم نہیں کرتا علمائے محتاطین اسے کافر نہ کہیں۔ گستاخ رسول کو کافر کہنا چاہیے یا نہیں؟۔ اور جو گستاخ رسول کو کافر نہ کہے وہ کافر ہے یا نہیں؟۔

وہ مولوی احمد رضا ہے جو یہ کہتا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اللہ کے نبی ﷺ کا نام لے کر چمار سے زیادہ ذلیل کہا اور دوسری طرف کہتا ہے کہ علمائے محتاطین کافر نہ کہیں۔ اب اگر یہ علمائے محتاطین نہ ہوتے تو یہ کبھی کافر نہ کہتے۔ حاشا للہ۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تقویۃ الایمان سے یہ دکھا دیں میں اسماعیل دہلوی کو کافر کہوں گا اور جو ان کو کافر نہ کہے ان کو بھی کافر کہوں گا۔ لیکن احمد رضا نے مکے میں جا کر بھی جھوٹ بولا یہاں بھی جھوٹ بولا اور وہی جھوٹ مولوی سعید صاحب

نے دہرایا، یہ شاہ اسماعیل شہیدؒ جو کہ ولی کامل ہے اس کی زندہ کرامت ہے۔

اب اگر احمد رضا کو مسلمان کہنا چاہتا ہے تو اسے یہ کہنا پڑے گا کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے گستاخی نہیں کی۔ اور اگر یہ شاہ اسماعیل شہیدؒ کو گستاخ کہتا ہے تو تو اس کو احمد رضا کو کافر کہنا پڑے گا۔ مولوی صاحب نے آپ کو یہی بتایا تھا کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے رسول اکرم ﷺ کو چمار سے زیادہ ذلیل کہا۔ میں کہتا ہوں ایک منٹ میں فیصلہ ہو جائے گا کہ یہ یہاں تقویۃ الایمان رکھ دیں اور اس جگہ رسول اقدس ﷺ کا نام گرامی دکھا دے تو میری شکست ہوگی۔ اور اگر یہ رسول اکرم ﷺ کا نام نہ دکھا سکے تو پھر اسے احمد رضا کو کافر کہنا پڑے گا۔

مولوی سعید اسد۔

نحمده ونصلی علٰی رسوله الکریم وعلٰی اٰله واصحابه اجمعین. اما بعد.

میں سب سے پہلے آپ حضرات کے سامنے وہ شرائط پیش کرنا چاہتا ہوں جن پر میرے محترم صدر نے دستخط کئے ہیں۔ اس میں یہ لکھا ہے کہ جب تک ایک عبارت کا جواب نہیں دے دیا جاتا اس وقت تک دیوبندی مناظر بریلوی مناظر پر اعتراض نہیں کر سکے گا۔

اب مولانا کو چاہئے تھا کہ جو عبارت میں نے پیش کی ہے اس کی تائید قرآن مجید سے دکھاتے، اس کی تائید حضور ﷺ کی حدیث سے دکھاتے، اس کی تائید فقہ حنفی سے دکھاتے۔ لیکن مولانا نے ایک نیا کام شروع کر دیا مولانا نے احمد رضا صاحب پر الزامات لگانا شروع کر دئے۔ آپ ایمان سے بتائیے کیا ابھی اس کا موقع تھا میں نے اس مرتبہ تو چھوٹ دے دی لیکن اگر مولانا نے آئندہ ایسا کیا۔

دیکھئے یہ تو مولانا کا حق ہے جو عبارت میں نے ان کی پیش کی ویسی عبارت یہ ہماری پیش کر دیں یہ ان کا حق ہے یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ سعید نے یہ کہا ہے کہ اسماعیل شہیدؒ نے حضور ﷺ کا نام لے کر چمار کہا ہے اگر یہ دکھا دے تو میں اسماعیل کو کافر مرتد کہہ دوں گا۔ کیا آپ

نے میری یہ عبارت سنی تھی۔ میں نے عبارت یہ پڑھی تھی کہ تقویۃ الایمان والے یہ لکھتے ہیں کہ۔

ہر مخلوق خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔

کیا رسول پاک ﷺ ہر مخلوق میں داخل ہیں یا نہیں؟۔ یا تو یہ رسول پاک ﷺ کو مخلوق نہیں مانتے خالق مانتے ہیں اور اگر یہ مخلوق مانتے ہیں تو پھر ہر مخلوق خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اس میں رسول پاک ﷺ داخل ہیں۔

دوسری بات کہ انہوں نے اپنی عبارت سے عدول کرتے ہوئے **الالکوکبۃ الشھابیہ** کی عبارت پیش کی ہے۔ اب مولانا احمد رضا اس کے کفر کے باوجود اس کو کافر نہیں کہتے تو وہ کافر ہوئے۔ لیکن آپ ایمان سے بتلائیے کہ ایک آدمی اگر کوئی گستاخی کرے گستاخی کرنے کے بعد کوئی آدمی یہ آکر کہے اس نے توبہ کرلی ہے تو کیا ہم اسے کافر کہیں گے؟۔ ہم کہیں گے کہ توبہ کی ہے یا نہیں۔ یہ الگ مسئلہ ہے لیکن یہ بات جو انہوں نے کہی ہے یہ کفر ہے ہم کافر کہنے سے رک جائیں گے۔ لیکن ان کی بات کفر ضرور ہوگی۔ تو آج جو ان کی بات کی تاویل کرے گا وہ بہر حال ضرور کافر ہوگا۔

مولانا نعیم الدین مرادآبادی نے تقویۃ الایمان کے رد میں ایک کتاب لکھی جس میں لکھتے ہیں۔ لیکن ان کے متعلق یہ مشہور تھا کہ اس نے اپنے ان اقوال سے توبہ کرلی تھی اس لئے علمائے محتاطین نے اس کو کافر کہنے سے احتیاط برتی۔ انہوں نے یہ توبہ کی یا نہیں یہ تو اللہ کو معلوم ہے لیکن جو ان کی عبارت کی تاویل کرتے ہیں وہ تو ان کی توبہ کے منکر ہیں۔ توبہ کی یا نہیں یہ الگ بات ہے لیکن ہم پر یہ لازم ہے کہ یہ کہیں کہ یہ بات کہنا کفر ہے۔ لیکن چونکہ یہ بھی احتمال ہے کہ توبہ کرلی ہو اس نے اللہ کے سامنے جواب دینا ہے اس لئے احتیاطاً کافر نہیں کہتے۔ ہمارے جید عالم دین **الباب الشدید علی مقامه الحدید** میں لکھتے ہیں مولوی اسماعیل دہلوی کے۔ یہ اقوال یقیناً کفر ہیں اس میں کوئی شک نہیں مگر کافر و مرتد جب اپنے کفر سے توبہ کر لیتا ہے تو بعد توبہ اس کو کافر نہیں کہا جائے گا۔ لیکن اس کا قول جو بات توبہ سے پہلے اس نے کہی تھی وہ بات تو کفر رہے گی۔

مولوی اسماعیل صاحب کی توبہ چونکہ مشہور ہو چکی تھی اگر چہ اس کا ثبوت اس درجہ نہیں کہ وہ موجب یقین ہو اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی یہ کمال احتیاط ہے کہ کہ اس صورت میں بھی اسماعیل کو کافر کہنے۔ مولانا گنگوہیؒ سے کسی نے کہا یہ بات مشہور ہے کہ مولوی اسماعیل نے اپنی موت کے وقت بہت سے لوگوں کے روبرو بعض مسائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی۔ کیا آپ نے یہ بات سنی یا محض افترا ہے؟۔ اس پر مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے کہا کہ توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے افترا ہے اہل بدعت سے چونکہ ان کی توبہ مشہور ہو چکی تھی اس لئے ہم لوگ انہیں کافر نہیں کہتے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۸)

یہ ہمارا تجربہ ہے کہ جب بھی ہمیں ان لوگوں سے بات کرنے کا موقع ملتا ہے تو یہ ادھر ادھر کی بات تو ضرور کریں گے لیکن جو اصل مذہب ہے اس کو پیش نہیں کریں گے۔ مولانا پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس قول کی تائید اللہ کے قرآن سے پیش کریں، اپنے اس قول کی تائید حدیث مصطفےٰ سے پیش کریں، اپنے اس قول کی تائید فقہ حنفی سے پیش کریں۔ مولانا نے کہا تھا اگر رسول اکرم ﷺ کا نام نکل آئے تو میں اسماعیل کو کافر کہوں گا۔ میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ ہر مخلوق خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی اس سے رسول پاک ﷺ کو نکالیں۔ اب جو اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین.

میرے دوستو اور بزرگو۔ مولانا نے آپ کے سامنے شاہ اسماعیل شہیدؒ کی کتاب سے یہ

بیان کیا تھا کہ وہ گستاخ رسول ہے۔ میں نے آپ کے سامنے یہ عرض کیا کہ وہاں رسول اقدس ﷺ کا نام مبارک نہیں ہے۔ چنانچہ الحمدللہ آپ کے سامنے مولوی صاحب نے اقرار کرلیا کہ وہاں رسول پاک ﷺ کا اسم مبارک نہیں ہے۔ میں نے لفظ ہر مخلوق سے سمجھا ہے۔

مناظرہ میں اس طرح کا استدلال کیا جارہا ہے قرآن پاک میں آتا ہے کہ جب ایک آدمی کی ایک جگہ تعریف موجود ہو تو دوسرے عام عنوان میں وہ شامل نہیں ہوتا قرآن پاک میں یہ آیت

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَٰرِدُونَ ﴿٩٨﴾

نازل ہوئی کہ بے شک جن کی تم عبادت کرتے ہو سارے جہنمی ہیں۔

تو ابوجہل نے اٹھ کر شور کیا کہ دیکھو عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں جیسے مولوی صاحب کہتے ہیں کہ نکالو اب رسول پاک ﷺ کو۔ ابوجہل کہتا تھا کہ نکالو اب عیسیٰ علیہ السلام کو معبودوں سے۔ نکالو عزیر علیہ السلام کو معبودوں سے۔

تو دیکھئے دعویٰ ان کا تھا کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ گستاخ رسول ہے۔ اس نے مان لیا کہ وہاں رسول پاک کا نام نہیں ہے۔ تو یہ ان کا بہت بڑا جھوٹ تھا جیسے میں نے بتایا کہ احمد رضا نے حرمین میں جا کر جھوٹ بولا۔ میں نے کہا تھا کہ اگر مولوی صاحب حسام الحرمین سے وہ عبارت دکھادیں تو میں جھوٹا ہوں گا ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ ساری دنیا وہاں توبہ کرنے جاتی ہے اور یہ فرقہ وہاں بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتا۔ جو فرقہ وہاں بھی جھوٹ بولنے سے باز نہ آئے وہ یہاں سچ بول سکتا ہے؟۔

دوسرا انہوں نے یہ کہا کہ اسماعیل شہیدؒ نے توبہ کرلی تھی اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں

التائب من الذنب كمن لا ذنب له

جنہوں نے توبہ کرلی اب ان کے گناہوں کا ذکر بھی نہ کرنا چاہئے۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ ان

کے نزدیک توبہ کر کے فوت ہوئے لیکن ان کے وصال کے بعد احمد رضا نے الکوکبۃ الشہابیۃ لکھی اس میں لکھتا ہے کہ اس کے ۷۵ کفریات ہیں۔ اگر وہ توبہ کر کے فوت ہوئے تھے تو اس کے بعد رسالے کیوں لکھے گئے؟۔ حل شکوک الهند یہ لکھی اس میں لکھا کہ اس کے کفریات ہیں۔ اگر مولانا شاہ شہیدؒ کی کسی کتاب سے توبہ دکھادیں تو پھر احمد رضا کفر سے بچ سکتا ہے اور اگر یہ نہ دکھا سکیں تو اب یہ اس گستاخ رسول جو یہ کہتا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کا نام لے کر اسماعیل نے چمار کہا اور پھر اس کو کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور کہتا ہے حاشاللہ۔ ہمارے نزدیک نبی کریم ﷺ نے اہل لاالہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے۔

فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ

(تمہید ایمان ص ۴۲)

جب ہمارے علماء نے یہ اعتراض کیا کہ اگر شاہ شہیدؒ گستاخ تھے تو مولوی احمد رضا نے انہیں کافر کیوں نہیں کہا تو مولوی نعیم الدین مرادآبادی نے اپنی طرف سے وجہ تراش لی کہ اسماعیل شہیدؒ نے توبہ کی تھی۔ انہوں نے حوالے اپنے مولویوں کے دیئے اور نام لیا حضرت گنگوہیؒ کا۔ حضرت گنگوہیؒ نے تو یہ فرمایا تھا کہ یہ افترا ہے ان پر۔ تو جب تک مولوی سعید صاحب اسماعیل شہیدؒ کی کتاب سے آپ کو توبہ نامہ نہ پڑھ کر سنائیں اس وقت تک احمد رضا کفر سے نہیں بچ سکتا۔

شاہ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اقدس ﷺ کا فرمان پہنچا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

انسان کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک اس کے نزدیک سب لوگ مینگنیوں جیسے نہ ہو جائیں۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اللہ پاک نے قرآن پاک حضور ﷺ پر نازل فرمایا ہے یا نہیں۔ حضور ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ اب مولوی صاحب الناس سے حضور ﷺ کو کیسے خارج کرتے ہیں۔ اسی طرح قرآن میں انسان کے متعلق آتا ہے

﴿اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا﴾

کہ بے شک انسان ظالم اور جاہل ہے اسی طرح آتا ہے کہ انسان ظالم اور کافر ہے۔

اب میں دیکھوں گا کہ مولوی صاحب اللہ کے نبی ﷺ کو کس طرح خارج کریں گے۔ اب آیت۔

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَٰرِدُونَ ﴿٩٨﴾

میں کیا عیسیٰ علیہ السلام شامل تھے؟ نہیں شامل تھے۔ یہ ان کی غلط سوچ تھی ایک بیمار آدمی کی سوچ تھی۔ اسی طرح اس شخص کی سوچ بیمار ہے جو اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔

الحمدللہ آپ کے سامنے مولوی صاحب نے مان لیا کہ تقویۃ الایمان میں اللہ کے نبی ﷺ کا نام نہیں ہے۔ اور میں اپنی اسی بات پر قائم ہوں اگر یہ وہاں اللہ کے نبی ﷺ کا نام دکھادے میں اسی وقت اسماعیل دہلوی کو گستاخ رسول لکھ دوں گا اور اگر نہ دکھا سکے تو یہ احمد رضا کو کافر لکھ کر دیں گے۔ کیونکہ انہوں نے یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ اس نے گستاخ رسول کو کافر نہیں کہا اسی طرح احمد رضا نے حسام الحرمین میں تحذیر الناس کی جو غلط عبارت پیش کی وہ بھی مولانا دکھائیں گے۔ تاکہ پتا چلے کہ یہ فرقہ حرمین شریفین میں جا کر بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتا یہاں ان کا کیا اعتبار ہے۔ ابھی آپ کے سامنے انہوں نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہے۔

مولوی سعید اسد۔

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم وعلیٰ اله

واصحابه اجمعین. اما بعد.

آپ نے شرائط مناظرہ سنی تھیں کہ جو عبارت میں پیش کروں گا اس کی تائید مولانا قرآن سے دکھائیں گے، اسکی تائید حدیث مصطفےٰ سے دکھائیں گے، اس کی تائید فقہ حنفی سے دکھائیں گے۔ لیکن کیا انہوں نے کوئی آیت پڑھی کہ ہر مخلوق خواہ بڑی ہو یا چھوٹی اللہ کی شان کے سامنے چمار سے زیادہ ذلیل ہے، حدیث پڑھی، فقہ کی عبارت پڑھی؟ جب مولوی اسماعیل نے یہ لکھا

کہ ہر مخلوق خواہ بڑی ہو یا چھوٹی تو حضورﷺ کو کس کلمہ سے نکالا گیا۔

ہر مخلوق، لفظ ہر حصر کے لئے آتا ہے استغراق کے لئے آتا ہے۔ دیکھئے مولانا نے آیت پڑھی۔

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَٰرِدُونَ ﴿٩٨﴾

کہ وہ بے شک بت جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنمی ہیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو لوگ بتوں کی آیات انبیاء پر چسپاں کرتے ہیں وہ برے لوگ ہیں۔ مولانا نے پھر وہی بات کہی کہ مولانا احمد رضا نے ان کے کفریات کے باوجود ان کو کافر نہیں کہا اس کی کیا وجہ ہے۔

جو عبارت میں نے آپ کے سامنے کہی تھی کہ اگر دس آدمی آپ کے پاس آ کر کہیں کہ مولانا امین صاحب اپنی گستاخانہ عبارتوں سے توبہ کر گئے اور ان کی گستاخیاں ہمارے پاس موجود ہوں تو بتایئے ہم پر فرض کیا ہے۔ اگر توبہ کی تصدیق نہ ہو تو احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ کے سپرد کر دیں گے۔ ہمیں علم نہیں ہے کہ توبہ کی ہے یا نہیں اس لئے ہم کافر کہنے سے رک جائیں گے۔ لیکن مولانا نے یہ کہا تھا۔

التائب من الذنب كمن لا ذنب له

تو کیا اس ذنب کا ذکر بھی نہیں ہوگا۔ گناہ گار نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی، کافر نے اپنے کفر سے توبہ کر لی تو کیا اس کا کفر بیان کیا جائے گا یا نہیں کیا جائے گا؟۔ حضرت سیدنا عمرؓ بعد میں ایمان لائے ان کا مقام بہت بلند ہے آپﷺ نے فرمایا عمرؓ کی اتنی نیکیاں ہیں جتنی آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔ لیکن یہ بتایئے کہ یہ پہلے کافر نہیں تھے؟۔ حضورﷺ کو قتل کرنے کے ارادے سے نہیں آئے تھے؟۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کافر توبہ کرنا چاہے تو اگر تو اس کی توبہ یقینی ہو تو اس کو ایماندار کہا جاتا ہے۔ اگر اس کی توبہ کا ثبوت نہ ہو تو کفر کہا جاتا ہے اور اگر اس کی توبہ کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے تو اس کو کافر کہا جاتا ہے۔

میرے دوستو بزرگو! یہی معاملہ مولوی اسماعیل کا تھا اس کے کفریات جو ہیں وہ کفر ہیں ان کی بات کفر ہے وہی بات اگر مولوی امین صاحب کہیں گے تو وہ بھی کفر ہوگی لیکن اگر وہ توبہ کر گیا، اس کے متعلق مشہور ہو کہ وہ توبہ کر گیا تھا تو اس کے متعلق احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو کافر نہ کہا جائے۔

دوسرا آپ دل کھول کر باتیں کیجئے لیکن یہ اصول مناظرہ کے خلاف ہے جو باتیں آپ کا صدر طے کر چکا ہے آپ اس کے خلاف کیوں جاتے ہیں۔ آج تک دنیا میں کوئی دیوبندی مناظر ایسا نہیں پیدا ہوا جو عبارات پر صحیح طریقے سے بات کر سکتا ہو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. وما ارسلنک الا رحمۃ للعٰلمین.

مولانا نے آخر میں یہ فرمایا کہ آج تک دیوبندیوں میں کوئی ایسا مناظر پیدا نہیں ہوا جو عبارات پر ہم سے مناظرہ کر سکے۔ الحمد للہ مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے بریلی کے مدرسہ میں جا کر عبارات پر مناظرہ کیا ہے جو فتح بریلی کا دلکش نظارہ کے نام سے موجود ہے۔ علمائے دیوبند نے الحمد للہ بریلی میں جا کر فتح حاصل کی ہے۔ اور مولانا احمد رضا خان بریلوی نے مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ کا چیلنج ساری عمر قبول نہیں کیا۔ نہ مولوی احمد رضا کبھی اپنی عبارات پر مناظرہ کر سکا اور نہ اس کے ماننے والے کر سکتے ہیں۔

اب بات آپ کے سامنے واضح ہوگئی کہ جو بات مولانا نے تقویۃ الایمان کے بارے میں کہی تھی کہ اس میں اللہ کے نبی ﷺ کی گستاخی کی گئی ہے۔ لیکن اللہ کے نبی پاک ﷺ کا نام مبارک نہیں دکھا سکے۔ پھر میں نے کہا تھا کہ اگر اسماعیل دہلوی کی کتاب سے اس کا توبہ نامہ دکھا دیں۔ دیکھئے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ مولوی سعید صاحب اگر یہاں اللہ کے نبی کی شان میں گستاخیاں کریں تو ان کی توبہ کا طریقہ یہ ہوگا کہ یہیں توبہ کریں آپ کے سامنے پھر تو ان کی توبہ مانیں گے۔ یا ان کے جانے کے بعد کوئی ان کا مرید کہے کہ وہ میرے سامنے توبہ کر کے گئے ہیں تو یہ توبہ ہو جائے گی؟۔ نہیں ہوگی۔

دیکھئے مولوی احمد رضا یہ رسالے لکھنے کے بعد اب کفر سے نہیں بچ سکتا یہ شاہ اسماعیلؒ کی زندہ کرامت ہے اس لئے بے چارے ادھر ادھر ہاتھ مار رہے ہیں۔ توبہ کا بہانہ غلط تراش رہے ہیں۔ احمد رضا خان نے اپنی کتاب الکوکبۃ الشہابیہ لکھی، انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ پہلے

مسلمان تھے بعد میں ایمان لائے۔ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے حضرت عمر ﷺ کے کتنے کفریہ الفاظ گنوائے تھے۔

مولانا عجیب بات کر رہے ہیں الکوکبۃ الشہابیہ میں مولانا احمد رضا نے ۷۵ گستاخیاں نقل کی ہیں جو ایک گستاخی بھی کرے وہ کافر ہے اور جو اسے کافر مرتد نہ کہے وہ بھی کافر مرتد ہوتا ہے یا نہیں؟۔ (ہوتا ہے) احمد رضا صاحب اس کو کافر نہ کہہ کر ایسے کافر اور مرتد ہیں کہ ازالۃ العار میں فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کا نکاح کسی انسان یا حیوان سے بھی جائز نہیں۔

مولانا مرتضٰی حسن چاند پوریؒ نے الکوکبة الزمانیه لے کر مولانا احمد رضا صاحب کو بھیجی کہ مولانا دنیا میں کافر بھی رہتے ہیں وہ کفر پر رہ کر اپنی زندگی گذار لیتے ہیں۔ دنیا میں منافق بھی رہتے ہیں وہ نفاق پر اپنی زندگی گذار لیتے ہیں۔ لیکن دنیا کا کوئی انسان جس کا نکاح ہی ثابت نہ ہو اور زندگی گذارتا رہے۔ اپنی اولاد کا نسب ثابت نہ ہو اور زندگی گذارتا رہے۔ نہ کوئی کافر برداشت کرسکتا ہے نہ کوئی منافق برداشت کرسکتا ہے۔

سید مرتضٰی حسن چاند پوریؒ کی کتاب الکوکبة الزمانیه میرے پاس ہے انہوں نے میرے پاس احمد رضا کے پاس بھیجی کہ تم اپنے فتویٰ کے مطابق اپنا نکاح صحیح ثابت کرو۔ مولوی احمد رضا ثابت نہیں کرسکا۔ دیکھئے قرآن پاک میں ایک آیت آتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿لقد نصر کم الله ببدر و انتم اذلة﴾

اللہ کے نبی اور ان کے صحابہ بدر میں تشریف لے گئے تھے یا نہیں؟۔ اللہ کے نبی ﷺ خود تشریف لے گئے تھے اور صحابہ ﷺ بھی تشریف لے گئے تھے۔

﴿لقد نصر کم الله ببدر﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہاری مدد کی بدر میں اور تم اس وقت عاجز تھے یہ ترجمہ مولوی احمد رضا نے خود کیا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ذلیل کا لفظ عربی زبان میں عاجز اور بے سروسامان کے لئے آتا ہے خدا کی طرف سے جو کچھ مخلوق کو ملا ہے یا اس میں مخلوق کا کچھ اپنا بھی ہے؟۔ (سب کچھ خدا کی طرف سے ہے) خالق کے مقابلے میں ساری مخلوق بے سروسامان ہے یا نہیں؟ (ہے) یہ بات بطور نظیر کے میں عرض کر رہا ہوں ورنہ وہاں نبی کریم ﷺ کا نام ہرگز نہیں اور خواہ مخواہ ان لوگوں نے ثابت کیا ہے۔

میں نے عرض کیا تھا کہ قرآن میں ہے کہ انسان ظالم اور کافر ہے۔ اب مولانا انسانوں

سے کس طرح نکالیں گے۔ ہمارے علماء نے یہ لکھا ہے اور ان کے مولوی بھی یہ مانتے ہیں کہ ایک عنوان اجمالی ہوتا ہے اور ایک تفصیلی ہوتا ہے۔ خدا ہر چیز کا خالق ہے یا نہیں؟۔ (ہے) اس میں کسی قسم کا کوئی شک تو نہیں ہے؟ (نہیں ہے) بندروں کا خالق ہے یا نہیں؟۔ ہمارے علماء نے یہ لکھا ہے کہ اگر بندروں اور خنزیروں کا خالق صاف طور پر کہا جائے تو یہ کفر ہے اللہ کی توہین ہے۔ حالانکہ بندر مخلوق میں شامل ہیں یا نہیں؟۔

مولانا وعظ کرتے ہیں میری بہنو، میری بیٹیو، میری ماؤ۔ اب اس تقریر میں مولانا کی بیوی بھی بیٹھ سکتی ہے یا نہیں؟۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ مولانا نے یہ تو کہا تھا میری ماؤ، میری بہنو، میری بیٹیو لیکن میری بیویو نہیں کہا تھا اس لئے جو بیوی سامنے بیٹھی ہے یا تو ماں میں شامل ہوگئی یا بیٹی میں شامل ہوگئی یا بہن میں شامل ہوگئی ہے۔ مولانا صاحب کا نکاح باقی نہیں رہا۔ ہر زبان میں ایسے عنوانات ہوتے ہیں جو اجمالی ہوتے ہیں۔ ان عنوانات میں یقینی طور پر کسی شخص کو شامل کرنا غلط طریقہ ہے۔

مولانا ابھی تک اس بات کا جواب نہیں دے سکے۔ یا تو مولانا اسماعیل شہیدؒ کی کتاب سے اس کا توبہ نامہ دکھا دیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ ان کی توبہ کے بعد احمد رضا نے ان کے کفریات پر جو یہ کتابیں لکھیں ہیں یہ قرآن وحدیث کی کس آیت پر عمل تھا۔ توبہ کرنے کے بعد ان کے کفریات پر کتابیں لکھنا۔ اور اگر یہ نہ دکھا سکیں تو یہ تقریر کریں کہ مولوی احمد رضا نے یہ کہہ کر کہ اسماعیل دہلوی نے اللہ کے نبی ﷺ کو ناکارہ کہا اللہ کے نبی ﷺ کو چمار کہا اللہ کے نبی ﷺ کو معاذ اللہ چوڑھا کہا۔ یہ لکھنے کے باوجود اس کو کافر نہیں کہتا اور خود مولوی احمد رضا کا فتویٰ ہے کہ جو ایسے شخص کو کافر نہ کہے وہ خود کافر اور مرتد ہے۔ کسی انسان اور حیوان کے ساتھ اس کا نکاح جائز نہیں جو اسے مسلمان سمجھے وہ بھی اسی طرح ہے۔

اگر مولوی احمد سعید صاحب احمد رضا کو مسلمان کہتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ اسماعیل دہلوی کی کفریات پر اس کو کافر نہیں کہتا تو مولوی احمد رضا کا فتویٰ یہ ہے کہ جو ایسے کو مسلمان سمجھے وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔ اس کا نکاح جائز نہیں اس کی اولاد جائز نہیں۔ اب یہ پتا چلے گا کہ مولوی احمد رضا خان کا نکاح اور اس کا اسلام کس طرح ثابت ہوتا ہے۔ اس نے خدا کے ایک ولی کو اپنی طرف سے نبی اور رسول کا لفظ شامل کر کے گستاخ کہا۔ اللہ کے ولی کی یہ کرامت ہے کہ مولوی احمد رضا اپنی زندگی میں اپنے فتووں کی وجہ سے اپنا ایمان نہیں ثابت کرسکا۔

مولوی سعید اسد۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین. .

میں سوچ رہا تھا کہ مولانا آگے بھی کوئی بات کریں گے یا وہی بات بار بار کریں گے۔ مولانا نے کہا تھا کہ وہاں رسول خدا ﷺ کا نام نہیں ہے۔ دیکھئے وہاں عبارت ہے کہ ہر مخلوق خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی اب دیکھیں یہ اردو کی عبارت ہے، عربی کی نہیں ہے، سنسکرت کی نہیں ہے، انگریزی کی نہیں ہے۔ کونسے کلمے کے ساتھ آپ نے حضور ﷺ کو خارج کیا۔ دیکھئے بڑی مخلوق کون ہے؟ مولانا کہہ رہے ہیں کہ نام نہیں آیا میں کہہ رہا ہوں کہ ہر مخلوق خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی۔ پھر مولانا نے بیوی، بیٹی والی مثال دی کیا مولانا وہاں یہ کہیں گے کہ ہر عورت جو یہاں بیٹھی ہے وہ میری بہن ہے۔ کیا خدا کے بندے اور خدا کے ولی یہ بڑی مخلوق ہیں یا نہیں۔ اب اللہ کہتے ہیں۔

﴿و للہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین﴾

اور مولوی اسماعیل صاحب کہتے ہیں بڑی مخلوق چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ بڑی مخلوق کون ہے۔ ہوسکتا ہے پہاڑ بڑی مخلوق ہوں اور مولانا چھوٹی یا ہاتھی بڑی مخلوق ہوں اور اور مولانا چھوٹی مخلوق ہوں۔ میں کہتا ہوں ہر مخلوق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ اب میں وہ بات پیش کرتا ہوں جو تمام علمائے دیوبند کی مصدقہ ہے دوسرا معیار یہ ہوسکتا ہے کہ اردو میں جب یہ فقرے استعمال کئے جائیں تو اہل زبان اس کا کیا مفہوم سمجھتے ہیں۔

یہ کتاب ہے اس کے لکھنے والے ہیں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمدؒ مدنی، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ صاحب، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیعؒ صاحب، مولانا محمد یوسفؒ بنوری، مولانا رشید احمد صاحب، مولانا حکیم اختر صاحب، مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدیر بینات کراچی، انہوں نے مودودی صاحب کے خلاف یہ کتاب لکھی ہے کہ مودودی صاحب نے اپنی عبارتوں میں اللہ والوں کی شان میں توہین کی ہے۔ تو مودودی صاحب کہتے ہیں کہ ان کی عبارتوں میں توہین نہیں ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ توہین ہوگی یا نہیں ہوگی یہ اور معیار ہے اور دوسرا یہ ہوسکتا ہے کہ اردو میں جب یہ فقرے استعمال ہوتے ہیں تو اہل زبان ان کا کیا مطلب لیتے ہیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے یہ کہا کہ ہر مخلوق خواہ بڑی ہو یا چھوٹی اللہ کی شان سے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ اس بڑی مخلوق میں اللہ کے نبی ﷺ داخل نہیں ہیں۔ میرے دوستو اور بزرگو! مولانا نے کہا تھا کہ اگر حضور علیہ السلام کا نام نکل آئے تو میں کہوں گا کہ وہ کافر اور مرتد

ہے۔ میرے دوستو یہ گستاخی کوئی ایک جگہ تو نہیں ہے نام بھی موجود ہے۔

تقویۃ الایمان میں ہے کل انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔ دیکھئے تو ان کی عبارت ہے۔ یہ ایسے کلمات انبیاء علیہم السلام کی شان میں کہتے رہتے ہیں دیکھئے میں دوسری عبارت پیش نہیں کر رہا بلکہ میں اپنی اس عبارت کی تائید میں پیش کر رہا ہوں۔ سب اس کی بڑے بھائی کی سی تعبیر کیجئے۔

یہ اپنی خود ساختہ توحید کے نشے میں انبیاء اور اولیا کی شان میں گستاخیاں کرتے رہتے ہیں ٹھیک ہے یہ بھی توحید ہے۔ لیکن ہماری توحید جبرائیلی توحید ہے، ہم اس توحید کو نہیں مانتے جس میں اللہ کے نبیوں اور ولیوں کی عزت نہ کی جائے۔

میرے دوستو اور بزرگو! میری توحید اور ہے اور ان کی توحید اور ہے، ہم خدا کو بھی مانتے ہیں اور جس جس کو خدا منواتا ہے اس کو بھی مانتے ہیں۔ میرے دوستو میں اس بات کو بند کروانا چاہتا ہوں اور آپ سے فیصلہ کروانا چاہتا ہوں کہ مولانا نے جو یہ کہا ہے کہ ہر مخلوق خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی۔ مولانا نے خواہ مخواہ مجھ پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے رسول پاک ﷺ کا نام لیا ہے کہ تقویۃ الایمان میں رسول پاک ﷺ کا نام ہے جناب یہ ٹیپ ہو رہا ہے میں نے یہی کہا ہے کہ ہر مخلوق خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی اور پھر بتایا تھا کہ بڑی مخلوق رسول پاک ﷺ ہیں۔ مولانا نے ایک آیت بھی پڑھی تھی

﴿ولقد نصر کم اللہ ببدر و انتم اذلۃ﴾

کہ خدا نے یہاں اذلہ کہا ہے اور جب ترجمہ کرنے لگے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین..

مولانا نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ حضرت مفتی محمد شفیعؒ صاحب اور باقی علمائے دیوبند نے لکھا ہے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ اردو عبارت جو ہے اس کا معنی اہل زبان نے کیا سمجھا ہے۔ حضرت شاہ شہیدؒ کی زندگی میں اہل زبان موجود تھے یا نہیں کسی اہل زبان نے ان الفاظ پر اعتراض کیا ہو۔ جس پر آج مولوی سعید صاحب اعتراض کر رہے ہیں۔ شاہ شہیدؒ کے زمانے کے علماء اہل زبان تھے۔ شاہ اسماعیل کی شہادت کے بعد مولوی احمد رضا نے یہ اعتراضات شروع کئے ہیں۔ اب یہ بتائیں کہ ان علماء نے جو خاموشی اختیار کی ہے اور ان گستاخیوں کو کفر نہیں کہا وہ سارے کے سارے علماء جنہوں نے شاہ شہیدؒ کو کافر نہیں کہا کیا وہ بھی کافر تھے؟